Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

یہ گرد نہیں بیٹھے گی

اس نام سے ہے باقی آرام جاں ہمارا

حامد کمال الدین

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

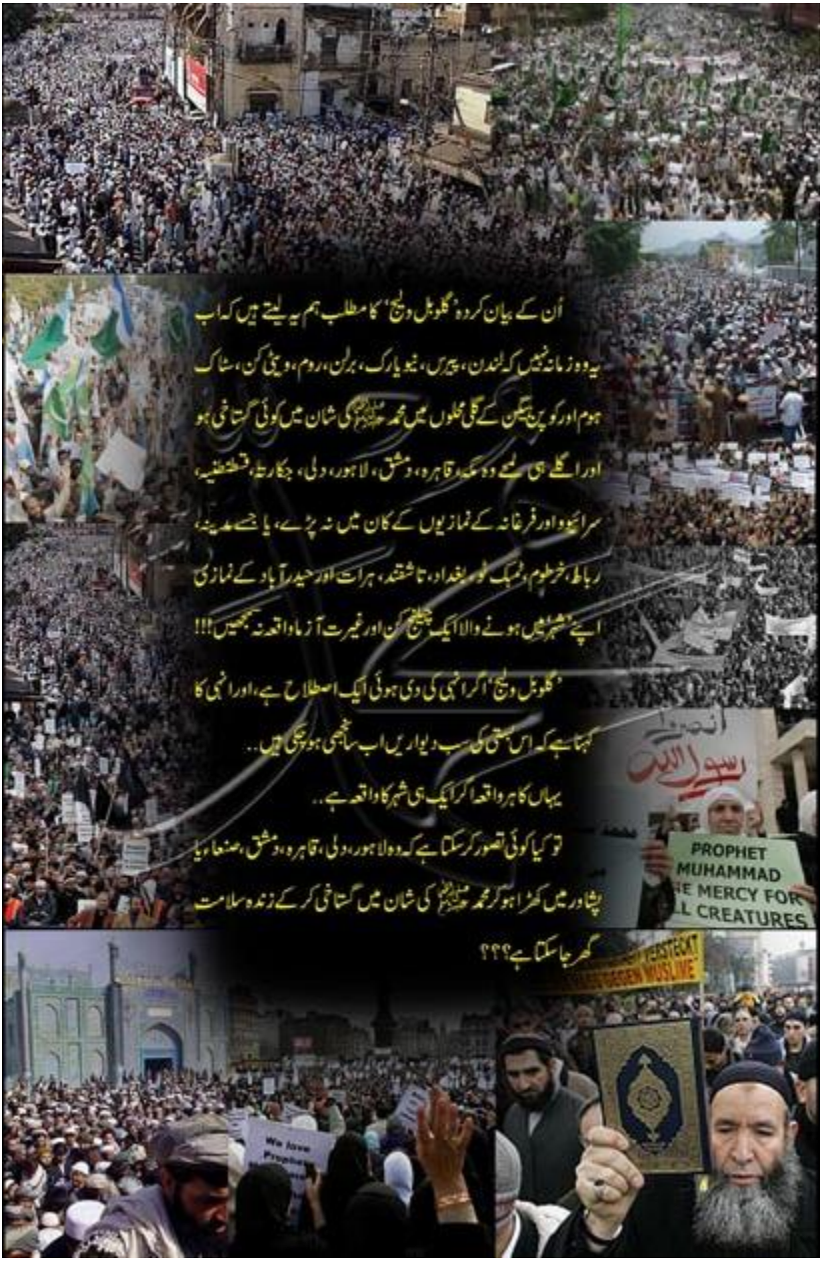

اس نام سے آرامِ جاں باقی ہے ہمارا!
مُحمّد صلی اللہ علیہ وسلم

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

یہ گرد نہیں بیٹھے گی!

حامد کمال الدین

مطبوعات ایقاظ

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر
آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

خواتین وحضرات!
ادارہ ایقاظ مقدور بھر کوشاں ھے کہ یہاں کے سنجیدہ و با اثر طبقوں تک یہ کتاب زیادہ سے زیادہ پہنچائی جائے۔ اگر آپ بھی اِس کار خیر میں حصہ لینا پسند کریں تو آپ کے کھاتے سے جتنی کاپیاں آپ ادارہ کو ھدایت کریں یہاں کی اھم اھم شخصیات، لائبریریوں، اسلامی سنٹروں اور تحریکی حلقوں کو ارسال کر دی جائیں گی۔ اس مقصد کیلئے فی کاپی Rs80 یا $1 کے حساب سے آپ ادارہ ایقاظ کو رقم بھجوا سکتے ھیں۔
IDARA EEQAZ A/C# 021 50200 000 1228 Meezan Bank, Gulshan-e-Ravi Br, Lahore.

جملہ حقوق محفوظ ہیں

طباعت: ربیع الاول ۱۴۳۰ھ، فروری ۲۰۰۹ء

عنوان: یہ گرد نہیں بیٹھے گی!
{فداك أبي وأمي یا رسول اللہ! اس نام سے ہے باقی آرام جاں ہمارا!}

مؤلف: حامد کمال الدین hamidkamaluddin@gmail.com

ناشر: مطبوعات ایقاظ

قیمت بذریعہ وی پی: Rs 120 بیرون ملک: 7 $ بشمول ڈاک خرچ

برائے رابطہ و وی پی آرڈر:
مطبوعاتِ ایقاظ D 336 سبزہ زار، لاہور
Ph: +92-323-4031624 matbooateeqaz@gmail.com
www.eeqaz.com www.eeqaz.org

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

”حتیٰ کہ ہم قلعہ لینے کی آس بھی قریب قریب کھو چکے ہوتے... یہاں تک کہ جب وہ لوگ کبھی رسول اللہ ﷺ کی توہین کے مرتکب ہوتے اور آپؐ کی شان میں گستاخی کر لیتے تو اُنکا مفتوح ہو جانا ہمیں بہت قریب دکھائی دیتا۔ صورت حال یک بیک ہمارے حق میں پلٹتی اور قلعہ کا زیر ہونا دن دو دن کی بات رہ جاتی۔ پھر ہماری بھرپور فتح ہوتی اور دشمن کا خوب خوب ستیاناس۔ ان راویوں کا کہنا ہے: یہ بات ہماری اس قدر آزمودہ رہی کہ جب کبھی ہم ان بدبختوں کو رسول اللہ ﷺ کی شان میں زبان درازی کرتے سنتے تو اگرچہ اسے سن کر ہمارا خون کھول رہا ہوتا مگر ہم اسکو فتح کی بشارت سمجھتے۔

ایسی ہی روایت مجھ سے ثقہ راویوں نے غرب (شمالی افریقہ و اندلس) کی بابت بیان کی، کہ وہاں بھی مسلمانوں کو نصاریٰ کے ساتھ یہی معاملہ پیش آتا رہا ہے“

(شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ بحوالہ: الصارم المسلول ص ۱۲۳)

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقتِ دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر
آگہی بخش مجلہ، مطبوعات، و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

فہرست

إِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ 8

اِس کتاب کی بابت واضح ہو 10

ہم مسلمانوں کی بابت معلوم ہو 12

حرفِ آغاز: یہ گرد کیونکر اٹھی؟ 15

حصۂ اول

ناموسِ رسالتﷺ.. اور مغرب کے اوباش

ہر نبی کے دشمن، شیاطینِ انس وجن 25

یہ ایک 'دور' ہے 'واقعہ' نہیں! 30

نصرتِ مصطفیٰؐ.. ہر امتی کا فرض 33

تو کیا یہ خدا کی کوئی حجت تھی!؟ 36

مِمَّا سِوَاهُمَا......؟؟! 42

تمہارا یہ 'آزادیِ اظہار'! 47

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر
آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

سنو! اِس کا جواب میں دیتا ہوں! 57

مسلمانو! کیا 'بائیکاٹ' بھی نہیں؟؟؟! 61

حصۂ دوم:

نبوتِ محمدﷺ.. مغرب کے ساتھ جدال کا اہم موضوع

سب اپنے اپنے نبی کی نبوت کا ثبوت دیں!!! 69

ایک اسی نبی کا ہی انکار کیوں جسکی نبوت کے دلائل سب سے مضبوط ہیں؟ 71

محمد ﷺ نہیں تو پھر کون ہے جس کی نبوت پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے؟ 75

نبوتِ محمدؐ کے منکر، فکری طور پر تتر بتر! 79

'اُس کے پیروکار بڑھ رہے ہیں یا جھڑ رہے ہیں'؟! 89

'محمد ﷺ کی تلوار'! 96

''دلیل کی قوت'' ہی تو رسالت محمدیؐ کا اصل امتیاز ہے! 129

حصۂ سوم:

مُوْتُوْا بِغَیْظِکُمْ!

'شکایت'.. ہے کیا؟ 158

یہ گرد نہیں بیٹھے گی! 171

حصۂ چہارم:

صَلُّوْا عَلَیْهِ وَآلِہٖ!

معجزے ہی تو کئے ہیں! 190

درُود اُس پر!!! 206

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

شجر سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر
آ گہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

إِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

بسم الله الرحمن الرحيم

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ مَا أَنتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ
وَإِنَّ لَكَ لَأَجْراً غَيْرَ مَمْنُونٍ وَإِنَّكَ لَعَلى خُلُقٍ عَظِيمٍ
فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُونَ بِأَيِّيكُمُ الْمَفْتُونُ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ
بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ فَلَا تُطِعِ
الْمُكَذِّبِينَ وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ وَلَا تُطِعْ كُلَّ
حَلَّافٍ مَّهِينٍ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ مَنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ
عُتُلٍّ بَعْدَ ذَلِكَ زَنِيمٍ أَن كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ إِذَا تُتْلَى
عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ سَنَسِمُهُ عَلَى الْخُرْطُومِ

(القلم: ١-١٦)

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر
آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

''ن ۔ قلم اور اُن کے لکھے کی قسم! اپنے رب کی عنایت سے، تم کوئی دیوانہ نہیں ۔ اور ضرور تمہارے لئے وہ اجر ہے کہ ختم ہونے میں نہیں ۔ اور یقیناً تم ہی اخلاق کے نہایت بلند رتبہ پر ہو۔ پس دیکھ لو گے تم بھی اور دیکھ لیں گے یہ بھی، کہ تم میں سر پھرا کون تھا۔ تیرا رب ہی خوب جانتا ہے کہ کون اُس کی راہ سے بھٹک گیا ہے اور وہی جانتا ہے کہ کون راہ پر ہے ۔تو پھر مت مان اِن جھٹلانے والوں کی ۔ اِن کی تو آرزو ہے، ذرا تم نرم پڑو تو یہ بھی نرم پڑ جائیں ۔ اور ہر ایسے کی بات مت سن جو پیر پیر پر قسم کھاتا ہے ۔نہایت ہیچ ہے ۔طعنہ باز ۔ لگائی بجھائی کیلئے ہرکارا۔ خیر کو آگے بڑھ کر روکنے والا ۔ حد سے گزرا ہوا۔ پاپ کا رسیا۔ بد خصلت ۔ اور اِس سب پر طرہ، کہ بد اَصل ۔محض اِس وجہ سے کہ مال اور اولاد رکھتا ہے؟! جب ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر اُس کو سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے: کہانیاں ہیں پرانے زمانوں کی! عنقریب ہم اِس کے سونڈ پر داغیں گے''۔

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

اس کتاب کی بابت واضح ہو

قرآن اور محمد ﷺ کی شان میں گستاخی کے سوا مغرب کے ساتھ ھمارا جو کوئی بھی نزاع ھے، خواہ وہ کتنا ھی اھم اور کتنا ھی فیصلہ طلب ھے، وہ ھماری اِس پوری کتاب میں ذکر نہیں ھوا ھے..

مغرب کی ھم پر زیادتیوں کی جتنی بھی طویل فھرست ھے.. خواہ وہ دو سو سال سے ھماری اقوام کو غلام بنا رکھنا ھو، یا استعمار کے اِس مرحلۂ دوم میں پھر سے ھمارے ملک چھیننے لگنا.. یا ھماری بستیوں پر ھزاروں ٹن بارود برسانا کہ جس کے نتیجہ میں روز ھمیں اپنے بچوں کے چیتھڑے دفن کرنا پڑ رھے ھیں.. یا ھمارے سمندروں پر قابض بحری بیڑوں سے مسلسل ھمارا محاصرہ کر رکھنا.. یا ھمارے ھر بڑے شھر کو اپنے 'ایٹمی' نوک بردار میزائلوں کے 'لمحاتی' نشانے پر رکھنا.. یا ھمارے تھذیبی خدوخال مسخ کرنے کیلئے ھر سال اربوں کھربوں ڈالر کے تعلیمی، سماجی و ابلاغی منصوبے زیر عمل لانا، اور اِسی ایک مقصد کیلئے ھمارے

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

چپے چپے پر 'این جی اوز' بیج دینا.. یا ھمارے افلاس زدہ خطوں اور جنگ سے تباہ حال ھماری 'خیمہ بستیوں' میں 'روٹی' کے بدلے 'ایمان' کے سودے کرتے پھرنا اور 'انسانی مدد' کے نام پر جگہ جگہ یہ 'بیوپار' چلانا.. یا 'پائپ' لگا کر ھمارے وسائل کھینچ جانا، ھمیں بٹورنے کے ھزاروں 'سمارٹ' طریقے اختیار کر رکھنا اور پھر ھماری ھی دولت لوٹ لوٹ کر ھمیں 'امدادوں' کی بھیک دینا اور اِس بھیک کیلئے بھی یہ شرط ھونا کہ ھم پر اُنھی کی مرضی کے لوگ اور اُنھی کی پسند کے نظام مسلط رھیں......

یہ سب کچھ .. گو اِس 'جدید دنیا' کا ایک 'سچا واقعہ' ھے...... پھر بھی ھم پر روا رکھی جانے والی ایسی کوئی بھی زیادتی، جس کا تعلق ھم مسلمانوں کی ذات سے ھو، اِس کتاب کا موضوع نہیں.

یہاں زیادتیوں کی اُس نوع کا ذکر ھوگا جو ھم سے خالصتاً ھمارے دین، ھماری کتاب اور ھمارے نبیؐ کی حرمت و ناموس کے معاملہ میں روا رکھی جاتی ھے .. یعنی زیادتی کی وہ قسم جسے 'بھلا دینے' یا 'معاف کردینے' کا ھمیں حق ھی حاصل نہیں!!!

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

ہم مسلمانوں کی بابت معلوم ہو

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

کرۂ ارض پر بسنے والا ہر انسان ہمارے لئے قابل قدر ہے۔آدم علیہ السلام کی صلب سے پیدا ہونے والا ہر ذی نفس ہمارا شریکِ نسب ہے اور نسب کا رشتہ ہمیں ___ اسلام کے رشتہ کے بعد ___ سب سے بڑھ کر عزیز ہے۔ مغرب سمیت کسی بھی قوم کے ساتھ ہمیں کوئی دشمنی ہے اور نہ کسی بھی براعظم میں سکونت پزیر کسی بھی ابن آدم کے ساتھ ہمیں کوئی پرخاش۔

انسانی رشتوں کا بندھن مضبوط سے مضبوط کرنا ہمیں حکمِ خداوندی ہے۔ خدا ترسی، وفا شعاری، انصاف پسندی اور انسان دوستی ہمارا تاریخی شیوہ ہے۔'انسانی بھائی چارہ' ہمارے دین کی تعلیم ہے۔جس کتاب پر ہم ایمان رکھتے ہیں خود اُسی کی رو سے، اِس دنیا میں ہر کسی کو اپنی مرضی کے دین پر رہنے کا پورا پورا اختیار حاصل ہے۔اور اِس اختلافِ ادیان کے باوجود انسانی بہتری و بھلائی کے ہزاروں منصوبے ہمارے اور اُن کے تعاون سے یقیناً پروان چڑھ سکتے ہیں۔

پس واضح ہو

ہمارے نہ صرف اِس مضمون بلکہ کسی بھی تحریر میں مغرب کا ذکر اگر کسی 'مخاصمت' یا 'تصادم' کے سیاق میں ہوا ہے یا ہمارے اہل علم بھی جب کبھی یہ اسلوب اختیار کرتے ہیں تو وہ صرف وہاں کے اُن طبقوں کے حوالے سے ہوگا جو اپنے معاشروں میں بلکہ پوری دنیا کے اندر

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

ہمارے دین، ہماری کتاب، ہمارے نبیؐ اور ہمارے مقدسات کے خلاف نفرت کی آگ بھڑکانے کا ذریعہ بن رہے ہیں اور جو ہماری امت کے خلاف برسرِ جنگ ہیں...... اور جو کہ مغرب میں پائے جانے والے بیشتر سماجی و ابلاغی رجحانات پر آج پوری طرح حاوی ہیں۔

ہمیں یہ تسلیم کرنے میں ہرگز کوئی مانع نہیں کہ

مغرب کے اندر سنجیدہ و مثبت سوچ کا حامل ایک بہت بڑا طبقہ یقیناً ایسا ہے جو اسلام کے خلاف دشمنی پالنے والی صنف میں نہیں آتا اور جس میں انصاف پسندی کا عنصر بھی ایک بڑی مقدار کے اندر موجود ہے۔

مغرب کے اِس طبقے کو ہم بھی قدر ہی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اُسکے ساتھ تبادلۂ خیال بلکہ تبادلۂ خیر، بلکہ انسانی امن و سلامتی اور بشری فلاح و بہبود کے سانجھے منصوبوں میں اس کے ساتھ شریکِ کار ہونے کو نہ صرف جائز بلکہ مستحسن جانتے ہیں.. اور بلکہ وقت کی ایک ضرورت۔ گو یہ ایک واقعہ ہے کہ یہ انصاف پسند طبقہ مغرب کی عالم اسلام کی بابت پالیسیوں پر اثر انداز ہونے میں اِس وقت قریب قریب غیر متعلقہ ہے۔

پس نہایت واضح ہو

ہماری یہ گفتگو مغرب کے اُن طبقوں کی بابت ہے جو اسلام کے خلاف حالیہ ہیجان خیزی کے ذمہ دار اور وہاں کی اُن پالیسیوں کو جنم دینے کے پیچھے اصل کردار ہیں جن کو اسلام دشمنی کے سوا کوئی نام نہیں دیا جا سکتا۔

لَا یَنۡهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمۡ يُقَاتِلُوكُمۡ فِي الدِّينِ وَلَمۡ يُخۡرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمۡ أَن تَبَرُّوهُمۡ وَتُقۡسِطُوا إِلَيۡهِمۡ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

الْمُقْسِطِينَ إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ
وَأَخْرَجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَى إِخْرَاجِكُمْ أَن تَوَلَّوْهُمْ
وَمَن يَتَوَلَّهُمْ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (الممتحنة: ۸،۹)

''اللہ نہیں روکتا کہ تم اُن لوگوں کے ساتھ نیکی اور انصاف کا برتاؤ کرو جنہوں نے دین کے معاملہ میں تم سے جنگ نہیں کی اور تمہیں بے گھر نہیں کیا۔ انصاف پسند تو یقیناً اللہ کو محبوب ہیں۔ اللہ تو تمہیں اُن لوگوں کے ساتھ دوستی سے روکتا ہے جنہوں نے دین کے معاملہ میں تم سے جنگ کی، تمہیں بے گھر کیا، اور تمہیں بے گھر کرنے والوں کو پیچھے سے مدد دیتے رہے۔ ہاں جو ان سے دوستی کریں گے وہ صریح ظالم ہیں''۔

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر
آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

حرفِ آغاز

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

یہ گرد کیونکر اٹھی؟

اقوام کی آویزش کوئی آج کی کہانی نہیں۔ جب سے دنیا بنی قومیں، معاشرے، امتیں زمین میں اپنے اپنے پیر جمانے اور ایک دوسرے کے پیرا کھاڑنے کی کوشش کرتی ہی آئی ہیں۔ نبوتوں نے کچھ کیا تو وہ یہ کہ انسانی فطرت کو ایک صحیح تر اور صالح تر جہت سے آشنا کرایا۔ پس قوموں کی اِس آویزش میں جب بھی انبیاء کی دی ہوئی جہتیں اور غایتیں بولنے لگیں، یہ آویزش تو تب بھی نہ رکی، اور نہ یہ رکنے والی کوئی چیز ہے، البتہ اِس نے ایک اور ہی خوبصورت رخ دھارا، یعنی: ایک جانب آسمانی قدریں اور خدا آشنائی:: تو دوسری جانب زمینی قدریں اور انسانی ہوس پرستی۔

علاوہ ازیں، زمین کا ایک اپنا سفر ہے اور اب تو وہ ایک خاص ہی مرحلے میں داخل ہوا چاہتا ہے؛ جہاں آج اِس کے 'جغرافیہ دان' انکشاف کرتے ہیں کہ براعظموں کے مابین فاصلہ 'انچوں' کے حساب سے بڑھ رہا ہے.. وہاں 'عمرانیات' کے ماہرین براعظموں کے اِن فاصلوں کو 'صدیوں' کے حساب سے سمٹتا دیکھ رہے ہیں!

انسانی آویزش کی یہ کہانی پس آج ایک خاص شان اختیار کرگئی ہے۔ اور جو لوگ اِس کے پیچھے صرف 'تیل کے کنویں' اور 'کوئلے کی کانیں' ہی دیکھ سکتے ہیں، باوجود اِس کے کہ ان کی نگاہ انہیں دھوکہ نہیں دے رہی، پھر بھی وہ اپنی اِس کوتاہ نظری کے باعث افق پر ابھرنے والی 'پوری تصویر' نہیں دیکھ رہے......!

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

زمین پر رہنے والی مخلوقات زمین کے مسائل سے کبھی لاتعلق نہیں رہ سکتیں۔ آسمانی قدریں بھی زمین اور زمینی ضروریات سے رشتہ توڑ لینے کا سبق نہیں دیتیں۔ لہٰذا حق اور باطل کی کشاکش جب قوموں اور امتوں کی سطح پر آتی ہے تو اُس کی بہت سی 'زمینی' جہتیں بھی برقرار ہی رہتی ہیں۔ یہیں سے بہت سے سطح بینوں کو یہ کشمکش محض 'وسائل' اور 'معدنیات' کی جنگ نظر آتی ہے تو کچھ کوتاہ بینوں کو زمین کی ایک جنگ میں آسمان کا رنگ تلاش کرنا دشوار لگنے لگتا ہے...

بہت سوں کیلئے یہ دشوار ہوگیا ہے کہ حق اور باطل کی اِس کشمکش کو وہ قوموں اور امتوں کی سطح پر جا کر دیکھ سکیں۔ اِن کے وہ محدود سے پیمانے جو 'افراد' کو بھی مشکل سے کفایت کریں (حق یہ ہے کہ 'افراد' کی سطح پر بھی اِن کے 'مثالی تصورات' میں بہت سی انسانی حقیقتیں اوجھل اور بہت سی واقعاتی جہتیں عنقا ہوتی ہیں) یہ اپنے وہی خردہ پیمانے لئے قوموں اور امتوں کے امور ماپنے چل پڑتے ہیں۔ تب کسی وقت یہ متمنی ہوتے ہیں کہ اقوام کی سرکشی وطغیانی کے آگے پوری کی پوری امتِ اسلام 'مدر ٹریسا' کی سی تصویر بنی رہے اور اِسی کو ہمارے یہ 'داعیانِ اخلاق' اسلام کی 'اصل روح' کے قریب ترین باور کرتے ہیں، تو کسی وقت یہ صحابہؓ کی سوانح میں ''غزوہ'' کا مطلب 'دعوتی سفر' اور ''جزیہ'' کا معنیٰ 'زرِ نگہداری' کرنے پر مصر دیکھے جاتے ہیں!

آسمانی قدریں زمین کے ہنگاموں کو ختم کرانے نہیں بلکہ انہیں ایک صالح جہت دینے آئی ہیں۔ نیز یہ اِس کشمکش کے ایک فریق کو اُن صالح ضوابط کا پابند کرنے آئی ہیں جنہیں اختیار کرکے یہ اپنے جائز انسانی مطالب کی تکمیل کا تو پورا پورا موقعہ پائے اور اپنے سب انسانی رویے اور جائز ردعمل سامنے لانے میں بھی ہرگز کوئی دقت نہ پائے، البتہ یہ اُن آسمانی ضوابط کا پابند رہ کر عنداللہ وعندالناس 'ظلم' اور 'زیادتی' کے دائرے میں آنے سے بھی بچا رہے۔ پھر اگر ہو سکے، اور صورتحال بھی متقاضی ہو، تو خاص اپنے حق سے (نہ کہ اپنے رب اور اپنے نبیؐ کے حق سے) دستبردار ہوکر، فریقِ دیگر پر احسان کرے اور اپنی اخلاقی برتری دکھائے۔

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

مگر سب سے اہم، حق اور باطل کا وہ تــدافُــع (ایک دوسرے کے قدم اکھاڑنے کیلئے ہونے والی تگ ودو) ہی ہے، جس کے دوران زیرِ بحث آ جانے والے یہ موضوعات (جو کہ ’ردِ عمل‘ سے متعلق ہیں) ایک جملۂ معترضہ اور ایک فرعی مبحث ہی کی حیثیت رکھیں گے۔ اور ہم بھی اِن فرعی مباحث کے حوالے سے کسی نوک جھوک میں پڑنا اپنے وقت کا صحیح مصرف نہ جانیں گے۔ اصل مسئلہ حق اور باطل کا تدافع ہے، جو کہ زمین کی سب سے سچی کہانی ہے۔

زمین کی اِس پوری کہانی میں، جو کہ آج ایک خاص شان اختیار کر جانے والی ہے، چونکہ اصل رنگ اُس وقت آتا ہے جب میدان کے ایک طرف انبیاء کی دی ہوئی جہتیں اور غایتیں آ جائیں بلکہ زیادہ سے زیادہ نمایاں ہو جائیں، جبکہ اِس کہانی کو بے معنیٰ رکھنے کیلئے ضروری ہوتا ہے کہ انبیاء کو اِس کشمکش کا ’فریق‘ نہ بننے دیا جائے، لہٰذا.. تاریخ کے اِس نازک ترین موڑ پر شیاطین آج انبیاء کے وارثوں کو پھر سے ’کارزارِ زمین‘ میں اترتا دیکھ رہے ہیں تو اُن کی بدحواسی اپنے عروج کو پہنچ گئی ہے......

حق یہ ہے کہ آج یہ جو ہم دیکھ رہے ہیں اِس معاملے کی ایک نہایت طبعی جہت ہے۔ مسئلہ پریشانی کا ہے اور نہ تعجب کا......!!!

ہوا یہ تھا کہ اِس کہانی میں بظاہر ایک نہایت وقتی سا تعطل آ گیا تھا، جب یہ امت ایک بڑی سطح پر خوابِ غفلت میں جا پڑی تھی، تو شیاطین اِس زمین ہی کی بابت اور اِس پر ہمیشہ سے چلی آنے والی ایک نہایت برگزیدہ کہانی کی بابت.. اپنے ہی کچھ مفروضے گھڑ چکے تھے۔ نہ صرف اپنے کچھ مفروضے گھڑ چکے تھے بلکہ زمین کی پوری تاریخ کو ایک ناپسندیدہ ورق کی طرح پھاڑ کر وہ یہاں اپنے کچھ نہایت دیرینہ خوابوں کی تعبیر کرنے چل پڑے تھے۔ داستانِ زمین کا اصل عنوان ”ہدایت روبہ روئے ضلالت“ ہی رہے گا، مگر ایک ’تعطل‘ نما دور سے دھوکہ کھا کر، کہ تاریخِ عالم کا ایک عظیم فتنہ تھا، یہ زمین کی سچی ترین داستان کو بقیہ زمانے کیلئے متروک بلکہ ’اساطیر الاولین‘

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

ٹھہرا چکے تھے!!! بلکہ اپنے تئیں یہ اُسے 'مقبرۂ تاریخ' میں دفن کر کے، خدا کی کائنات میں پائے جانے والے اِس متنفس سیارچے کی حرکت وعمل کیلئے اپنے ہی خیال سے کچھ جہتیں بھی 'طے' کر چکے تھے۔ اِن کے فتنہ کیلئے، پوری دنیا اِنہی کے خطوط پر جہت پانے کیلئے رام بھی ہو چکی تھی اور کوئی بڑی رکاوٹ اِن کی راہ میں اب باقی نہ رہ گئی تھی، یہاں تک کہ 'نقشۂ اقوام' آخری حد تک 'فائنل' کیا جا چکا تھا.. بلکہ The End Of History ☆ کے بگل بجا دیے گئے تھے، (حَتَّـى إِذَا أَخَـذَتِ الأَرْضُ زُخْـرُفَهَا وَازَّيَّـنَـتْ وَظَـنَّ أَهْـلُهَا أَنَّهُمْ قَادِرُونَ عَلَيْهَا !!!) ☆...... کہ کیا دیکھتے ہیں وہی لوگ جو 'زمین' کا رشتہ 'آسمان' سے جوڑ رکھتے رہے تھے، وہی لوگ وہی چہرے پھر میدان میں پیر دھر چکے ہیں اور اُسی کہانی کی نہ صرف کچھ 'بقیہ اقساط' بلکہ اس کے سب 'بھولے ہوئے حصے' بھی پھر سے منظرِ عام پر آ جانے والے ہیں!!!!!

سب، ہکا بکا، دیکھ رہے ہیں:...... ''اسلام آ رہا ہے''!!!!!

خدایا! تو کیا ایک آسمانی امت (جو آج سب نبیوں کی وارث ہے).. اور اِس آسمانی امت کی ''میعاد''.. ابھی پوری طرح باقی ہے؟!! تو کیا یہ امت صرف سوئی تھی، مری نہیں تھی؟!! 'بموں' سے یہ مرتی نہیں جاگ جاتی ہے؟!! خدایا! تو کیا یہ امکان باقی ہے کہ ابھی پھر ہم زمین پر آسمان کے حوالے دیے جاتے سنیں؟!! مسائلِ انسانیت میں سے ایک ایک کی عقدہ کشائی کیلئے ایک روشن بیّن (مھیـــمـــن) ☆ 'شریعت' کو بولتا پائیں اور زمینی فلسفے اُس کے سامنے شرما کر رہ جائیں؟!! کیا پھر وہ دن چڑھ سکتا ہے جس کے آفتاب تلے اِن کے شبینہ قمقموں کی چکاچوند جاتی رہے؟!! خدایا! تو کیا 'آسمان بہ مقابلہ زمین' کا دور ابھی تمام نہیں ہوا؟؟؟؟!!!

'آسمانی دور' کو تو کب سے یہ اپنے تئیں موت کی نیند سلا چکے تھے!!!

مگر اِنکے متلاشیانِ حق پر اب کھلا کہ وہ تو ایک منسوخ شریعت تھی جسکی کتاب بھی اب موثوق نہ رہ گئی تھی، اور جسکے تو 'جملہ حقوق' ہی بڑی دیر ہوئی اِنکے پوپوں اور

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقت دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

پادریوں نے اپنے نام کرار کھے تھے، اور یوں وہ تو 'زمین' کا اپنا ہی اندھیرا تھا اور آسمان کے نام پر تو نرا ایک بہتان.. البتہ وہ آفتاب جو پورے جہان کو روشنی دینے کیلئے رکھا گیا ہے اور جس کا نام محمد ﷺ ہے (وَدَاعِيَاً إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجاً مُّنِيراً)☆ اُس کو کون بجھا سکتا ہے؟؟؟!!! اُس سے ماتھا لگانا تو ہے ہی بالفعل سورج کو چراغ دکھانا، خواہ کسی کو اپنے فکر وفلسفہ پہ کتنا ہی ناز ہو! یہ وہ آفتاب ہے کہ قیامت تک اِس کی روشنی ماند پڑنے والی نہیں البتہ اِس کو ماند کردینے کی حسرتیں پالنے والے ضرور ماند ہوکر تاریخ کا کوڑا بن جاتے رہے ہیں! خدا کا یہ سورج آج سب براعظموں کو روشن کرنے لگا ہے اور زمین گویا اِس کے سامنے چپٹی ہو چکی ہے اور اس میں کوئی بھی بل شاید اب باقی نہ رہ پائے گا! وہ ہمارے یہاں اِس کو بجھانے آئے تھے اور بیشک ضرور اُن کے پراگندہ افکار کا دھواں ہمارے اور ''سورج'' کے مابین حائل ہو جانے کیلئے بڑی دیر کوشاں رہا بلکہ اب بھی اُسی کی سیاہی ہر طرف چھائی ہے، مگر اِس امت کو قرآن پڑھانے والوں اور ''قال اللہ وقال الرسولؐ'' کے مخصوص سریلے نغمے چھیڑ دینے والوں کے دم سے اب یہ دھواں چھٹ جانے لگا ہے......اور اب وہ دیکھ رہے ہیں کہ ''سورج'' کی روشنی اُن کے اپنے تاریک گھروں تک پہنچنے لگی ہے!!!

وہ تاریخ ساز نغمہ جو اُس دن یثرب کی زبان پر تھا جب دو اونٹنی سوار ثنیۃ الوداع سے اس کے افق پر طلوع ہو رہے تھے، اور جس پر کائنات کی حرکتِ نبض گویا تھم کر رہ گئی تھی.. یثرب کا وہی نغمہ آج دھرتی کے سب براعظم مل کر گانے لگے ہیں۔ وہی ہلچل جو اُس مبارک دن یثرب کے درون اور بیرون ہو رہی تھی اُسی کی سرسراہٹ آج پوری زمین پر ہے: کہیں دل خوشی سے اچھل رہے ہیں، تو کہیں 'بنو قریظہ' و 'بنو قینقاع' و 'بنو نضیر' کے محلوں میں سراسیمگی ہے اور 'خیبر' میں کھسر پھسر جاری ہے، تو کہیں 'اَحزاب' بے قابو ہو رہے ہیں، تو کوئی 'عبد اللہ بن اُبی'

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

جمائیاں لے رہے ہیں!!!

......اور کہیں 'فضائے بدر' کی تیاریاں ہیں!!!!!

زمین اپنی کھوئی ہوئی شناخت ایک بار پھر پا لینے والی ہے! انسانیت خدا کے در پر ایک بار پھر آ کھڑی ہونے والی ہے۔ دھرتی کا رشتہ بقیہ جہان سے پھر بحال ہو جانے والا ہے۔ آسمانی شریعت کو اُس کا مقام پھر ملنے والا ہے۔ ایمان وکفر کی حدیں دھرتی پر انسان کی کھینچی ہوئی لکیروں کو پھر مٹا ڈالنے والی ہیں......!!!

یہ مبارک تبدیلی جو دھیرے دھیرے رونما ہونے لگی ہے مگر دیکھنے والے اِس کو بڑی دور سے دیکھ لینے لگے ہیں اور 'پہچاننے' والے اِس کو بہت خوب پہچان رہے ہیں، اور بہت سے ابلیس اِس 'خطرے' کو بھانپتے ہوئے 'دارالندوۃ' کال کر چکے ہیں.. یہ تبدیلی ایک نہایت حقیقی تبدیلی ہے اور کوئی شک نہیں کہ پورا جہان اِس کی زد میں ہے۔ یہ عمل جس منبع سے اپنی سب غذا پا رہا ہے وہ محمد ﷺ کی لائی ہوئی کتاب ہے یا پھر محمد ﷺ کی چھوڑی ہوئی سنت۔ پس نہایت غیر طبعی ہوتا اگر شیاطین کا ہدف محمد ﷺ کی ذاتِ گرامی نہ ہوتی۔ اُن کی اصل دشمنی آپ ؐ کی لائی ہوئی کتاب اور آپ ؐ کی چھوڑی ہوئی سنت سے ہی ہو سکتی تھی اور یا پھر اُن تاریخی مصادر سے اور پھر وقت کے اُن زندہ طبقوں سے جو حق کے متلاشیوں کو کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ کا ٹھیک ٹھیک مقتضا بتا سکتے ہیں۔

پس محمد ﷺ کے ساتھ شیاطین کی یہ جنگ عالمِ انسان کے ماضی، حال و مستقبل ہر تین سے وابستہ ہے۔ سب آسمانی قدریں، سب حقائق، سب صحیفے آج امتِ محمد ﷺ کی پشت پر ہیں۔ باطل کی سب قوتیں اپنی بقاء وکامیابی اِسی ایک نام کو مٹا دینے سے وابستہ کر چکی ہیں۔ وہ 'تھوڑا بہت' جو اُن کی زبانوں یا اُن کی 'سکرینوں' پر آ جاتا ہے اپنے پیچھے 'بہت کچھ' کا پتہ دیتا ہے۔ جو شخص اِس کو 'اِکا دکا واقعہ' کے طور پر لیتا ہے وہ آج کی دنیا کا ایک نہایت بے خبر شخص ہے۔

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریر سا... میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

یہ گرد جو میدان میں ہم دیکھ رہے ہیں محض کسی ایک آدھ واقعہ کی اٹھائی ہوئی نہیں۔ یہ ایک نہایت حقیقی معرکہ کی خبر دے رہی ہے۔ البتہ شرپسندوں نے پچھلے چند سالوں سے قرآن اور محمد ﷺ کی توہین پر مبنی جو وتیرہ اختیار کرلیا ہے وہ اِس میں غیر معمولی شدت لے آنے کا باعث ضرور بنا ہے۔ ہم نہ اِسکے پس منظر سے غافل ہیں اور نہ اِسکے پیشِ منظر سے، البتہ ہم امتِ اسلام کے حق میں اِسکے اندر ایک نہایت خوب شگون بھی پاتے ہیں۔ کتاب کی عین ابتدا میں دیا گیا شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کا ایک اقتباس اِسی معنیٰ پر دلالت کیلئے ہے۔ محمد ﷺ کی ذات پر کیچڑ اچھالنے والے آج کے شیاطینِ مغرب ہمارے لئے آخری حد تک ناقابل برداشت ہیں، پھر بھی یہ بات ہمیں باغ باغ کر جاتی ہے کہ حق کی پیش قدمی کے پیچھے محمد ﷺ کی ذات آج ہمارے زمانے میں بھی روپوش نہیں.. یعنی آج ہمارے عہد میں حق اور باطل کے مابین صف آرائی ہے تو بھی:

سالارِ کارواں ہے میرِ حجازؐ اپنا
اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

حق کی نصرت ایک کثیر جہتی موضوع ہے۔ یہاں ہماری ترکیز اِس کی ایک خاص جہت پر ہے اور وہ ہے "سالارِ کارواںؐ" کی ناموس کو زمانے کا موضوع بنانا۔ اِسی سے متصل کچھ ایسے موضوعات ہیں جو نبوتِ محمد ﷺ کے حوالے سے اپنے اِس زمانے میں ایک خاص لب ولہجہ اختیار کر جانے کے ضرورتمند ہیں، اِن کو بھی ہم نے شاملِ مضمون رکھنے کی کوشش کی ہے۔

یہاں کے اردو خواں حلقوں میں ختم نبوت ﷺ، حرمتِ رسول ﷺ اور ناموسِ رسالت ﷺ کی انجمنوں، جماعتوں اور اداروں، نیز باطل ادیان وافکار کے بطلان سے وابستہ طبقوں کے کاز کو تقویت پہنچانے میں، ہماری یہ تحریر اگر کسی بھی طرح مدد

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریر کے مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

ثابت ہوتی ہے تو ہمارے لئے اِس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی سعادت نہ ہوگی۔

اور آخرت میں تو.. صاحبِ شفاعت ﷺ کے حق میں بولا ہوا ایک لفظ بھی اگر، قبولیت پا کر، نامۂ اعمال میں دیکھنے کو مل جائے.. تو قسمت کے کیا کہنے!!!

حامد کمال الدین

ربیع الاول ۱۴۳۰ھ

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر
آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

اِس
نام
سے
ھے
باقی
آرامِ
جاں
ھمارا

حصۂ اول

ناموسِ رسالت ﷺ ..
اور مغرب کے اوباش

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر
آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

پیغمبرِ اسلامﷺ کی بابت توھین آمیز رویوں کو پروان چڑھانے میں مغرب کے کچھ کینہ بھرے 'صحافتی و ابلاغی' حلقے اور اُنکے کاسہ لیس 'عالمی ذرائع' اپنا ایک انداز رکھتے ھیں اور وھاں کے متعصب 'مذھبی' حلقے اپنا ایک طریقۂ واردات۔

ناموسِ رسالتؐ کو ایک مسَلَّمه عالمی قدر کے طور پر منوانا وقت کا ایک بہت بڑا محاذ ھے اور اِس پر اسلامی دنیا کا بے حد زور لگنے والا ھے۔ پس ناگزیر ھے که اِس لھجے کو زیادہ سے زیادہ زوردار بنایا جائے اور مسلم میڈیا تو بطورِ خاص اِس محاذ پر اپنا فرض پورا کرے۔ یه مسئله چونکه عالمی ابلاغیات و رائے عامه سے براہِ راست متعلق ھے، جبکه مسلم لھجے کی تشکیل تو ھے ھی ناگزیر، لھٰذا کتاب کا حصۂ اول اِسی کیلئے مختص ھے۔

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات، و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنسِ وَالْجِنِّ ☆

اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بہت سے شیطان پیدا کئے

کچھ آدمی اور کچھ جن

آج کے اِس 'گلوبل ویلیج' میں 'پرامن بقائے باہمی' کی ایک پرانی بھلی رِیت قوموں اورامتوں کے مابین اب بھی برقرار رکھی جائے تو کیسے......؟

یہ ایک بے حد اہم سوال ہے اور جہاں آج یہ عقلائے عالم کو سب سے بڑھ کر پریشان کئے ہوئے ہے، بلکہ اِس ایک سوال نے بقائے عالم کیلئے پریشان طبقوں کی نیندیں حرام کر رکھی ہیں، وہاں اِس سوال کا جواب دینے کو دنیا کے کچھ طاقتورترین forums پر پائے جانے والے انتہائی بااثر شیطانوں کا ایک ٹولہ آج ہمارے سامنے ہے جس کو اپنی تاریخی کدورتیں پالنے اور اپنے گھناؤنے اَہداف پورے کرانے کے سوا کسی چیز سے غرض نہیں، چاہے اِس کی اِس ابلیسی تسکین کے نتیجے میں امنِ عالم تہس نہس اور پوری دنیا جہنم کیوں نہ بن جائے......

نہایت خرانٹ اور ڈھیروں ہنر پاس رکھنے والے کچھ غیر معمولی صلاحیتوں کے مالک شیاطین کا یہ ٹولہ.. آج نہ صرف انسانی دنیا پر اثر انداز ہونے کے معاملہ میں بہت کچھ ہاتھ میں کر چکا ہے اور بڑی دور دور تک رسائی پا چکا ہے بلکہ اِن کی اپنی اقوام میں اگر کوئی ایسا خردمند عنصر پایا جاتا ہے جو اِن کی اِس روش کے ممکنہ انجام سے آگاہ ہے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اور جو اپنی اقوام کو بھی اپنے شرپسندوں کی اِس روش کے تباہ کن مضمرات سے خبردار کرنے میں مخلص نظر آتا ہے، تو یہ ٹولہ اپنی قوم کے اُن ہمدردوں اور خردمندوں کو اپنے یہاں بے اثر کردینے پر بھی کمال کی قدرت رکھتا ہے۔

یہ عالمی شرپسند ٹولہ جو آج نہ صرف اپنی اقوام کی نبض اپنے ہاتھ میں کر چکا ہے بلکہ عالمی لہجوں کی تشکیل پر بھی کمال کی دست رس رکھتا ہے.. یوں تو ہزار رنگ میں اپنا خبثِ باطن آشکارا کرتا ہے، اور حق سے عداوت کو ہزارہا صورت میں اور پوری جان مار کر نبھاتا ہے، مگر اِس کی ایک خاص ابلیسی رگ اُس وقت پھڑکتی ہے اور اِس کا خبث ہر ہر حد پار کر جانے کیلئے اُس وقت بے چین نظر آتا ہے بلکہ اِس کی برداشت ہی سرے سے جواب دے جاتی ہے جب یہ اہلِ اسلام کو اپنے نبی ﷺ کی ناموس پر فدا ہوتا دیکھے اور جب یہ آدھے جہان کو محمد ﷺ پر درود بھیجتا سنے......جس قدر تکلیف شیاطینِ عالم کو محمد ﷺ کے نام نامی سے ہے، کسی چیز سے نہیں۔

دوسری جانب 'میرِ حجاز' کی ٹھاٹھیں مارتی عقیدت سے سرشار عالم اسلام ہے، کہ:

ے اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا!!!

ایک ہی نام ہے ــــ محمد ﷺ ــــ کہ جس سے ایک فریق حد سے بڑھ کر خار کھاتا ہے، اور یہ وہ ٹولہ ہے جس کا کل مفاد اِس بات سے وابستہ ہے کہ تمام کی تمام انسانیت اب اُس نجاست ہی کے دریا میں غرق ہو جائے اور اُس باطل ہی کا دور دورہ ہو جائے جس کو جہانِ نو کے اندر پزیرائی دلانے میں شیاطینِ عالم اِن آخری صدیوں کے دوران کچھ غیر معمولی کامیابیاں حاصل کر چکے ہیں.. اور یہ ٹولہ اسمِ محمدؐ سے بڑھ کر دنیا میں کسی چیز سے وحشت نہیں کھاتا......تو دوسری جانب ہم دیکھتے ہیں، پاکیزگی پسندوں اور حق پرستوں کے کلیجے پر ٹھنڈک ڈالنے والا اِس سے بڑھ کر کوئی انسانی نام نہیں......!!!

ایک ہی نام ہے ــــ محمد ﷺ ــــ جو ایک فریق کے لئے شدید تکلیف کا باعث

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

ہے.. تو دوسری طرف، ایک فریق کے لئے اِس نام سے بڑھ کر کوئی راحتِ جاں نہیں......!!!محمدٌ فرقٌ بین الناس!!! کوئی اِس نام میں آج اپنے لئے موت کے پیغام پڑھ رہا ہے.. اور کوئی اپنے حق میں اِس کو آبِ حیات سے بھی بڑھ کے دیکھتا ہے!

جہاں یہ نصیب نصیب کی بات ہے وہاں اب یہ اِس 'گلوبل ولیج' کا ایک چیختا چنگھاڑتا سوال ہے، کہ: اِس عالمی بستی کے ڈیڑھ ارب انسانوں کے دل میں بسنے والی ایک شخصیت ___ محمد ﷺ ___ کے تذکرہ کے لئے، کہ جس کی ناموس پر اپنا آپ نچھاور کر دینا اور اپنی قیمتی سے قیمتی متاع قربان کر دینا یہ ڈیڑھ ارب انسان اپنی زندگی کا ماحصل جانتے ہیں.. آیا اِس شخصیتؐ کے تذکرہ کے لئے آج کی اِس جہانی بستی میں باقاعدہ حدود اور قیود رکھے جائیں، یا یہ ___ معاذ اللہ ___ کسی بھی نام جیسا ایک نام ہو؛ کوئی اِس کی حرمت کا پاس کرنا چاہے تو اُس کی خوشی، نہ کرنا چاہے تو اُس کی مرضی!!!؟؟؟ آیا اِس ذات والا صفاتؐ کی حرمت کی بابت اِس بستی میں رہنے والے ہر شخص کو کچھ ایسے 'سرخ خطوط' red lines سے خبردار کر رکھا جائے جن کو پھلانگ کر گزر جانا یہاں کے ڈیڑھ ارب انسانوں کو روند کر گزر جانے کے مترادف ہو بلکہ تو اِن ڈیڑھ ارب انسانوں کی نگاہ میں یہ اِس سے بھی کہیں بڑھ کر سنگین اور چیلنج کن......؟؟؟

ایک ایسی شخصیتؐ جس کی بابت توہین کا ایک کلمہ تو کیا آنکھ کے غلط اشارے کو بھی اِس عالمی بستی کے ڈیڑھ ارب باشندے اپنے خلاف بدترین اعلانِ جنگ باور کریں اور اسؐ کی ناموس کو محفوظ بنانے کے سوال پر وہ ہر ہر حد تک چلے جانے کو اپنا جزوِ ایمان جانیں.. اُس ذاتِ عالی صفاتؐ پر بات ہونا آیا کچھ حدوں کے تابع رکھا جائے..؟ یا پھر ان حدوں سے تجاہل برت کر بھی یہاں 'پرامن بقائے باہمی' کے راگ الاپنے کی کوئی افادیت بلکہ کوئی گنجائش مانی جائے؟؟؟ بلکہ جہاں اِن حدوں کو پہچان کر نہ دیا جا رہا ہو وہاں 'پرامن بقائے باہمی' کے راگ ہی کیوں اعلانِ جنگ باور نہ ہوں؟؟؟

اُن کے بیان کردہ 'گلوبل ولیج' کا مطلب ہم یہ لیتے ہیں کہ اب یہ وہ زمانہ

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

نہیں کہ لندن، پیرس، نیو یارک، برلن، روم، ویٹی کن، سٹاک ہوم اور کوپن ہیگن کے گلی محلوں میں محمد ﷺ کی شان میں کوئی گستاخانہ لفظ بولا جائے اور وہ مکہ، قاہرہ، دمشق، لاہور، دلی، جکارتہ، قسطنطنیہ، سرائیوو اور فرغانہ کے نمازیوں کے کان میں نہ پڑے، یا جسے مدینہ، رباط، خرطوم، ٹمبک ٹو، بغداد، تاشقند، ہرات اور حیدر آباد کے نمازی اپنے 'شہر' میں ہونے والا ایک چیلنج کن اور غیرت آزما واقعہ نہ سمجھیں!!!

'گلوبل ولیج' اگر اِنہی کی دی ہوئی ایک اصطلاح ہے، اور اِنہی کا کہنا ہے کہ اِس بستی کی سب دیواریں اب سانجھی ہو چکی ہیں.. اور یہاں کا ہر واقعہ اگر ایک ہی شہر کا واقعہ ہے، تو کیا کوئی تصور کر سکتا ہے کہ وہ لاہور، دلی، قاہرہ، دمشق، صنعاء یا پشاور میں کھڑا ہو کر محمد ﷺ کی شان میں گستاخی کر کے اپنی کھال سمیت گھر واپس جا سکتا ہے؟؟؟

تو پھر کیا یہ حق نہیں کہ جوں جوں یہ جہان 'ایک بستی' بنے توں توں اِس عالمی بستی کے ہر شخص کو آگاہ کرایا جائے کہ ایک نام نامی یہاں ایسا ہے جو وقت کا رسولؐ ہے اور جس پر ایمان لانے یا نہ لانے کا تو زندگی زندگی اُسکو پورا اختیار ہے مگر اُسکی شان میں گستاخی ایک ایسی حرکت ہے جسے یہاں پائے جانے والے اُسکے ڈیڑھ ارب جاں نثار اپنے خلاف آخری درجے کا اعلانِ جنگ باور کرتے ہیں اور یہ ڈیڑھ ارب انسان کچھ بھی معاف کر سکتے ہیں مگر اپنے نبیؐ کی شان میں کسی کی گستاخی معاف کر دینے کا اِنکو سرے سے حق نہیں؟ یعنی ایک ایسا حق جو اِن پر واجب الاداء ہے اور جسکو ساقط کر دینا اِنکے اپنے حق میں گناہ۔

نبی ﷺ پر ایمان لانا تمہاری اپنی مرضی، اور اِس پر کوئی زبردستی نہیں، مگر نبی ﷺ کی بابت تمہارا زبان سنبھال کر بات کرنا اِس دنیا میں ہمارے جینے کی شرط ہے اور اپنے جینے کی شرط پوری کرنا اِس دھرتی پر پائی جانے والی ہر مخلوق کا حق۔ تنگ آمد بہ جنگ آمد۔ صرف انسان ہی کا معاملہ نہیں، جس مخلوق کے لئے بھی یہاں جینے کی شرط پوری ہونا آپ

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات، و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

دوبھر کردیں گے وہ اپنے سے پہلے آپ کا جینا لایعنی و بے وقعت جانے گی!

یہ ایک نہایت سادہ اور صریح پیغام ہے جسے اِس 'بستی' کے کچھ نہایت با اثر و باخبر کان آج 'سن کر' نہیں دے رہے اور جسے ہماری جانب سے بار بار سنائے جانے کے باوجود وہ بدستور 'اَنجان' بنے نظر آتے ہیں بلکہ اِس 'تجاہل' سے کام لے کر وہ ہمیں 'امن' اور 'بقائے باہمی' کے ہی کچھ ایسے سُر سنانے پر بضد ہیں جو اِس جہان میں صرف آتش فشانوں ہی کو جنم دیں گے۔

یہاں، حصۂ اول میں، اِس 'پیغام' ہی کی کچھ جہتیں بیان کی گئی ہیں، جو کہ ہم سمجھتے ہیں آج ہر مسلمان ہی کو ازبر ہونی چاہئیں بلکہ تو غیر مسلم کان اِن سے مانوس ہونے چاہئیں۔ 'سنانے' کیلئے اگر 'اونچا بولنا' ضروری ہو گیا ہے تو آیئے اپنی کتاب اور اپنے نبیؐ کی حرمت پر آواز میں آواز ملا کر 'اونچا' بولیں۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر خاموش رہنا درست ہے اور نہ آہنگ ہلکا کرنا.. جب تک کہ دوسری جانب سے 'سن کر' نہ دے دیا جائے!

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

یہ ایک 'دَور' ہے 'واقعہ' نہیں!!!

تین سال پیشتر ڈنمارک کے کچھ بدبختوں نے جب نبی آخرالزمان ﷺ سے متعلق توہین آمیز خاکے شائع کیے، کہ جن میں رحمۃ للعالمین ؐ کو ــــ معاذ اللہ ــــ بارود اور تباہی کی رمز بنا کر پیش کیا گیا تھا.. اور یہ روسیاہی اُن چند اخباری اداروں اور ٹی وی چینلوں تک محدود نہ رہی جو اِن خاکوں کو بار بار شائع کرکے اپنے بغض کی آگ ٹھنڈی کرتے رہے تھے، بلکہ مغرب کے اوباشوں کی ایک بڑی تعداد دیر تک اس پر تالیاں بھی پیٹتی رہی.. تو جواب میں امت اسلام بھی شرق تا غرب اٹھ کھڑی ہوئی اور مغرب اور عالم اسلام کی عرصہ سے جاری اس کشمکش کو کچھ نئی جہتیں دے دینے میں کامیاب رہی، کہ جن کا جاری رہنا ہم سمجھتے ہیں آج بھی ضروری ہے......

اِس 'میڈیا کے زمانے' میں ہمارے شعائرِ دین اور ہمارے اساسیاتِ ایمان کے ساتھ چھیڑ خانی کے یہ واقعات آئے روز پیش آنے لگے ہیں، خصوصاً ہماری کتاب اور ہمارا نبی ؐ تو اُن کی اِس ہرزہ سرائی کا ایک بڑا ہدف ہے، جس میں ان کے سیاست دانوں سے لے کر پوپ اور پادریوں تک اور ان کے صحافیوں اور ٹی وی چینلوں سے لے کر ادیبوں اور دانشوروں تک سبھی بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ اور تو اور 'ہالی وڈ' اِس اظہارِ دشمنی کے مقابلہ میں کسی سے پیچھے نہیں اور اسی کے نقشِ قدم پر ان کا سارا 'شوبز'.. اور اب یہ سلسلہ آگے سے آگے ہی بڑھتا جارہا ہے۔

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر
آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

ابھی تھوڑا عرصہ پہلے، ہالینڈ کے ایک ’ممتاز‘ رکن پارلیمنٹ نے مغربی مفکروں، مستشرقوں، میڈیا ماہرین اور سیاستدانوں کی مدد سے ’فتنہ‘ نام کی فلم بنادی۔ ’فتنہ‘ کا لفظ ظاہر ہے مغربی زبانوں میں مستعمل نہیں، مگر اِس کا یہی عربی نام چلایا جارہا ہے اور ہر جگہ ’ترجمہ‘ کرکے بتایا جارہا ہے کہ ’فتنہ‘ کا مطلب کیا ہے۔ یہ بدبخت ’فتنہ‘ کسے کہہ رہا ہے، خاکم بدہن، ہر شخص جانتا ہے۔ ایسے ہی اور واقعات ہیں جو آئے روز پیش آرہے ہیں، جن کی تفصیل ہماری اِس مختصر کتاب میں سمانے کی نہیں۔

مسلم تحریکوں کے پیش نظر یہ ہونا چاہیے، اور ہے، کہ ایک تو اِس پورے ابلیسی سیناریو کی بابت ہی عالم اسلام کا وہ لہجہ بنائیں جو اِس آئے روز کی شیطنت کا منہ توڑ جواب دینے کیلئے ضروری ہے۔ دوسرا، اُس جذبے کو زندہ رکھیں جو تا حال دیکھنے میں آیا ہے کہ ’واقعہ‘ ہونے پر ہی جاگتا ہے اور اُس کی بازگشت ہلکی پڑتے ہی، یا پھر ان چیزوں کو ’معمول کی بات‘ دیکھ کر، سرگرمی کھونے لگتا ہے۔

حالانکہ ہمیں ایک ’واقعہ‘ سے نہیں بلکہ ایک ’دَور‘ سے معاملہ درپیش ہے۔ امت کو اِس کے ساتھ ویسے ہی پیش آنا ہوگا جس طرح کسی متعین دور اور زمانے کے ساتھ پیش آیا جاتا ہے، نہ کہ ڈنمارک یا اٹلی یا ہالینڈ سے آنے والی کسی ’خبر‘ کے ساتھ۔

لازم ہے کہ اِس پر ہمارے باقاعدہ ادارے صبح شام سرگرم عمل ہوں۔ کوئی ’واقعہ‘ ہوجائے، جو کہ ہوتا ہی رہتا ہے، تو اِن کے پاس اتنا کچھ تیار ہو کہ لمحوں میں مطلوبہ ردعمل سامنے لے آئے جائیں اور مسلم اقوام کو موبلائز کرنے میں بھرپور کامیابی حاصل ہو۔ مگر ایسی فوری اور ہنگامی صورتحال نہ بھی درپیش ہو تو بھی یہ ادارے ناموسِ رسالتؐ پر مسلم معاشروں کو بلکہ پوری دنیا کو بہت کچھ دے رہے ہوں، تاکہ یہ بازگشت مسلسل بلند ہو۔

بلاشبہ یہ ایک ’مستقل ضرورت‘ ہے۔ اِس کو ایک باقاعدہ محاذ سمجھ کر خاص اِس مقصد کیلئے وجود میں آنے والی تنظیمیں، انجمنیں، ادارے اور پروگرام ہر ہر ملک میں اگر سامنے آتے ہیں تو یہ ایک نہایت بروقت کام ہوگا۔ اِن کے مابین تنسیق

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

co-ordination ہونا بھی یقیناً مفید ہوگا۔ بہت سا تحریری و علمی مواد، بہت سا آڈیو اور ویڈیو مواد ایسا ہوسکتا ہے جو محض ایک زبان سے دوسری میں ڈھال دینے سے 'نصرتِ مصطفیٰ' کی یہ تحریک عالمی سطح پر کہیں زیادہ موثر اور مفید ہوسکتی ہے اور امت کو اِس محاذ پر متحرک اور یک جہت کردینے کا باعث بھی۔

جو صورت آج ہم امتِ اسلام کو درپیش ہے، اور جس کی جانب حرفِ آغاز میں اشارہ ہوا ہے، وہ تاریخ کا بے حد خاص نقطہ ہے۔ اِس لمحہ، یہ خاص ضروری ہوگیا ہے کہ ہم سب اپنے نبیؐ کی حرمت و ناموس کے گرد جاں نثار بن کر حلقہ زن اور متحد و یک جہت ہوکر صف آرا ہوں اور آپؐ کے مرتبہ و مقام کیلئے اپنی فدائیت پورے جہان کے اندر نمایاں ترین کردیں۔ آج اِس جہت میں اگر ہم زیادہ سے زیادہ سرگرم ہوتے ہیں تو عنقریب ہم دیکھیں گے کہ "احترامِ محمد ﷺ" آج کی عالمی قدروں میں ایک نمایاں ترین قدر رہے، ان شاء اللہ۔

یہ اگر ہوجاتا ہے، تو یہیں اِسی نقطہ سے، پھر آپ دیکھیں گے کہ اِس امت کے عروج کا ایک نیا دور شروع ہوجائے گا، ان شاء اللہ۔

یوں بھی دنیا کے سمٹ کر ایک بستی بن جانے کے اِس تاریخی مرحلہ پر اِس 'عالمی دیہہ' global village کی یہ ایک طبعی ضرورت ہے۔ جہاں بھی کوئی نئی آبادی ہونے لگے وہاں کچھ trends ابتدا ہی کے اندر سیٹ کردیے جانا ضروری ہوتے ہیں.. ایسا ہے تو پھر اب اِس پہلو سے بھی امتِ اسلام پر اپنے نبیؐ کا ایک خاص حق واجب الاداء ہے۔

سب سے پہلے.. ہمیں اپنے معاشروں کے اندر اِس دعوت کو ایک کلائمکس تک لے جانا اور اِس آہنگ کو نہایت زوردار بنانا ہوگا۔ خود اِسی کے نتیجے میں ان شاء اللہ ایک عالمی لہجہ تشکیل پا جائے گا۔ اِس کو عالمی سطح پر لیجانے کے کیا انتظامات عمل میں آئیں، یہ ایک الگ موضوع ہے اور اِس پر لکھنے والوں نے بہت کچھ لکھا ہے۔ حالیہ تحریر اِس بات کی کوشش ہے کہ اِس لہجہ کی تشکیل کے کچھ بنیادی ترین عناصر کو ہی نمایاں ترین کردیا جائے۔

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس پر خاموشی کیسی؟!

اِس
نام
سے
ھے
باقی
آرامِ
جاں
ھمارا

ذاتِ مصطفیٰ ﷺ کی نصرت

ہر اُمتی کا فرض

وہ سب مواقع، جب ہم یہاں 'ملکوں' اور 'قوموں' اور رنگ برنگ 'پرچموں' کے بجائے ''امت'' کو برسرِ کار دیکھیں (بے شک کسی وقت اس پیکار میں کچھ بے اعتدالیاں کیوں نہ پائی گئی ہوں) ہمارے لئے بابرکت لمحات کا درجہ رکھتے ہیں..

'جذباتیت' عمل کی اصل بنیاد نہیں مگر عمل کیلئے کچھ بہت نامساعد بھی نہیں۔ اندریں حالات یہ بہت زیادہ غیر مطلوب بھی نہیں!

ضروری نہیں ''علم'' اور ''فہم'' اور ''عقیدہ'' کی اہمیت اجاگر کرنے والی دعوتیں اپنے حالات اور گردوپیش سے لاتعلق رہ کر ہی دکھائیں۔ 'دین' کی یہ کوئی اچھی ترجمانی ہے اور نہ 'دانش' کی کوئی مناسب تصویر۔

''اللہ'' اور اس کا ''رسولﷺ'' اور اس کا ''دین'' اور اس کی ''حدیں''.. جہاں یہ علم اور بصیرت اور ایمان کے بنیادی موضوعات ہیں وہاں یہ ایک صاحبِ ایمان کی وفاداری اور وابستگی کے جوش میں آجانے کے سنجیدہ ''مقامات'' بھی ہیں۔ ''ایمان'' کیلئے دونوں کا بیک وقت پایا جانا ضروری ہے۔

'فہم' اور 'جذبہ' میں پس ضروری نہیں ایک تعارض کا رشتہ ہی تلاش کیا جائے۔ 'علم' اور 'حمیت' کے مابین تضاد کا رشتہ ڈھونڈ نکالنے والی دعوتیں ہرگز قابلِ

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

تقلید نہیں۔ ایسا تعارض 'فکر ودانش' کے نام پر پایا جائے یا 'عمل وتحریک' کے نام پر، ہر حال میں قابلِ ازالہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی نصرت اس امت کے ہر فرد، ہر عورت اور مرد پر فرض ہے۔ کوئی نیک اور متبعِ سنت اس فرض سے مستثنیٰ ہے اور نہ کوئی فاسق اور مبتدع۔ رسول اللہؐ کے حق میں سب کو بولنا ہے اور ایک مشترک بنیاد پہ آ کر سب کو ایک دوسرے کی آواز میں آواز ملانا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی ناموس کسی وقت جہان کا موضوعِ سخن ٹھہرے، چاہے اس کا کچھ بھی پس منظر ہو.. رسول اللہ ﷺ سے وابستگی کے اظہار کا دنیا میں کسی وقت سوال اٹھ کھڑا ہو.. تب کون ہے جس کے پاس پھر خاموشی کی گنجائش رہے؟

رسول اللہ ﷺ کے تذکرے خود بخود اللہ اور یوم آخرت پر ایمان کے نئے نئے افق طلوع کرانے کا ذریعہ بنتے دیکھے گئے۔ اس مسئلہ کے اٹھ کھڑا ہونے کی دیر تھی، بیشتر غیر مسلم ملکوں میں سیرتِ محمد ﷺ پر کتب دھڑا دھڑ فروخت ہوئیں اور وہاں کے اسلامی مراکز میں محمد ﷺ کی شخصیت کا تعارف پانے کیلئے منعقد نشستوں میں شریک لوگوں کی قطاریں لگ گئیں۔ خود اہلِ اسلام کو سیرت رسول اللہ ﷺ کے علمی وعملی پہلوؤں کی جانب توجہ کی ضرورت پہلے سے کہیں بڑھ کر محسوس ہوئی!

عین یہ موقعہ تھا جب سیرت رسول اللہ ﷺ پر اپنے اس دور کے مناسب حال تصنیفات کی شدید کمی محسوس کی گئی اور اس پر کام کرنے والوں کو عمل کی ایک نئی مہمیز ملی!

عین یہ موقعہ تھا جب 'نبوت' اور 'آسمانی صحیفے' اور 'ادیان' ایسے عنوان دنیا کے پڑھے لکھوں کے مابین پھر سے موضوعِ بحث بننے لگے، جس سے بعید نہیں خود بہت سے مسلمانوں نے اپنے نبیؐ سے تعارف کا ایک ازسرِنو موقعہ پایا ہو۔ اس جدل کا، جواب بہت دلچسپ ہوتی جا رہی ہے، ہم بھی کچھ تذکرہ کریں گے۔

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

سڑکوں پر برآمد ہونے والا یہ انسانی سیلاب جہاں امت کے اہل علم و دانش کو سرگرمی کے بہت سے کام دے گیا وہاں جہادی قوتوں کو بہت سی پزیرائی دلانے میں مؤثر رہا۔

کچھ شقی دلوں پر خدا کی حجت قائم ہوتی نظر آئی۔

کیا کافر کیا مسلم، دنیا کا کوئی شخص ایسا نہ رہا ہوگا جس نے ذرائع ابلاغ کے اندر لڑی جانے والی اس جنگ میں محمد ﷺ کا نام نامی ہر روز کئی بار نہ سنا ہو۔ کچھ تو ہوں گے جو یہ پوچھیں کہ محمد ﷺ آخر ہیں کون؟ کچھ تو ہوں گے ___ جو آپؐ کے بارے میں دریافت کرنے کیلئے ___ آپؐ کا ٹھٹھہ کرنے والے شرپسندوں کی بجائے آپؐ پر ایمان رکھنے والے مصادر سے رجوع کریں۔

نبی ﷺ کے ساتھ عقیدت و وابستگی کی ایک تجدید نو اس موقعہ پر ہر صاحب ایمان کے حصہ میں آئی۔

دشمن نے اس امت کی رگوں میں زندگی کی وہ رمق دیکھی جس کا وہ اپنی مریل قوموں میں تصور تک نہ کر سکے۔

امت کے ایک بڑے طبقے نے ''اللہ و رسولؐ کیلئے دوستی اور اللہ و رسولؐ کیلئے دشمنی'' کے عملی اسباق لئے۔ خود شناسی اور خودداری کی ایک نئی جہت برآمد ہوئی۔ خود کفیلی کی جانب اس امت کا طویل المیعاد سفر، جو ملٹی نیشنلز کے چاکلیٹوں اور سافٹ ڈرنکس کیلئے پائے جانے والے 'نخرے' اور 'منہ کے مزے' کے باعث ذہنوں کی دنیا تک میں معطل پڑا تھا، ایک نئی کروٹ لے کر شروع ہوا.. اور خدا کرے کہ اب یہ سفر آگے سے آگے بڑھے، جب تک کہ یہ امت اپنے پیروں پر کھڑی نہیں ہو جاتی!

.......بحران بھی آئیں تو اس امت کیلئے خیر ہی لاتے ہیں!

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

جس 'آزادیِ اظہار' پر اُنکے خیال میں کوئی 'مفاہمت' ممکن نہیں..

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

تو کیا یہ خدا کی کوئی حجت تھی
جو پوری کرائی جارہی تھی؟

شیخ الاسلام احمد بن تیمیہؒ اپنی شہرہ آفاق تصنیف ''الصَّارِمُ المَسْلُوْل علٰی شَاتِمِ الرَّسُوْل'' میں بیان کرتے ہیں:

''لاتعداد مسلمانوں نے، جو کہ ثقہ راوی ہیں اور علم وفقہ سے بہرہ منداور آزمودہ کار، ہم سے بیان کیا کہ شام کے ساحل پر واقع قلعوں اور شہروں کے محاصرے کے دوران ایک زبردست بات وہ متعدد بار آزما چکے ہیں۔ یہ ہمارے اپنے (ابن تیمیہؒ کے) زمانے کی بات ہے۔ اہل اسلام ان خطوں میں گوروں کا محاصرہ کئے ہوتے تھے تو اس سلسلہ میں ان (ثقہ عینی شاہدوں) نے ہم سے بیان کیا کہ کسی قلعے یا شہر کا محاصرہ کئے ہوئے ہمیں مہینہ مہینہ یا اس سے بھی زیادہ عرصہ گزر جاتا مگر وہ قلعہ یا وہ شہر فتح ہونے کا نام نہ لیتا۔ حتی کہ ہم قلعہ لینے کی آس بھی قریب قریب کھو چکے ہوتے۔ یہاں تک کہ جب وہ لوگ کبھی رسول اللہ ﷺ کی توہین کے مرتکب ہوتے اور آپؐ کی ذات وناموس کے متعلق کچھ گستاخی کر لیتے تو ان کا مفتوح ہو جانا ہمیں بہت قریب دکھائی دیتا۔ صورت حال یک بیک ہمارے حق میں تبدیل ہونے لگتی اور قلعہ کا زیر ہونا دن دو دن کی بات رہ جاتی۔ پھر ہمیں بھرپور فتح ملتی اور دشمن کا خوب ستیاناس ہوتا۔ ان راویوں کا کہنا ہے کہ یہ بات ہماری اس قدر آزمودہ رہی کہ جب کبھی ہم ان بدبختوں کو رسول اللہ ﷺ کی

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

شان میں زبان درازی کرتے سنتے تو اگرچہ اُسے سن کر ہمارا خون کھول رہا ہوتا مگر ہم اُس کو فتح کی بشارت سمجھتے۔

ایسی ہی روایت مجھ سے ثقہ راویوں نے غرب (شمالی افریقہ واندلس) کی بابت بیان کی کہ وہاں بھی مسلمانوں کو نصاریٰ کے ساتھ یہی معاملہ پیش آتا رہا ہے“

(الصارم المسلول ص ۱۲۳، فصل: من تجارب المسلمین فی عصر المؤلف فیمن سب الرسول)

تو کیا زمانہ جواب ایک نئی کروٹ لے رہا ہے اور یہ امت جو ایک زبردست انداز میں زمین کے اندر اپنا کردار ادا کرنے کی جانب واپس آرہی ہے اور اِس کے اِس واپسی کے راستے میں مجرمینِ ارض روڑے اٹکا رہے ہیں بلکہ اِس کی اِس راہ میں جم کر بیٹھے ہیں اور فی الوقت اس کا مقابلہ اسی میدان میں ہے..تو کیا اس راستے میں اس امت پر خدا کی نصرت کا وقت خود ہمارے اور ہمارے دشمن کے اندازے سے بڑھ کر قریب آرہا ہے؟ بلا شبہہ دشمن نے خدا کے آخری نبیؐ کی ذات کو، جو کہ وقت کا رسول ہے، ہدف توہین بنا کر خدا کے غضب اور اپنے برے انجام کو، جس کے آثار ایک وقت سے اس پر منڈلا رہے ہیں، بڑی جرأت کے ساتھ اور بلند آواز میں دعوت دی ہے.. اور خدا سے، خصوصاً نبیِ وقت کے ساتھ تعامل کے حوالے سے، جو مانگا جائے خدا وہ ضرور دیتا ہے!

□□□□□□

محمد ﷺ کسی خاص طبقے کے لئے نہیں جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ ”رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ“ یعنی بنجر انسانیت کے لئے ہدایت کا برستا مینہ۔ بانجھ زمین کے لئے خدا کا لامحدود فضل اور لطف وعنایت کی بے حد وحساب خیرات۔ کوئی چٹیل اور مسام بند زمین اس سے سیراب نہیں ہوسکتی، البتہ باران کی پھوار سے کچھ نہ کچھ خوشگوار تو ضرور ہی ہوسکتی ہے! اور یہ ماحول کی خوش گواری تو پچھلے چودہ سو برس سے ہی سب اہل زمین کے حصے میں آرہی ہے!

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

فضیلت اور قدروں کی موت دنیا کے کسی بھی خطے میں مکمل طور پر نہ ہو پائی تو اس کی وجہ یہی تو ہے کہ ایک آدھی دنیا میں محمد ﷺ پر درود بھیجے جانے اور آپؐ سے فضیلت اور قدروں کے اسباق لئے جانے کی بازگشت پورے جہان میں گونجتی ہے اور دنیا کو اپنے تحریف شدہ صحیفوں میں اخلاق اور دیانت اور خدا کی تعظیم کے جیسے کیسے سبق تلاش کرنے، اور عدالت وانصاف کے جیسے کیسے دستور گھڑنے کیلئے مہمیز بھی تاریخ کے ان آخری ادوار میں یہیں سے ملی ہے......جس کا اعتراف کرنے پر خدا کا فضل ہے آج کا ہر مورخ مجبور ہے......

خدا آگاہی کا یہ صاف شفاف ترین چشمہ اور خدا کی تعظیم اور خدا کی بندگی کی یہ خوبصورت اور روشن ترین اور نفیس ترین اور نادر ترین اور کامیاب ترین مثال محمد ﷺ.. جہانوں کے لئے خدا کی اس سب سے بڑی رحمت کو بارود کی رمز بنا کر جس بدبخت نے آج پیش کیا ہے اور جو اس رحمت کا بربادی اور تباہی کی علامت کے طور پہ چرچا کرنے پر ہی بضد ہے، وہ خدا سے اپنے لئے اور اپنی قوم کے لئے بھلا کس چیز کا تقاضا کر رہا ہے!؟

أنا عند ظن عبدی بی *"میں اپنے بندے کے حق میں وہی کچھ ہوں جیسا وہ میری بابت گمان رکھ لے"!*

خدا نے اس سے بڑی رحمت زمین پر کبھی نہیں اتاری اور اس سے بڑھ کر فضل خدا نے اہل زمین پر کبھی نہیں کیا۔ جو شقی القلب رحمت کی اس گھٹا میں بھی بم اور گرنیڈ ڈھونڈے بلکہ دنیا سے اپنی اس نکتہ وری پر داد چاہے، اس کے حصے میں خدا کی جانب سے کیا آنا چاہیے؟! **الجزاء من جنس العمل!!!**

دنیا کو بم اور آگ کے یہ کھیل نبی ﷺ نے اور آپؐ کی امت نے دیئے ہیں یا خود انہوں نے اور ان کے آباء نے جو تاریخ کا بدترین اور منظّم ترین فساد اٹھانے کے لئے دنیا میں برپا ہوئے؟؟؟

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر
آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

بستے شہروں اور ہنستی بستیوں کو لمحوں کے اندر راکھ کا ڈھیر بنا دینے کی رِیت آخر کس نے چلائی ہے؟

سورج میں اندھیرے کا انکشاف کر دینے کی صلاحیت بھی سچ ہے کہ خدا نے دنیا کے روسیاہوں کو وافر دے رکھی ہوتی ہے اور ایسا وتیرہ اختیار کر کے یہ لوگ دراصل یہ بتاتے ہیں کہ خدا کی عادلانہ تقسیم ہو تو روشنی کے منبع سے بھی ان کے حصے میں ظلمت اور سیاہی ہی آنی چاہیے اور یہ کہ بارانِ رحمت کو بھی ان کے حق میں صرف اور صرف عذاب ہی ہونا چاہیے۔

خدا نے اپنے آخری رسول ﷺ کو بشیر اور نذیر اور سراج منیر اور بیک وقت نبی الرحمة اور نبی الملحمة ☆ بنا کر بھیجا ہے..تو کیا ان لوگوں نے یہ تعین کر لیا ہے کہ اس تعلق سے خدا ان کو دے تو کیا دے؟!

□□□□□□

اس ''شگون'' کے ''حقیقت'' بننے میں بھی آخر کیا رکاوٹ ہے؟ وَمَا كَانَ اللهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ۔

'کارٹون' اور ان کے بنانے والے 'کارٹون' تو خیر کیا وقعت رکھتے ہیں البتہ 'رموز' کی زبان واقعتاً کسی وقت نقارۂ خدا ٹھہرتی ہے اور کسی قوم کے ایک بدبخت کی زبان سے نکلی ہوئی کوئی جسارت یا اس کے رویے سے ظاہر ہونے والا کوئی گستاخانہ اسلوب جو آفاق میں خبر بن کر پھیل جائے اور جس سے اس کی قوم کے سمجھدار اس کو باز نہ کر پائیں بسا اوقات کسی بڑے واقعے کی پیشین گوئی بن جاتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے خلیفۂ دوئم کے عہد میں مسلم امیر الجیش سعدؓ بن ابی وقاص نے اپنا ایلچی شہنشاہ فارس کے دربار میں بھیجا تو جواب میں فارس نے ازراہِ تحقیر مسلم ایلچی کو مٹی کا بھرا ہوا ایک توبڑا اٹھوا دیا کہ وہ اسے 'تحفے' کے طور پر اپنے بڑوں کے پاس لے جائے اور رسول اللہ ﷺ کے ان جانشینوں کے سامنے پیش کرے۔ یہ ایک خاص

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

پروٹوکول کی سطح کا واقعہ تھا اور نظرانداز کر دیا جانے والا 'عام سا لطیفہ' نہ تھا۔ سعدؓ بن ابی وقاص کا فطین ایلچی بڑی مستعدی کے ساتھ وہ ٹوکرا اٹھا کر چل دیا اور کمال سرعت کے ساتھ واپس مستقر پہنچ کر اپنی قیادت کو خاک کا توبڑا یہ کہتے ہوئے پیش کیا کہ مبارک ہو، اربابِ فارس نے اپنی مٹی آپ کو تحفہ کر دی ہے! کچھ ہی دیر بعد دنیا 'رموز' کی اس زبان کو حقیقت بنتے دیکھ رہی تھی!

کہا جاتا ہے فارس کے کچھ سمجھدار اپنے طاغوت کی اس حرکت کا، جس سے اس کا مقصد اہل اسلام کی محض تحقیر اور توہین تھا، فوری تدارک کرنے کے لئے مخل ہوئے بھی بلکہ خسرو کو یہ 'بے وقوفی' واپس کر لینے میں کامیاب ہوئے بھی، مگر 'ذرا' تاخیر کے ساتھ۔

تب فارس کے ہرکارے مسلم ایلچی کے تعاقب میں خوب دوڑائے گئے کہ کسی صورت بدشگونی کی یہ 'رمز' واپس ہو جائے مگر مسلم ایلچی ان سے زیادہ تیز ثابت ہوا اور فارس کو اس کی یہ 'مہنگی بے وقوفی' واپس لے لینے کا موقعہ نہ دیا۔

آج کی مغربی تہذیب کے کچھ ترجمانوں نے خدا کے آخری پیغمبرؐ کو اپنی ہرزہ سرائی کا موضوع بناتے ہوئے خدا کی اس بے مثال رحمت میں خود اپنے ہاتھوں اپنے لئے تباہی اور بربادی کی ایک تصویر بنائی ہے۔ اپنے تئیں اس کو بھیانک بنانے کی کوشش کی ہے اور ازراہ تضحیک اِس کو دنیا میں جی بھر کر نشر کیا ہے۔ ان کی قوم کے ان لوگوں کو جو ان سے اِسے واپس لے لینے کے ملتمس ہوئے منہ کی کھانی پڑی اور دیکھتے ہی دیکھتے چند بدبختوں کی آواز میں ہزاروں بدبختوں کی آواز شامل ہو گئی جن میں ہر قسم کے اور ہر سطح کے بااثر طبقے شامل رہے۔ سب نے دیکھا کہ خدا کے سب سے برگزیدہ نبیؐ کے ساتھ اس ٹھٹھے اور مذاق کو ان کے ہاں ایک دوسرے سے بڑھ کر سراہا گیا۔

تو کیا یہ خدا کی کوئی حجت تھی جو ان پر خود ان کے ذریعے پوری کرائی

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات، و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

جارہی تھی؟

مسئلہ ایک آدھ شخص کا نہ رہا، جیسا کہ ہمارے یہاں کے بعض 'وسیع الظرف' بات 'رفع دفع' کرنے کے لئے ہم 'تیسری دنیا' کو سمجھا نے میں کوشاں ہیں۔ اِس کو تو 'تہذیب' اور آزادیِ اظہار' اور قوم کے 'طرزِ حیات' کا باقاعدہ مقدمہ بنایا گیا۔ اِس کو 'قومی امتیاز' کے طور پر پیش کیا گیا۔ صلیبی بغض جوان آخری ادوار میں اپنے اوپر 'ڈپلومیسی' کے کئی سارے کوٹ چڑھا چکا ہے اس موقعہ پر چھپائے نہ چھپتا تھا۔ غیرتِ قومی اور حمیتِ جاہلی کے تحت اس کو وہاں کے مؤثر طبقوں کی ایک کثیر تعداد کے ہاں ہاتھوں ہاتھ لیا گیا اور اکثر خاموش رہنے والے بلکہ اس کو دبے لفظوں میں 'نامناسب' کہنے والے بھی نبیِ اسلام کی اس اہانت پر بغلیں بجاتے رہے۔ اس پر ایک آدھ شخص کیوں، پھر وہ پورا نظریۂ حیات اور اس کے سب علمبردار کیوں نہ ڈوبیں جس کی دہائی دے دے کر اور جس کے احیاء وتحفظ کے نام پر اخبارات کے لاکھوں کروڑوں صفحات اور ٹی وی کی کروڑوں سکرینیں خدا کے سب سے برگزیدہ رسولؐ کی توہین کرتی رہیں؟

مغرب کے سمجھ دار کیا اپنے کچھ روسیاہوں کو یہ بے ہودگی واپس لے لینے پر آمادہ کرنے میں کامیاب ہو پائے؟ معاملہ سب کے سامنے ہے اور وقت ہے کہ شاید بلکہ یقیناً گزر گیا ہے۔

یہ تصویر جس پر ایک بے عمل سے بے عمل مسلمان کا خون کھول اٹھتا ہے، اپنے بنانے اور نشر کرنے والوں کے حق میں اور پھر اِس تصویر کی آڑ میں نبی ﷺ کے ساتھ ٹھٹھہ کی اس کھلی آزادی دینے والی تہذیب، اور اِس تہذیب کی وکالت کرنے والوں کے حق میں.. یہ تصویر کیا کسی حقیقت کی پیشین گوئی ہے؟ ہم جو غیب کا علم نہیں رکھتے کیا کہہ سکتے ہیں، اور پھر خدا کے معاملات کو اپنے ہاتھ میں لینے کا مجاز تو خود اس کا اپنا رسول نہ تھا، البتہ مانگنے والوں نے خدا سے اس کا عذاب یقیناً مانگ لیا ہے۔

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

مِـمَّـا سِواھُـمُا......؟!!☆

دنیا کی سب قومیں ہی اپنے لئے ان قدروں کا تعین کرتی ہیں جو ان کے لئے زندگی موت کا مسئلہ سمجھی جائیں..

مغرب کے تنگ نظر مفکرین آخر یہ کیوں سمجھ بیٹھے ہیں کہ دنیا اِن پر ختم ہو جاتی ہے اور یہ کہ جس نعمت سے اِن کے اپنے معاشرے محروم ہیں اُس کا دنیا میں کہیں وجود تسلیم کیا ہی نہیں جا سکتا اور یہ کہ خدا کے نبیوں اور خدا کی کتابوں کی تعظیم و تقدیس سے یہ خود اگر تہی دامن ہیں تو کسی اور کو بھی اُس کی پھر کیا ضرورت ہو سکتی ہے!؟ چاہتے ہیں قومی سطح پر غیرت اور فخر کی کسی کے ہاں کوئی بنیاد ہو تو صرف وہ جسے یہ جانتے ہیں اور جو کہ لے دے کر گھسی پٹی وہی چند باتیں ہیں جو کسی بھی ملک کے قومی ترانے کے چند بولوں میں پوری ہو جاتی ہیں!

☆ یعنی ''کیا اللہ اور رسولؐ سے بڑھ کر بھی کوئی ہمیں عزیز ہو؟!!''۔۔ اشارہ ہے ''مما سواھما'' کے ان الفاظ کی طرف جو اِس حدیث میں آئے ہیں:

ثلاث من كن فيه ذاق بهن حلاوة الإيمان: أن يكون الله ورسوله أحب إليه مما سواهما، وأن يحب رجلا لا يحبه إلا لله، وأن يكره أن يعود فى الكفر كما يكره أن يقذف فى النار (البخارى):

''تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں پائی جائیں وہ ان کے دم سے ایمان کی مٹھاس چکھ لیتا ہے: یہ کہ اللہ اور اس کا رسولؐ اس کو اپنے ماسوا ہر چیز سے عزیز ہوں، اور یہ کہ وہ کسی سے محبت کرے تو صرف اور صرف اللہ ہی کیلئے محبت کرے، اور یہ کہ وہ کفر میں پلٹ کر چلا جانے اتنا ہی بھاگے جتنا وہ آگ میں پھینک دیا جانے سے بھاگے گا''۔

شجر سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات، و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

آسمان سے رشتہ منقطع کر لینے والے ان بے سمت معاشروں کو حقیقی مقدسات کا مفہوم کون سمجھائے؟

ایک محمد ﷺ ہی تو ہیں کہ خدا کے بعد جن پر ہم فخر کرتے ہیں..

خدا اور اس کا رسولؐ نہیں تو پھر دنیا میں یہاں فخر کے لئے رکھا کیا ہے؟ بطور ایک موحد مسلمان.. ملک وہ چیز نہیں جس پر میں فخر کروں یا جس کے لئے میں کسی وقت آپے سے باہر ہونے لگوں؛ ہر شخص کا ہی کوئی نہ کوئی ملک ہے جہاں زندگی کے کچھ سال اُسے رہنا ہے اور پھر مر کر ہمیشہ کے لئے دفن ہو جانا ہے، اس میں 'فضیلت' کی کیا بات؟؟؟ میں اگر کسی اور ملک میں ہوتا تو اس کی عظمت کے گیت گاتا!!! ایسی ناپائیدار بنیاد، اُس انسان کے لئے جو موت کے بعد بھی زندگی پانے پر یقین رکھتا ہو، کیا وجہ افتخار ہو سکتی ہے؟؟؟

قوم، نسل، رنگ، زبان .. کون سی چیز ہے جو اس جہانِ محدود سے پرے دیکھنے والے کسی انسان کی نگاہ میں 'تقدس' کا درجہ رکھ سکتی ہے؟ ہر انسان ہی حیاتِ فانی کے اِس مرحلہ میں کوئی نہ کوئی قوم اور کوئی نہ کوئی وطن رکھے گا اور کوئی نہ کوئی زبان بولے گا!!! فخر کی بات ہو سکتی ہے تو وہ جو اِس 'کوئی نہ کوئی' سے بڑھ کر ہو۔ یہ ایک خدا کی ذات ہے جس کے سوا ہر 'کوئی' باطل ہے اور ایک رسول کی ہستی ہے جس کے سوا ہر 'کوئی' ہدایت سے تہی دامن۔

اِس سوال پر آئیں تو اِس امت کے سوا کسی کے پاس کچھ کہنے تک کے لئے کیا رہ جاتا ہے؟ کیا ہے کسی کے پاس جو وہ اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت اور محمد ﷺ کی رسالت کے بالمقابل پیش کر سکے؟ ہماری تو زندگی اِس میں ہے؛ اِس جہان کی زندگی ہی نہیں، اگلے جہان کی زندگی بھی ...... کوئی کب تک ہمیں ہماری حقیقی قدروں سے دور رکھ سکتا ہے؟؟؟ کوئی کب تک ہمیں بے معنی قدریں دے کر بہلا سکتا ہے؟؟؟

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا
شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

ظالم بار بار پوچھتے ہیں کہ ایک 'شخص' جو چودہ صدیاں پیشتر سرزمین حجاز میں ہو گزرا ہے وہ آج کے سوا ارب زندہ انسانوں کے لئے، حتی کہ اس امت کے گناہگار انسانوں تک کے لئے، اتنا اہم کیوں ہے کہ اُس کے معاملے میں ایک 'چھوٹی سی' بات ہو جانے پر یہ یوں آپے سے باہر ہو جاتے ہیں ......! بے شک یہ لوگ 'معلومات' اور 'تحقیقات' کا بڑا اہتمام کرتے ہیں لیکن ان کا یہ سوال واقعتاً اگر 'تجسس' پر مبنی ہے تو واللہ یہ انتہائی قابل ترس لوگ ہیں!

اللہ اور اس کا رسولؐ نہیں تو اِس کے سوا اور ہے کیا جس پر کوئی شخص آخری حد تک چلا جانے پر تیار ہو؟ ہمارے لئے اس سے بھی بڑے تعجب کی بات ہے کہ وہ باتیں جن کے لئے تم عالمی جنگوں تک میں کود جانے اور دنیا کو جہنم میں بدل دینے کے لئے تیار ہو جاتے رہے ہو ان میں سے کون سی چیز 'مقدس' کہلانے کے لائق ہے اور تمہارے ایک دوسرے پر غراتے چلے جانے کے لئے وجہ جواز ہو سکتی ہے؟

اف خدایا!!! عجب دَور ہے کہ لوگ خدا کے ایک نبی کے لئے انسانوں کی جاں نثاری پر حیران ہیں!!! یہ دنیا جس میں لوگ گھٹیا گھٹیا مقاصد پر جان دے لیتے ہیں خدا کے ایک خاص فرستادہ نبیؐ کے ساتھ اِس امت کی ایمانی و جذباتی وابستگی پر انگشت بدنداں ہیں! اس پر سوال کی ابھی با قاعدہ ضرورت سمجھتے ہیں کہ آخر ہوا کیا ہے جو زمین کے کئی ایک براعظم مسلم غم وغصہ کے باعث یوں تھرانے لگے ہیں!

یہ تو اِن انسانوں کی خوش نصیبی ہے جو خدا کے رسولؐ کی توقیر کی خاطر اٹھ کھڑے ہوئے ہیں ورنہ اصل میں تو یہ خدا ہے جو بصیرت کے اندھوں کو دکھاتا ہے کہ اُس کو اپنے رسولؐ کا کتنا پاس ہے اور یہ کہ اُس کا رسول زمین میں آج بھی کتنا معزز ہے! کہیے تو کوئی اور بھی شخص ہے جس کی ذات اور ناموس کے سوال پر زمین کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک انسانوں کے سمندر یوں ٹھاٹھیں مارنے لگیں؟!

هو الذی أیدک بنصره وبالمؤمنین (الانفال : ٦٢) "(اے نبی) وہی تو ہے

اس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

جس نے تیری مدد کی، اپنی مدد سے، اور مومنوں کے ذریعے"

خدا کے ایک نبی پر جاں نثار ہونا تو تعجب نہیں فخر ہی کی بات ہے البتہ تعجب کی کوئی بات ہے تو وہ یہ کہ فخر کرنے اور جاں نثار ہونے کے لئے ایک قوم کے پاس کوئی بنیاد نہ ہو اور اگر ہو تو وہ وہی جو ہر ایک کے پاس ہے!

فخر ہو تو اس بات پر جو کسی کے پاس نہ ہو!!! یہ البتہ وہ بات ہے جس کے باعث ان کے گھاگ لوگ امیوں کی اِس امت کے ساتھ بے پناہ حسد کرتے ہیں اور اس امت کو اپنی کتاب اور اپنے رسولؐ سے یوں چمٹا دیکھ کر کوئلہ ہوتے ہیں اور یہی وہ بات ہے جو ہمارے یہاں کے ان 'روشن خیالوں' سے اوجھل ہے جو فکرِ مغرب کے کوڑے میں اپنے لئے فخر اور تشخص کی بنیادیں تلاش کرتے ہیں۔

کچھ باتیں صرف ایمان سے ہی سمجھ آسکتی ہیں!

وَلِلّٰہِ العِزَّۃَ وِلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤمِنِیْنَ وَلٰکِنَ الْمُنافقین لایعلمون (المنافقون : ۸)

"عزت اللہ کے لئے ہے، اس کے رسول کے لئے ہے اور مومنوں کے لئے ہے، مگر یہ منافق جانتے نہیں ہیں"

□□□□□□

کچھ دیر کے لئے مان لیتے ہیں، جیسا کہ ہمارے کچھ دانشور ہمیں توجہ دلاتے ہیں، کہ مغرب کے اخبار نویسوں اور میڈیا سازوں کو ہمارے عقائد اور ہماری قدروں کا کیا اندازہ۔ تحفظ ناموس رسالت کے حوالے سے پس ان کے ساتھ توضیح وتفسیر کا ہی انداز اپنایا جانا چاہیے تھا۔

باوجود اس کے کہ ڈنمارک میں ہونے والی اس اخباری شرارت کے پیچھے شیاطینِ ارض کا ایک خرانٹ باخبر طبقہ ہے اور جس کا سرغنہ امریکہ کا ڈینیل پائپس ہے اور یہ صبح شام اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اپنا کینہ اگلنے میں مصروف ہے.. پھر بھی کچھ دیر کے لئے مان لیتے ہیں کہ ان کو اس بات کی وضاحت ہی کر کے دی جانی چاہیے تھی کہ

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

مسلمانوں کے لئے نبی ﷺ کی ذات کس قدر تعظیم اور حرمت کے لائق ہے..

مگر کیا یہ وضاحت ان کو کر کے نہیں دی گئی؟ ڈنمارک کے مسلمانوں نے اور پھر مصر کے مسلم علماء نے کیا متعدد بار ان کو آگاہ نہیں کیا کہ نبی اسلام کی حرمت امت مسلمہ کے لئے کس قدر اہمیت کا حامل مسئلہ ہے اور اس پر یہ امت کہاں تک جا سکتی ہے؟

اور پھر کچھ باتوں کی وضاحت تو ہو ہی اس وقت سکتی ہے جب لہجے کی شدت زبان کا ساتھ دے رہی ہو۔ اس انداز کی شدت پر ہمارے 'داعیانِ مصلحت' کو تعجب کیوں ہوتا ہے؟

کوئی بجلی کے ننگے تار کو ہاتھ لگا لینے کے قریب ہو اس کو آپ کس انداز میں ٹوکتے ہیں؟ کسی پستول میں گولی بھری ہو اس کی طرف ہاتھ بڑھانے والے نادان کو آپ کس انداز میں 'وضاحت' کر کے دیتے ہیں؟ کوئی آپ پر گاڑی چڑھا دینے کے قریب ہو آپ اس کو کتنے 'آرام اور سکون' کے ساتھ اس بات سے 'مطلع' کرتے ہیں؟ ایک بم پر کسی پاگل کا ہاتھ جا پڑنے والا ہو اس پر آپ کیا 'اسلوب' اختیار کرتے ہیں؟

کچھ باتوں کی محض 'اطلاع' کر دینے کیلئے بھی آپ کو 'شدت' اور 'تاثرات' کی ایک خاص حد تک جانا ہوتا ہے۔ اسکے بغیر وہ 'اطلاع' ہی نامکمل رہتی ہے اور 'سننے' والے کو اندازہ ہی نہیں ہو پاتا کہ 'معاملہ' کس نوعیت کا ہے، جو کہ بلاشبہ ابلاغ کا نقص ہے۔

قوموں اور تہذیبوں کے مابین 'اطلاعات' کے اس پہلو کا ضروری ہونا بھی بعض مواقع پر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

ہمارے یہ اصحاب خاطر جمع رکھیں۔ تہذیبوں کو اپنا مدعا سنانے کے لئے یہ سب کچھ کرنا پڑتا ہے خصوصاً جب کسی ایک طرف سے سن کر ہی نہ دیا جائے۔ سنانے کے لئے آواز 'اونچی' کر دینا ابلاغ کے منافی نہیں۔ چند بے قاعدگیوں کو مستثنیٰ کر دیا جائے تو امت اسلام کی جانب سے کوئی بات 'بلاضرورت' نہیں ہوئی۔

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

ہماری قدریں عالمی طور پر 'ریکگنائز' کیوں نہیں ہوسکتیں؟

تمہارا یہ 'آزادیِ اظہار'!

یہی وہ بند ذہنی اور تنگ نظری ہے جو بار بار اُدھر سے ہمیں اپنی ہی قدروں کے راگ سنائے جاتے ہیں اور اُنہی کی عظمت وسپاس کے واسطے دیئے جاتے ہیں..

خدا کے نبی کی توہین سے کسی 'آزاد شہری' کو روک دینا تمہارے یہاں 'تہذیب' کے منافی ہے! مگر یہودی ہولوکاسٹ کا 'استہزاء' کرلینے پر تم فرانس میں چند سال پیشتر اسلام قبول کرلینے والے فلسفی روجیہ جارودی Roger Garaudy کو عدالت کے کٹہرے میں کھڑا کرلیتے ہو۔ اِس لئے کہ تمہارا قانون یہودیوں کے 'قومی جذبات مجروح' کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ تمہارے اس آوارہ چلن 'آزادیِ اظہار' کو آخر ایک 'یہود' سے ہی کیوں پردہ ہے؟

☆ فرانسیسی فلسفی روجیہ جارودی، جس نے اپنا اسلامی نام 'رجاء جارودی' رکھا، کو عدالت کے کٹہرے میں لے آنے والا ایک 'آزادیِ اظہار' بنا، یعنی اس کی ایک تصنیف جس کا فرنچ میں عنوان تھا: Les Mythes Fondateurs de la politique israelienne اور انگلش میں: The Founding Myths of Israeli Politics یعنی: ''اسرائیلی سیاست کی اساسی خرافات'، (ہم اگر اپنے الفاظ میں اِس کا ترجمہ کریں تو یہ بھی کہہ سکتے ہیں: 'جدید سیاست کی اسرائیلیات'!) تب ۸۴ سال کے اِس عمر رسیدہ مفکر کو پیرس کی ایک عدالت میں کھینچ لایا گیا۔ یہ ۲۷ فروری ۱۹۹۸ء کا واقعہ ہے۔ جرمانہ و ہرجانہ ملا کر، کل دو لاکھ چالیس ہزار فرانک دے کر اِس بوڑھے نومسلم کی

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا
شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات، ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

مسئلہ اصل قدروں کا ہے۔ ہولوکاسٹ کا تقدس بھی چونکہ تمہارے ہاں پائی جانے والی ایک 'قدر' ہے لہٰذا یہاں 'آزادیِ اظہار' پر قدغن عائد ہونا عین 'تہذیب' ہی کا تقاضا ہے!!!...... اِس 'آزادیِ اظہار' کی دہائی تب مچے گی جب ہم مسلمان اپنے نبیؐ کی ناموس کی بات اٹھائیں گے!!! 'آزادیِ اظہار' کے حق میں تمہاری حمیتِ جاہلیت 'یہود' کے سامنے جھینپ کر رہتی ہے مگر اسلام کا تقدس مجروح کرنے کیلئے بے قابو ہو ہو جاتی ہے!

دنیا میں تمہارے علاوہ گویا کوئی اور رہتا ہے اور نہ کوئی اپنی مستقل بالذات قدریں رکھتا ہے۔ تمہاری نگاہ میں سب سے زیادہ کوئی اس وقت کھٹکتا ہے جب وہ آپ اپنی قدروں کا تعین کرنے لگے۔ فاشزم اس کے علاوہ کیا ہے؟ 'دوسرے' کا وجود برداشت نہ کرنے کا الزام پھر بھی مسلمانوں پر!!؟

'دوسرے' کا وجود اِن کو پوری طرح تسلیم ہے اگر 'دوسرا' اپنے وجود اور اپنی پہچان کے معاملہ میں اِنہی سے حوالے لینا قبول کرے! 'دوسرے' کا وجود اِن کی نگاہ میں ہرگز قابل اعتراض نہیں اگر 'دوسرا' اپنی وابستگی خصوصاً اپنی فدائیت کے محل کا تعین کرنے کے معاملہ میں اِنہی کے فلک میں گھومے اور فکر وتہذیب کے

(بقیہ حاشیہ از گزشتہ صفحہ)

جان چھوٹی، جس پر اِسی 'آزادیِ اظہار' کا جرم سرزد ہوجانے پر کل پانچ مقدمے قائم ہوئے تھے۔ جارودی نے اِس کتاب میں کسی کو گالی نہ دی تھی، محض کچھ مزعومہ حقائق کو تاریخی بنیادوں پر چیلنج کیا تھا، مگر علاوہ دیگر الزامات، جارودی پر یہ فرد جرم بھی عائد ہوئی کہ وہ provoking racial hatred یعنی 'نسلی منافرت کو ہوا دینے' کا مرتکب ہوا ہے۔ حکم نامے میں یہ بھی کہا گیا کہ جارودی کو Journal officiel de la Republique Francaise میں اظہارِ افسوس کا بیان بھی دینا ہوگا۔

تھاٹ کرائمز آرکائیو نے اس رپورٹ کیلئے رائٹرز ۲۷ فروری ۱۹۹۸ء اور لندن ٹیلی گراف ۲۸ فروری ۱۹۹۸ء کا حوالہ دیا ہے۔ دیکھئے:

http://www.codoh.com/thoughtcrimes/9802rg.html

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

باب میں اِنہی کے مدار کے اندر گردش پر آمادہ ہو! یہ سادہ لوحی کی انتہا ہے یا مکاری کی؟ یہ تو 'دوسرے' کا وجود نہیں 'اپنا' ہی وجود تسلیم کرنا ہے!

کیا واقعتاً اِن دہرے معیاروں اور اِن یک طرفہ بنیادوں پر یہ دنیا امن وچین سے سرفراز ہوسکتی ہے جس کو آج ایک جُڑی ہوئی بستی کے ساتھ تشبیہ دی جارہی ہے اور جس کے اندر آسمانی قدروں پر ایمان رکھنے والی امت قریب زمین کی ایک چوتھائی ہے؟!

ہم بھی تو 'آزادیِ اظہار' کا دائرہ وہیں تک تجویز کرتے ہیں جہاں یہ قدروں کی پامالی کا باعث نہ ہو۔ اختلاف اور اعتراض پھر ہے کہاں پر؟ یہ کہ اِس امت کی قدریں بھی ایک عالمی حوالے کے طور پر جانی پہچانی جائیں اور جو کہ اپنی فطرت میں دنیا کی سب قدروں سے منفرد اور متمیز ہیں۔ مگر یہ کہ اِن کے سوا 'کوئی دوسرا' بھی معتبر ہو اور اسلامی شرعی قدریں آج کسی بھی سطح پر وقت کا ایک معتبر حوالہ ٹھہریں، یہ بات کب آسانی سے تسلیم ہوسکتی ہے؟

□□□□□□

واقعتاً کئی ایک ذہنوں میں یہ بات آتی ہے کہ مغرب میں آزادیِ اظہار کی جب ایک ریت پائی جاتی ہے اور اُن کا اپنا ایک طرزِ زندگی ہے تو آخر کیسے اُن کو ہم 'اپنے' طرزِ حیات کا پابند کردیں اور ان سے کہیں کہ تمہیں اپنے لوگوں کو وہ بات کہنے یا لکھنے سے روک کر رکھنا ہوگا جسے ہمارے یہاں ''توہینِ رسالت'' باور کیا جاتا ہے اور جو کہ ہم مسلمانوں کے لئے ایک ناقابل برداشت فعل ہے؟ آخر وہ مسلمان تو نہیں کہ ہم انہیں ناموسِ رسالت کا پابند کریں، خصوصاً جبکہ 'آزادیِ اظہار' اُن کی تہذیب اور اُن کے طرزِ حیات کے اندر ایک نہایت مرکزی حیثیت کا حامل اصول ہے۔ اپنے اِس اصول سے وہ 'ہمارے' کسی عقیدہ کے لحاظ میں بھلا کیسے دستبردار ہو جائیں!

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات، و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

یہی نہیں، کئی ایک کے ہاں تو یہ تاثر بیٹھا ہوا ہے کہ 'صاحب! مغرب میں تو آدمی چاہے جس چیز پر بھی بات کر لے، جس انداز سے کر لے، جب تک معاملہ 'زبان' یا 'قلم' تک محدود ہے اور نوبت کسی 'عملی زیادتی' physical assault تک نہیں پہنچ رہی تو اِس پر بھلا وہاں کیا قدغن ہو سکتی ہے؟ کوئی کتنی بھی غلط بات کرے، اُس کا اپنا منہ ہے جو مرضی بولے، مغرب کا یہی تو فرق ہے کہ وہاں لوگوں کی زبانیں پکڑنے کی کوشش نہیں کی جاتی'!

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

'ہولوکاسٹ کے گستاخ' کی توبہ بھی قبول نہیں!

تو پھر آیئے ہم دیکھتے ہیں کہ مغرب میں 'کسی کی زبان پکڑنے' کا دستور واقعی پایا جاتا ہے یا نہیں.. اور آیا مغرب میں کسی قوم کے ہاں 'نازک' مانے جانے والے الفاظ وتعبیرات پر قدغن ہے یا صرف ہمارے ہی مقدسات پر بھونکنے کی آزادی ہے...... آیئے اِس کے لئے ایک 'عدالتی واقعہ' ملاحظہ کرتے ہیں:

واقعہ کسی بہت پرانے زمانے کا نہیں، اور پرانے زمانے کا ہو بھی نہیں سکتا ورنہ تو شاید شیکسپیر اور چارلس ڈکنز کو بھی 'سام دشمنی' Anti-Semitism پر عدالت کے کٹہرے میں کھڑا کر لیا جاتا! واقعہ اِسی زمانے کا ہے اور صرف تین سال پرانا ہے۔ یوں بھی مغرب کی تاریخ پر نظر رکھنے والا ہر شخص کہے گا کہ یہ واقعہ ہمارے اِسی دور کا ہو سکتا ہے۔ واقعہ کسی 'تنگ نظر' ایشیائی یا افریقی معاشرے کا بھی نہیں کہ جس کی آسانی سے 'مذمت' ہو جائے، بلکہ قلبِ یورپ کا ہے:

تین سال پیشتر جب یہ واقعہ پیش آیا تو تمام ذرائع ابلاغ میں نشر ہوا۔ پیر، ۲۰ فروری ۲۰۰۶ء کی یہ رپورٹ بی بی سی کی انگریزی ویب سائٹ پر آج (۱۲ فروری ۲۰۰۹ء) کی تاریخ تک موجود ہے اور اگر آپ ذیل میں دیے گئے سرنامے پر کلک کریں☆

* http://news.bbc.co.uk/2/hi/europe/4733820.stm

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

تو شاید آج بھی آپ کو ویسے کی ویسے ملے۔ رپورٹ کے چند پیرے ہم آپ کے ملاحظہ کیلئے انگریزی نص بمع ترجمہ پیش کرتے ہیں:

عنوان ہے:

Holocaust denier Irving is jailed

ہولوکوسٹ کے انکار کے مرتکب اِروِنگ کو سزائے قید

پھر ذیلی عنوان ہے:

British historian David Irving has been found guilty in Vienna of denying the Holocaust of European Jewry and sentenced to three years in prison.

یورپی یہودیوں (پر گزرنے والی) ہولوکاسٹ کے انکار کا مرتکب پائے جانے والے برطانوی تاریخ دان ڈیوڈ اِرونگ کو ویانا میں تین سال قید کی سزا سنادی گئی۔

اوراب خبر کے کچھ پیرے:

He had pleaded guilty to the charge, based on a speech and interview he gave in Austria in 1989.

اُس نے اپنے اوپر عائد الزام کی بابت اعتراف جرم کیا، جس کی بنیاد اُس کی ایک تقریر اور ایک انٹرویو بنا جو اُس نے ۱۹۸۹ء میں آسٹریا میں دیا تھا۔

"I made a mistake when I said there were no gas chambers at Auschwitz," he told the court in the Austrian capital.

آسٹریا کے دارالحکومت میں اُس نے عدالت کو بیان دیتے ہوئے کہا "مجھ سے غلطی ہوئی جب میں نے یہ کہا کہ آسچوٹس میں (عقوبت کے) کوئی گیس چیمبرز نہیں تھے"۔

Irving appeared stunned by the sentence, and told reporters: "I'm very shocked and I'm going to appeal."

اِروِنگ سزا کا سن کر ہکا بکا نظر آیا۔ رپورٹروں سے باتیں کرتے اُس نے کہا: "مجھے شدید حیرانی ہوئی ہے اور میں اپیل دائر کروں گا" ☆

☆ بعدازاں، اسی سال اگست کے مہینے میں آسٹریا کی سپریم کورٹ نے اِروِنگ کی یہ اپیل بھی خارج کردی!

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ، حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

An unidentified onlooker told him: "Stay strong!"
Irving's lawyer said he considered the verdict "a little too stringent".
"I would say it's a bit of a message trial", said Elmar Kresbach.

ایک تماشائی نے، جس کی شناخت نہ ہوسکی، اس موقعہ پر اس کی ہمت بندھاتے ہوئے اُسے مخاطب کیا: 'حوصلہ رکھو'!

اِرونگ کے وکیل ایلمر کریس بیچ نے کہا کہ وہ سمجھتے ہیں فیصلہ ذرا سا زیادہ سخت تھا۔ انہوں نے کہا: میں یہ کہوں گا کہ یہ مقدمہ دراصل ایک 'پیغام' تھا۔

Irving, 67, arrived in the court room handcuffed, wearing a blue suit, and carrying a copy of Hitler's War, one of many books he has written on the Nazis, and which challenges the extent of the Holocaust.

۶۷ سالہ اِرونگ کمرۂ عدالت میں حاضر ہوا تو اُس کو ہتھکڑیاں پہنائی ہوئی تھیں۔ وہ نیلے کوٹ پینٹ میں ملبوس، اپنی کتاب 'ہٹلر کی جنگ' اٹھائے ہوئے تھا، جو کہ نازیوں پر لکھی گئی اس کی متعدد کتب میں سے ایک ہے اور جس میں ہولوکاسٹ کی (مبینہ) شدت کو مشکوک ٹھہرایا گیا ہے۔

Irving was arrested in Austria in November, on a warrant dating back to 1989, when he gave a speech and interview denying the existence of gas chambers at Auschwitz.

اِرونگ کو نومبر میں آسٹریا میں گرفتار کیا گیا تھا، اس کے وارنٹ پرانی تاریخ ۱۹۸۹ء تک پیچھے جاتے ہیں، جب اور ایک انٹرویو کے اندر اُس نے آچ وِٹس میں (عقوبت کیلئے برتے جانے والے) گیس چیمبرز کے وجود کا انکار کیا تھا۔

'I've changed'
'میرا موقف بدل چکا ہے'

He admitted that in 1989 he had denied that Nazi Germany had killed millions of Jews. **He said this is what he believed, until he later saw the** personal files of Adolf Eichmann, the chief organiser of the Holocaust.

اُس نے اعتراف کیا کہ ۱۹۸۹ء میں واقعی اُس نے نازی جرمنوں کے ہاتھوں کئی ملین یہودیوں کے قتل ہونے کا انکار کیا تھا۔ **اُس نے کہا کہ تب اُس کا یہی خیال تھا،**

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر
آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

جب تک کہ بعدازاں اُس نے ہولوکاسٹ کے ناظمِ اعلیٰ ایڈولف ایچ مین کی ذاتی فائلیں خود نہ دیکھ لیں۔

"I said that then based on my knowledge at the time, but by 1991 when I came across the Eichmann papers, **I wasn't saying that anymore and I wouldn't say that now,**" Irving told the court. "The Nazis did murder millions of Jews."

''یہ میں نے تب اپنے اُس وقت تک کے علم کی بنیاد پر کہا تھا، مگر ۱۹۹۱ء میں جب مجھے ایچ مین کے وثائق دیکھنے کو ملے **تب سے میں نے یہ کہنا موقوف کردیا تھا، اوراب میں یہ بات نہیں کہتا ہوں**'، اِروِنگ نے عدالت کے سامنے (اپنے حالیہ موقف کی بابت) بیان دیتے ہوئے کہا۔ ''یقیناً نازیوں نے کئی ملین یہودیوں کو موت کے گھاٹ اتارا تھا''

In the past, he had claimed that Adolf Hitler knew little, if anything, about the Holocaust, and that the gas chambers were a hoax. The judge in his 2000 libel trial declared him "an active Holocaust denier... anti-Semitic and racist".

ماضی میں اُس نے دعویٰ کیا تھا کہ اڈولف ہٹلر کو ہولوکاسٹ (کے عقوبت خانوں) کا اگر علم تھا بھی تو کچھ زیادہ علم نہ تھا اور یہ کہ 'گیس چیمبرز' محض ایک ڈھکوسلہ رہا ہے۔

۲۰۰۰ء میں (برطانیہ کے اندر چلنے والے بہتان کے) مقدمہ میں جج نے اُس کو 'ہولوکاسٹ کا سرگرم انکاری، سام دشمن اور نسل پرست' قرار دیا تھا۔

On Monday, before the trial began, he told reporters: "I'm not a Holocaust denier. Obviously, I've changed my views. "History is a constantly growing tree - the more you know, the more documents become available, the more you learn, and I have learned a lot since 1989."

پیر کو، عدالت کی کارروائی شروع ہونے سے پہلے اس نے اخباری نمائندوں سے بات کرتے ہوئے کہا: میں ہولوکاسٹ کا انکاری نہیں ہوں۔ یہ ایک واضح بات ہے کہ میں اپنے نظریات تبدیل کر چکا ہوں۔ 'تاریخ' ایک ایسا درخت ہے جس کی نمو جاری رہتی ہے۔ جتنا آپ معلومات میں آگے بڑھتے ہیں اتنا ہی آپ کو زیادہ وثائق اور

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

دستاویزات میسر آتی ہیں اور اتنا ہی آپ کے علم میں اضافہ ہوتا ہے، اور ۱۹۸۹ء سے لے کر اب تک میں بہت کچھ نیا جان چکا ہوں۔

Of his guilty plea, he told reporters: "I have no choice."
He said it was "ridiculous" that he was being tried for expressing an opinion.

اپنے اعترافِ جرم کی بابت استفسار پر اُس نے کہا: میرے پاس کوئی چارۂ کار نہ تھا۔
اُس نے کہا یہ ایک بے ہودہ بات ہے کہ اُس کو اپنی رائے کا اظہار کرنے پر عدالت میں کھینچ لایا گیا۔

یوں تو مغرب کے ہاں مانے جانے والے 'فکری جرائم' 'thought crimes' کے مرتکب افراد کی ایک طویل فہرست آپ کو فراہم کی جا سکتی ہے☆، اور جس سے کہ 'آزادیِ اظہار' کی حدود بھی آپ پر بخوبی واضح ہو جائیں گی.. مگر ان میں سے ڈیوڈ اِروِنگ کی دلچسپ مثال ہم نے خاص اِس لئے منتخب کی ہے کہ اِروِنگ عدالت میں کھڑا ہو کر صاف کہہ رہا ہے کہ میں اپنے اُس پرانے قول سے رجوع کر چکا ہوں، اب میں ویسے ہی اُس بات کا قائل نہیں رہ گیا ہوں، اور نہ اب میں وہ بات کبھی کہوں گا، اور یہ کہ یہ میری معلومات کا نقص تھا اور مجھے اپنی غلطی تسلیم ہے.. اِس کے باوجود ڈیوڈ اِروِنگ کو تین سال قید کی سزا ملتی ہے! اول تو محض ایک اعتقاد رکھنے پر قدغن، کہاں ہے آزادیِ فکر؟ پھر محض اُس کا ایک انٹرویو اور ایک تقریر میں آ جانا قابلِ مواخذہ جرم، جس پر (۱۹۸۹ء تا ۲۰۰٦ء) سترہ سال گزرنے کے باوجود اُس کو عدالت کے کٹہرے میں لے آیا جاتا ہے، کہاں ہے آزادیِ اظہار؟ اور پھر ایک شخص کو 'تائب' ہو جانے کے بعد اور عدالت میں بار بار اِس 'توبہ' کا تذکرہ ہونے کے باوجود اُس کو ہتھکڑیاں ڈال کر سرِ محضر لایا جاتا ہے اور 'سزا' سنادی جاتی

☆ اِس کیلئے اگر آپ صرف یہ سائٹ دیکھ لیں تو 'فکری جرائم' میں سزا پانے والے مغرب کے بیسیوں نام آپ کے سامنے آ جائیں گے:
http://www.codoh.com/thoughtcrimes/thoughtcrimes.html

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

ہے، آخر ایک اعتقاد، ایک نظریہ اور ایک قول ہی تو تھا جس سے اب اُس نے رجوع کرلیا ہے۔ 'ہولوکاسٹ کے گستاخ' کی تو 'توبہ' تک قبول نہیں ہے!!!

تو کیا واقعتاً مغرب کا یہ نام نہاد 'آزادیِ اظہار' ہرگز کسی 'قید' سے واقف نہیں؟

کیا واقعتاً ہر آدمی وہاں آزاد ہے کہ وہ جو مرضی کہے اور جو مرضی لکھے، چاہے کسی قوم یا کسی طبقے کے جذبات ہی اُس کے اِس 'کہے' سے مجروح کیوں نہ ہوتے ہوں؟

کیا واقعتاً یہ ایک 'عجیب وغریب' اور 'انہونی' بات ہوگی کہ ڈیڑھ ارب مسلمان آج مغرب سے یہ تقاضا کریں کہ جس طرح 'سامی' جذبات کے احترام میں یا اِسی طرح کے کچھ 'نازک مقامات' پر اُن کے یہاں 'زبان سنبھال رکھنے' کی پابندی ہے اور جس طرح یہودیوں کے 'ہولوکاسٹ' کی حرمت کے بالمقابل اُن کے یہاں 'آزادیِ اظہار' کی حدود ختم ہوجاتی ہیں، اور یہ کہ جس طرح زبان وقلم پر ایسی کسی پابندی کے عائد ہونے سے اُن کے 'تہذیبی خدوخال' پر کوئی قیامت نہیں آجاتی.. اُسی طرح ہمارے مقدسات کے بالمقابل اور ہمارے نبیﷺ کی حرمت وناموس کے آگے وہ اگر زبانوں کو لگام دے رکھنے کے پابند رہتے ہیں تو بھی اُن کے 'آزادیِ اظہار' پر کوئی قیامت نہیں آجائے گی؟؟؟

خود مغرب ہی کی منطق کی رو سے ہمارے اِس مطالبے میں آخر کونسی انہونی بات ہے؟؟؟؟؟

ہمارے 'روشن خیال' متعجب نہ ہوں، معاشروں میں کچھ چیزوں کی حرمت قائم کردیے بغیر گزارہ نہیں۔ یہ تو ہماری خوش قسمتی ہے کہ یہ "حرمت" ہمارے یہاں تاجدارِ مدینہﷺ کے مقام کو اور اُس سے پہلے اُسے مبعوث کرنے والی ہستی کو اور اُس کی نازل کردہ

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر
آگہی بخش مجلہ، مطبوعات، و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریرِ مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

کتاب اور اُس کے دین کے شعائر کو حاصل ہے.. کسی نہ کسی چیز کی حرمت تو ہر معاشرے کی ہی ضرورت ہوا کرتی ہے!

یہ تو قسمت قسمت کی بات ہے، 'حرمت و ناموس' کے حوالے سے ہمارے نصیب میں کیا آیا اور اُن کے نصیب میں کیا......!!!

نبی ﷺ نے حنین کے موقعہ پر انصار رضی اللہ عنہم کو اپنی محبت جتانے کے لئے کہا تھا کہ "کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ دوسرے لوگ اونٹوں اور بھیڑوں بکریوں کے غنائم لئے اپنے گھروں کو لوٹیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو لئے اپنے گھروں کو لوٹو!"

تو پھر کیا ہمیں یہ پسند نہیں کہ روزِ قیامت جہاں کسی کے پاس پیش کرنے کو 'ہولوکاسٹ' یا 'وطن' کا پورٹریٹ یا اسی جیسے کچھ کھوکھلے 'شعائر' کی حرمت ہو اور وہ اِس پر یوں نازاں ہوں گویا آسمانِ تہذیب کو تھگلی لگا چکے، وہاں ہمارے پاس پیش کرنے کیلئے اللہ کی تعظیم اور 'صاحبِ مقامِ محمودؐ' کی محبت ہو اور 'صاحبِ شفاعتؐ' کی حرمت و ناموس کے ساتھ ہماری ایک غیر متزلزل وابستگی اور ایک مر مٹنے والی فدائیت......؟!!!!

اللھم احشرنا مع نبیک المصطفیٰ و باعد بیننا و بین القوم الظالمین!!!

اِس نام سے باقی ہے آرامِ جاں ہمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

هَجَوْتَ مُحَمَّداً

تونے محمدؐ کی تنقیص کی ہے؟

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

فَأَجَـــبْتُ عَنْهُ

سنو، اِس کا جواب میں دیتا ہوں!

رسول اللہ ﷺ کے حق میں بولنا آدمی کے لئے ایک غیر معمولی شرف ہے۔حسان بن ثابت کے لئے آپؐ کی موجودگی میں بلکہ آپؐ کی فرمائش پر منبر دھرا جاتا ہے جس پر چڑھ کر وہ نبی ﷺ کی مدح کرتے ہیں اور آپ کی ہجو کرنے والوں کی ہجو۔

ایک نبی کا نام ونمود سے کیا کام۔وہ تو سب سے بڑھ کر خدا آگاہ شخص ہوتا ہے اور خدا کی عظمت کا منہ بولتا سبق۔مگر کسی انسان کو جو مرتبہ دینا خدا کے پیش منشا ہو، بلکہ کسی ہستی کا جو مقام زمین کے اندر طے کر دینا خدا کا فیصلہ ہو، اُس سے لوگوں کو آگاہ کرانا بھی نبی ہی کا کام ہے۔ یہ ہے وہ وجہ جس کے باعث، اپنا وہ مقام اور احترام جو خدا نے رہتی دنیا تک کے انسانوں پر آپؐ کی شان میں فرض ٹھہرا دیا ہے، امت کو بتانے اور سکھانے کا فریضہ آپؐ نے کمال دیانت اور بے ساختگی کے ساتھ سرانجام دیا۔

بے شک مکے کی حالت ضعیفی میں نبی آخرالزمان ﷺ کے ساتھ جہالت و بدتمیزی سے پیش آنے والوں کے ساتھ اعراض کا اسلوب اپنایا گیا اور ''اِذَا خَاطَبَهُمْ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلاماً'' کو ایک مثال بنایا گیا۔گو وہاں پر بھی جہاں

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر
آگہی بخش مجلہ، مطبوعات، وویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

کسی بااثر صحابی کا بس چلا یا جہاں صورت حال نے کوئی ایسا موقعہ دیا وہاں ترکی بہ ترکی جواب دینے میں بلکہ جواب سے بھی 'آگے' چلے جانے میں ہرگز کوئی تردد نہ کیا گیا، مگر جیسے جیسے آپؐ کے موحد جانثاروں کا وجود کسی قبیلے یا علاقے کے اندر معتبر اور محسوس واقعہ بنا ویسے ویسے ہی نبیؐ کی بابت زبان درازی کو آخری حد تک ناقابل برداشت ٹھہرایا جانے لگا..

تو پھر اب جب یہ امت دنیا کے تین متصل براعظموں کے اندر تا حد نگاہ پھیلی ہوئی ہے اور اذان میں اشھد ان لا الہ الا اللہ اور اشھد ان محمداً رسول اللہ کی صدا زمین پر سورج کے ساتھ ساتھ چلتی ہے..آج جب اس نبیؐ کے نام لیواؤں کی تعداد کل انسانی دنیا کی ایک چوتھائی ہے..آج کی اس مسلمان بھری دنیا میں جہاں انسانوں کے چھوٹے چھوٹے گروہ بھی معمولی معمولی بات پر بگڑ کر دکھانا اپنا 'انسانی حق' جانتے ہیں اور جہاں کوئی گئی گزری قوم بھی اپنے نام اور اپنے مقدسات کی تضحیک ہو جانے نہیں دیتی..وہاں آج مغرب میں جیے جانے والے کچھ بے معنی الفاظ اور دہرے معیار کے حامل کچھ کھوکھلے شعارات کے احترام میں یہ امت کیا اپنے نبیؐ کی تضحیک برداشت کر لے جسے خدا نے اس کے شرک اور گمراہی سے نکل آنے کا ذریعہ بنایا ہے اور جس کی وساطت اسے اپنی موحدانہ بندگی کا سلیقہ بخشا ہے اور جس پر دن میں پانچ پانچ بار اہتمام کے ساتھ درود بھیجنا فرداً فرداً اس کے ہر شخص پر فرض کر رکھا ہے؟!

خود آپؐ کی زندگی کے اندر آپؐ کی شان سے فروتر بات کرنے والے کو جواب آپؐ کی طرف سے نہیں بلکہ کسی امتی کی طرف سے ملتا تھا اور نہایت خوب مناسب جواب ملتا تھا۔ پھر آج تو یہ حق ہے ہی امت پر کہ وہ اپنے نبیؐ کے اس مقام اور ناموس کا تحفظ کرے کہ کوئی بدزبان اس کو پہنچنے کی جسارت نہ کرے۔

'امتی' آخر ہیں کس لئے؟؟؟

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

یہ حسانؓ بن ثابت ہیں جو ابوسفیان کو جواب دینے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ یہ ایک امتی ہے جو اپنے نبیؐ کے حق میں بولنے کے لئے اٹھا ہے اور اس کا صلہ صرف اور صرف خدا کے ہاں پانے کا امیدوار ہے:

هَجَوْتَ مُحَمَّداً فَأَجَبْتُ عَنْهُ   وَعِنْدَ اللّٰهِ فِيْ ذَاکَ الْجَزَاء‘

”تم نے محمد ﷺ کی تنقیص کی۔ سنو اس کا جواب میں دیتا ہوں۔ اس پر میرا صلہ کسی کے دینے کا ہے تو وہ خدائے رب العالمین کی ذات ہے“

شاعر صلے اور داد کی طلب سے بے پرواہ نہیں ہوسکتا۔ یہ شاعر بھی ’صلے‘ سے بے فکر نہیں۔ مگر ممدوح کی عظمت کا تقاضا ہے کہ داد پانے کے لئے خدائے رب العالمین سے کم کہیں نگاہ نہ ٹکے!

أَتَهْجُوْهُ وَلَسْتَ لَه بِكُفْءٍ   فَشَرُّ كُمَا لِخَيْرِ كُمَا الْفِدَاء‘

”تم محمد ﷺ کے منہ آتے ہو۔ کیا تم ان کے برابر کوئی چیز ہو بھی؟ تم اور وہ، جو کمتر ہے وہی بہتر پر وارا جائے گا“

چاند پر تھوکنے والے کو ہمیشہ آئینہ دیکھنے کی ضرورت رہتی ہے۔ اپنی یہ تصویر دیکھنا اس کا حق ہے:

أتهجوه ولست له بكفءٍ!!!

تم میں اور ان میں کوئی نسبت بھی تو ہو......!

اُس شخص کے بارے میں جو ڈیڑھ ہزار سال سے ایک آدھی دنیا کو خدائے وحدہ لاشریک کے آگے پوری بصیرت کے ساتھ سجدہ ریز کرانے کا ذریعہ بنا آیا ہے اور تہذیب انسانی پر جس کے نشاناتِ انگشت سب سے نمایاں ہیں اور مشرق تا مغرب ہر محقق کو اُس کی عظمت کے نئے سے نئے پہلو تلاش کرنے کی بابت تجسس دلاتے ہیں.. اس برگزیدہ ہستی کی بابت تم جو ہرزہ سرائی کرنے جا رہے ہو تمہاری ان کے سامنے کوئی اوقات بھی تو ہو!

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا
شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ
ایقاظ
کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

ایک ایسے ماحول سے اٹھ کر جہاں خاندانی قدریں تباہ ہو چکی ہیں اور آدھی قوم اپنے والد سے شرفِ تعارف کا ذریعہ نہیں پاتی اور جہاں شجرۂ نسب 'ہسپتال' سے آگے نہیں بڑھتے اور جہاں خون کے رشتے 'ڈی این اے' میں تلاش کرنا پڑتے ہیں اور جہاں اکثر پائے جانے والے انسان 'غلطی' یا 'چوک' کا نتیجہ باور ہوتے ہیں اور یا پھر کسی 'حادثے' کا.. اور جہاں سے دنیا کو انارکی و برہنگی کے علاوہ عالمی جنگوں اور تباہ کن بارودوں کے تحفے مل چکے ہیں...... ایک ایسے ماحول سے اٹھ کر تم خدا کے نبیوں کو تہذیب اور امن کا طعنہ دینے چلے ہو!؟

بخدا، آج ہمیں ان شاعروں اور ادیبوں کی ضرورت ہے جو صرف 'نعت' کہنا نہیں بلکہ وقت کے زندیقوں کو اپنے نبیؐ کی جانب سے 'جواب' بھی دینا جانتے ہوں اور جو اپنے ادب کے اس رجز و معرکہ پر صلہ محض خدا سے پانے کے متمنی ہوں۔

خدایا! ہمارے شاعروں اور ادیبوں کو ''ایمان'' کا لحن دے!

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جان ھمارا

مسلمانو!
کیا بائیکاٹ بھی نہیں؟؟؟!

ایک یہی سوچ آدمی کو شرمندہ کردینے کیلئے کافی ہے کہ آخر میرے ہی زمانے میں میرے نبیؐ کی ناموس پر تابڑتوڑ حملے کیوں ہونے لگے ہیں اور کیوں دنیا اِس پر شیر ہو گئی ہے؟ آخر میرے ہی زمانے میں شاتمین رسولؐ دنیا میں اس قدر کیوں دندنانے لگے ہیں اور ان کا کوئی بھی علاج کرنے سے امت اس قدر عاجز اور بےبس کیوں دیکھی جا رہی ہے کہ ایسی لاچاری اس امت کو پوری تاریخ میں کبھی لاحق ہی نہ ہوئی تھی؟ اپنے نبیؐ کے حق میں ایسے دشنام یہ امت اِس سے پہلے بھلا کب سنتی تھی؟ ہم میں سے بہت اچھے لوگ یقیناً وہی ہوں گے جنھوں نے اِس پر بھرپور آواز اٹھائی اور سراپا احتجاج ہوئے، کیونکہ اورتو کوئی اپنے نبیؐ کے حق میں یہ بھی نہیں کرسکا......! لیکن یہ احتجاج، جو کہ بےحد ضروری تھا، ہے تو بےبسی کا ہی ایک ثبوت! ورنہ نبیؐ کا حق صرف اتنا ہی تو نہیں! ہم میں کچھ جان ہوتی تو کیا نبیؐ کو گالی دینے والوں کے خلاف صرف 'احتجاج' ہی کرتے؟

یہ ایک سوچ ہی آدمی کو شرمسار کردینے کیلئے کافی ہے کہ آج میرے جیسے امتی دنیا میں ہوئے تو نبیؐ کی حرمت وناموس کے تحفظ کے معاملہ میں ہم پر یہ وقت آیا۔ امت آخر افراد ہی سے تو بنتی ہے۔ جب کبھی اِس کے آگے براعظم تھراتے تھے تب بھی یہ کچھ

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر
آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات، و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

'افراد' ہی سے بنی ہوتی تھی، جو کہ تعداد میں ہم سے بہرحال کم تھے، اور آج اگر یہ دنیا کے ہر بدمعاش کیلئے لقمۂ تر بنی ہوئی ہے، اپنے در و دیوار اور اپنی عصمتوں پر ہی دشمن کے حملوں کو بے بس ہو کر نہیں دیکھتی، اپنے نبیؐ کی ناموس پر ہونے والوں حملوں پر بھی صرف 'آواز' اٹھا سکتی ہے اور وہ بھی کسی حد تک ہی......تو آج بھی یہ امت کچھ 'افراد' ہی سے تشکیل پاتی ہے، جو کہ میرے جیسے افراد ہیں!

بخدا، ایک یہی سوچ ہی آدمی کو پانی پانی کر دینے کیلئے بہت کافی تھی، کہ میں ہوا تو یہ دن دیکھنے کو ملے کہ اپنی مقدس سے مقدس چیز کیلئے گالی کھا کر بھی خاموش بیٹھ رہنے یا زیادہ سے زیادہ 'واویلا' کر لینے کے سوا ہم کچھ کرنے کا سوچ تک نہیں سکتے! زندہ قومیں صرف گالیاں کھانے اور بم سہنے کیلئے تو نہیں ہوتیں......! مگر ایسے 'امتی' کے بارے میں کیا خیال ہے جو اِس پر 'لاچاری' اور 'بے بسی' محسوس تک نہ کر سکے؟ جو یہ جاننے کیلئے بھی پریشان نہ ہو کہ نبیؐ کی حرمت و ناموس کے سوال پر جو ''سب کچھ'' کر دینا اپنے بس میں نہیں، اور جس پر اتھاہ ندامت اور افسوس ہونا ہر امتی پر نبیؐ کا کم از کم حق ہے، تو بھی وہ 'کچھ نہ کچھ' جو اپنے نبیؐ کی خاطر میرے کر لینے کا ہے آخر وہ کیا ہے؟

بے شک اِس معاملہ میں ایک عام مسلمان کے فرائض کی فہرست طویل ہے۔ ''امت'' اگر اِس چیز سے عبارت ہے کہ 'وہ کس قسم کے افراد کا مجموعہ ہے؟' تو فرد کے جملہ فرائض کا نقشہ بس یہیں سے تشکیل پا جاتا ہے۔ وہ ''بنیانِ مرصوص'' جو ہم سے قرآن کا مطالبہ ہے ایک خاص قسم کی 'خشت' چاہتا ہے اور ایک خاص انداز کی 'چنائی'۔ جب تک ہر فرد اس امت کو خود اپنی صورت میں اور 'خشت ہائے دیگر' سے اپنے جڑنے کی صورت میں ایک ''قوت'' فراہم کر کے نہیں دیتا تب تک بے بسی اور لاچاری کی یہ حالیہ صورت کہیں جانے والی نہیں۔

پس وہ فہرست تو بہرحال طویل ہے جو اِس صورتحال کو بدل دینے کیلئے مطلوبہ فرائض کا ایک وسیع تر نقشہ دکھا سکے، اور اس کا ذکر تو ہم یہاں کر بھی نہیں رہے، لہٰذا کوئی شخص یہ نہ کہے کہ اِس معاملہ میں 'احتجاج' اور 'بائیکاٹ' ہی وہ کل دو فرض ہیں جو ہم کسی کو

اِس نام سے باقی ہے آرامِ جاں ہمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ؛ فضائے عہد سے وابستہ... حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس باب میں تجویز کر کے دے سکتے ہیں۔ البتہ ہم تو اِس وقت یہ سوال اٹھانا چاہ رہے ہیں کہ کوئی شخص اپنے نبیؐ کیلئے (معاذ اللہ) گالی سن کر احتجاج کرنے تک کا روادار نہیں ہوتا، چیخ تک نہیں پڑتا، دشمن کو ذرہ بھر نقصان پہنچانے اور ذرہ بھر سبق سکھانے کا خیال تک اسے نہیں آتا، وہ شخص اپنے نبیؐ اور اپنی امت کے کس کام کا؟

حضرات! کیا ایسے وقت میں جب ہمارے دین اور ہمارے نبیؐ کے نام پر ہمیں گالیاں پڑ رہی ہوں، ایک 'نہایت معمول کی زندگی' گزار لینا ہی 'امتی' ہونے کی علامت ہے؟ اپنے نبیؐ کے دشمن کو 'بزنس' دے دے کر خوشحال کرنا اور اسکی دولت اور تونگری میں اضافہ کرنا ہی کیا نبیؐ کے دشمن کا وہ حق ہے جو ہمارے گلی محلوں سے وہ بے تحاشا وصول کرتا پھر رہا ہو؟...... اِسلئے نہیں کہ معاذ اللہ امت کو اپنے نبیؐ کی پروا نہیں بلکہ اسلئے کہ امت کے ایک بڑے طبقے میں آج یہ شعور مفقود ہے کہ معیشت اِس دور کا کس قدر ایک بھاری ہتھیار ہے اور اسکو کس کاری انداز میں برتا جاسکتا ہے، یہاں تک کہ قومیں لڑے بغیر محض اِس ہتھیار کے نہایت مؤثر اور مسلسل استعمال کے نتیجے میں دشمن کے گھٹنے ٹکوا دیتی ہیں۔

ہمارے بس میں کچھ اور نہیں، ہم میں سے بیشتر کے ہاتھ میں، بلکہ ہر کسی کی دسترس میں ایک یہی معاشی ہتھیار رہے، جو کہ نہایت گہری اور دوررس مار رکھتا ہے، تو کیا ہم اپنے نبیؐ کے دشمن کے خلاف یہ ایک ہتھیار برتنے میں بھی بے دلی اور کم ہمتی دکھائیں؟ محض اس لئے کہ ہم میں سے کسی کو ڈنمارک کے خشک دودھ کی چائے پیئے بغیر 'مزہ' نہیں آتا، تو کسی کا توس اسکینڈ ینیویا کے پنیر سے نہ چپڑا جائے تو اس کا 'ناشتہ' ادھورا رہ جاتا ہے، اور کسی کو ڈینش چاکلیٹ نہ ملے تو اس کا 'سرور' نامکمل رہتا ہے؟ اور کسی کو اپنے ٹیلی فون میں دشمن کی سم کے سوا کوئی اور سم اچھی نہیں لگتی؟ کتنے ہیں جو دشمن کی 'پیٹنٹ' کمپنی کی تیار کردہ بوتل نہ پیئیں تو کھانے کے بعد وہ اپنے مطلب کی 'ڈکار' سے محروم رہتے ہیں! روزمرہ استعمال کی پراڈکٹس پر دشمن کا لیبل نہ ہو تو درخور اعتنا نہیں ہوتیں! حضرات! کیا 'امتیوں' کی ایسی قسم بھی ہم سے پہلے کبھی دیکھنے میں آئی تھی؟؟؟

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

بخدا یہ ایک موقعہ تھا اور ہے کہ نبیؐ کے حق میں ہم اگر غیرت مند بن کر دکھائیں تو یہیں سے اپنی ملی وقومی زندگی میں بھی ہم اپنے لئے خودداری اور خودانحصاری کی ایک زوردار جہت برآمد کرلیں اور اس کشکول کو توڑ دینے کیلئے، جس نے سب کچھ پاس ہوتے ہوئے بھی ہمیں بھکاری بنا رکھا ہے، اپنی صفوں میں خود بخود ایک داعیہ اور قوت ارادی پیدا ہوتی دیکھیں۔ نبیؐ کے حق میں بولنے اور نبیؐ کیلئے دشمن سے بگڑ کر دکھانے کا یہ ایک خدائی انعام ہوتا جو ہماری دنیا بھی سنوار جاتا اور آخرت بھی۔ مگر یہ بات افسوس کے ساتھ کہی جائے گی کہ ہماری اسلامی قیادتیں اس پروگرام کو جو عالم اسلام میں عزت نفس اور خودانحصاری کی ایک نئی لہر دوڑا سکتا تھا خاطر خواہ حد تک اپنے ایجنڈے پر نہیں لا پائیں، یوں اس موضوع پر ایک بھرپور تحریک تا حال نہ اٹھائی جاسکی۔ اب بھی وقت نہیں گیا، بلکہ آنے والے دنوں میں شاید یہ گرد ابھی اور اٹھنے والی ہے، کہ اس معرکے میں نبرد آزما ہونے کیلئے جس قدر ہتھیار امت کو اٹھوائے جاسکتے ہوں اٹھوا دیے جائیں۔

معاشی ہتھیار کو کفار اپنے ناجائز مقاصد کیلئے برتتے ہیں تو اہل اسلام اس کو مقاصدِ حق کیلئے کیوں نہیں برت سکتے؟ اس کو ظلم کیلئے برتنے والا گناہ کرتا ہے تو اس کو دفع ظلم اور مقاصدِ خیر کو بروئے کار لانے کیلئے برتنا باعث ثواب بھی تو ہوگا!

امت اسلام میں اس سنت حسنہ کا اجراء شاید صحابیٔ رسول ثمامہ ابن اثالؓ کے حصے میں آتا ہو۔ یہ بنی حنیفہ کے سردار تھے۔ ایک زرخیز خطہ ہونے کے ناطے ان کا علاقہ یمامہ ہی قریش مکہ کیلئے غلہ کی فراہمی کا مصدر تھا۔ ثمامہؓ مدینہ میں اسلام لائے اور عمرہ کیلئے مکہ گئے، تو قریش نے انہیں طعنہ دیا: کیا بے دین ہوگئے ہو؟ جواب دیا: نہیں، بے دین نہیں ہوا، بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھی بن کر مسلمان ہوا ہوں، بخدا اب جب تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی اذن نہ دیں تب تک تمہیں یمامہ سے گیہوں کا ایک دانہ بھی نہ آئے گا۔ (یہ واقعہ صحیحین میں مذکور ہے)

یوسف علیہ السلام نے اپنے سگے بھائی کو حاصل کرنے کیلئے اپنے ان سوتیلے بھائیوں کو جو ان پر ظلم کر چکے تھے، یہ کہا تھا کہ اگر وہ ان کے بھائی کو لا کر نہ دیں تو ہرگز کوئی

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اناج ان کو نہ دیا جائے گا، تاآنکہ وہ اسے یوسف علیہ السلام کے پاس لے کر آنے پر مجبور ہوئے۔ (دیکھئے سورہ یوسف: آیت ٥٩-٦٠)

برادرانِ یوسفؑ تو تھے بھی مسلمان موحد، یوسف علیہ السلام کا مقصد صرف اپنے بھائی کو منگوانا تھا۔ پھر کفار و مشرکین کو ان کی خباثت اور شرارت سے باز کروانا ہو تو یہ ضروری کیوں نہ ہوگا کہ ہم انہیں اپنے یہاں سے ایک دھیلہ فائدہ پہنچانے کے روادار نہ ہوں؟ نبی ﷺ کیلئے اظہار حمیت میں یہ کیوں لازم نہ ہوگا کہ بجائے اس کے کہ ہم ان کی معیشت کو اپنے خون پسینے کی کمائی سے فربہ کریں، ان کی معیشت کو اپنے یہاں سے دیوالیہ کرکے بھیجیں؟ 'پیسہ' ہی تو ہے جس کی زبان یہ سمجھتے ہیں!

سورہ توبہ میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو کمال انداز میں سراہا ہے اور ان کے ایک ایک اقدام پر اُن کیلئے 'عملِ صالح' لکھے جانے کی نوید دی ہے جو اللہ و رسولؐ کے ساتھ برسرِ جنگ کفار کو زک پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے:

ذٰلِکَ بِأَنَّھُم لَا یُصِیبُھُم ظَمَأٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِی سَبِیلِ اللّٰهِ وَلَا یَطَأُونَ مَوطِئًا یَغِیظُ الکُفَّارَ وَلَا یَنَالُونَ مِن عَدُوٍّ نَیلاً اِلا کُتِبَ لَھُمْ بِہٖ عَمَلٌ صَالِحٌ (التوبۃ:١٢٠)

"اس لئے کہ ان کو جو بھی پیاس یا تکلیف یا فقروفاقہ اللہ کی راہ میں پہنچے، اور وہ جس بھی زمین کو روندیں کہ جس سے کفار کو غیظ پہنچے، اور وہ دشمن کو جو بھی زک پہنچائیں، تو اس کے بدلے میں ان کیلئے ایک عمل صالح لکھ دیا جاتا ہے"

واقعۂ صلح حدیبیہ سے کشید ہونے والے فوائد کے ضمن میں امام ابن قیمؒ ذکر کرتے ہیں: انہی (فوائد) میں اس بات کا استحباب آتا ہے کہ خدا کے دشمنوں کو غیظ پہنچایا جائے، چنانچہ نبی ﷺ نے عمرۂ حدیبیہ کیلئے لائے گئے قربانی کے اونٹوں میں ابو جہل کا (بدر کے غنائم میں پایا ہوا) وہ اونٹ بھی چڑھاوے میں دیا جو اپنی چاندی کی نکیل سے صاف پہچان میں آتا، جس سے آپ ﷺ کا مقصد کفار کو غیظ پہنچانا تھا۔ (زادالمعاد: ٣:٣٠١)

علاوہ ازیں نبی ﷺ نے فرما رکھا ہے: جاھدوا المشرکین بأموالکم

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

وأیدیکم و ألسنتکم (النسائی:۳۰۴۵،صحہ الالبانی) ’’مشرکین سے جہاد کرو، اپنے مالوں کے ساتھ، اپنے ہاتھوں کے ساتھ، اپنی زبانوں کے ساتھ‘‘

کئی اچھے اچھے دینداروں کو یہ ’دلیل‘ دیتے سنا گیا ہے کہ یہ ’بوتلیں‘ اور یہ ’چاکلیٹ‘ دشمن سے نہ لیں تو کیا پھر طیارے اور ٹیکنالوجی بھی اس سے لینا بند کردیں گے؟! یہ حضرات اگر ’ضروریات‘ (necessities)، ’حاجیات‘ (needs) اور ’تحسینیات‘ (perfections) کی اُس سہ گانہ تقسیم سے واقف ہوتے جو علمائے مقاصدِ شریعت کے ہاں پائی جاتی ہے تو ’پیک ملک‘ اور ’چاکلیٹوں‘ کا قیاس ’طیاروں‘ اور ’ٹیکنالوجی‘ پر نہ کرتے۔ ایک چیز کے بغیر صبر کرلینا ہمارے لئے بے حد فائدے کا اور ہمارے دشمن کے حق میں بے حد نقصان دہ ہے، وہ اُس چیز پر قیاس کیونکر ہوسکتی ہے جس کے بغیر ہم نقصان میں رہتے ہوں اور دشمن سراسر فائدے میں؟ ایک چیز جس کے بغیر زندگی معطل ہوکر رہ جاتی ہو کیا اس چیز کے برابر ہوسکتی ہے جس کی حیثیت منہ کے ذائقے سے بڑھ کر کچھ بھی نہ ہو؟

یہ بھی کہا گیا کہ دیکھا، مسلمانوں نے ڈنمارک کا بائیکاٹ کیا تو دیگر مغربی ممالک نے اس کی مدد کی حامی بھرلی، تو پھر ہمیں اس بائیکاٹ کا کیا فائدہ ہوا؟ حضرات ہم یہی تو چاہتے ہیں مسلمانوں کے ہاتھوں ایک ملک دیوالیہ ہوکر اپنے برادر ملکوں کے ہاں بھیک مانگتا پھرے کہ پتہ چلے امتِ محمدؐ کسی کو کنگال کرسکتی ہے!

یہ کہنا بھی کوئی وزن نہیں رکھتا کہ ڈنمارک کے ساتھ ہی اٹلی، ہالینڈ اور نہ جانے کون کونسے ملک کود پڑے ہیں تو پھر کیا سب کا بائیکاٹ کریں گے؟ بلاشبہ ہم تو سب کے بائیکاٹ کا کہیں گے، لیکن قوم کی صفیں بنوانا آج اس دورِ ابتری میں اگر آسان نہیں تو اس معاملہ میں مرحلہ واریت بری نہیں۔ کہا جاتا ہے ریوڑ میں کسی ایک ہرن پر جب شیر کی نظر ٹک جاتی ہے تو پھر دوسرے ہرن چاہے آس پاس پھرتے رہیں وہ اس ایک ہرن کو بہرحال نہیں چھوڑتا۔ ایک تو، یہ شیر کی شان کے خلاف ہے اور دوسرا، اگر وہ ہر ہرن کے پیچھے بھاگنا شروع کردے تو کسی ایک کو بھی نہ ’پکڑ‘ سکے!

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس
نام
سے
ھے
باقی
آرامِ
جاں
ھمارا

حصۂ دوم

نبوتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ..

مغرب کے ساتھ جدال کا اہم موضوع

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر
آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

اِس
نام
سے
ہے
باقی
آرامِ
جاں
ہمارا

محمد ﷺ کی بابت مغرب کے 'مذہبی' و 'فکری' حلقوں کے ہاں ایک خاص لہجہ شدت اختیار کرتا جارہا ہے۔ اس کے مد مقابل مسلم لہجے کو کیونکر زوردار بنایا جانا ہے، کتاب کے حصۂ دوم میں انھی کے بیان کی کوشش ہوئی ہے۔

نیز ان بعض نئی فکری جہتوں کو سامنے لایا گیا ہے جو نبوتِ محمد ﷺ کے موضوع پر اہلِ کتاب کے ساتھ مسلم داعیوں کے مناظرہ وجدال میں آج نہایت مؤثر طور پر جھلکنے لگی ہیں

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر
آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات، و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

سب اپنے اپنے نبی کی نبوت کا ثبوت دیں!

ایک عرصۂ دراز تک اہل کتاب کے ساتھ ہمارے جدال کی بنیاد یہ رہی تھی، جو کہ اپنی جگہ درست تھی اور ہے، کہ ہم اپنے نصوصِ شریعت کے ساتھ ساتھ موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کی بشارتوں کے حوالوں سے نبوتِ محمدﷺ کا ثبوت دیں۔ اُس اپروچ کی رو سے ہمیں رسول اللہ ﷺ کی نبوت کے زیادہ سے زیادہ 'ثبوت' دینا ہوتے تھے جبکہ اُن کو اِس پر زیادہ سے زیادہ 'اعتراضات' کرنا ہوتے تھے۔ مزید برآں اُس اپروچ کی رو سے، ایک دیکھنے والا موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کی نبوت کو مسلّم اور صرف محمد ﷺ کی نبوت کو موضعِ نزاع دیکھتا تھا۔

اُس اپروچ کو اب بھی ترک نہیں کیا گیا، اور بلاشبہ وہ اپنی جگہ کارآمد ہے، البتہ مسلم داعیوں کے جدال کی اِس نئی اپروچ نے معاملے کو کچھ زیادہ مختصر بھی کردیا ہے اور آسان بھی: موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کی نبوت تو ہم محض اس لئے مسلّم جانتے ہیں کہ ہمیں یہ محمد ﷺ کی تعلیم ہے۔ لیکن اگر محمد ﷺ ہی کی نبوت موضع نزاع ہے تو تب پھر ہم ان سے کہتے ہیں:

آیئے، ہم میں سے ہر کوئی ہی اپنے اپنے نبی کی نبوت کا ثبوت دے اور اس کیلئے ایک سے 'علمی' و 'تحقیقی' معیار اختیار کئے جائیں! محمد ﷺ کی نبوت کا 'ثبوت' چاہیے تو پھر موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کی نبوت کا بھی 'ثبوت' چاہیے اور عین انہی معیاروں

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر
آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ
ایقاظ
کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

پر جن کو 'تحقیق' کی بنیاد بنا کر تم محمد ﷺ کی نبوت پر اعتراضات کی بوچھاڑ کر دیتے رہے ہو!......اور پھر دیکھتے ہیں 'دلیل' کس کے پاس ہے!!!!!؟ وہ اعتراضات جو تم محمد ﷺ اور قرآن پر کرتے ہو، 'جدید انسان' کو ایسے ہی اعتراضات کرنے کا حق اپنے نبیوں اور اپنے صحیفوں پر بھی تو دو! تمہارے پاس تو کچھ بچے گا ہی نہیں!!! خود موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کی نبوت کے ثبوت بھی خدا کے فضل سے آج ہم رکھتے ہیں نہ کہ تم!!!

ہمارے پاس تو اللہ کے فضل سے ہر بات کا جواب موجود ہے مگر اُن کا حال یہاں فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ والا ہوتا ہے! یہاں معاملے کی ساری ترتیب ہی الٹ جاتی ہے۔ کرۂ ارض پر بسنے والا 'آج کا انسان' جو اپنی لائبریریوں میں پائی جانی والی دستاویزات کیلئے جانچ اور پرکھ کے باقاعدہ اصول رکھتا ہے موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کو جاننے کیلئے آج محمد ﷺ کا ضرورت مند ہے نہ کہ محمد ﷺ کو جاننے کیلئے موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کا!

اس اپروچ کی خاص ضرورت انٹرنیٹ اور گلوبلائزیشن کے دور میں آج اِس وجہ سے پڑ گئی ہے کہ دعوت کا خطاب اب زیادہ سے زیادہ گلوبل ہو گیا ہے اور دنیا کے سب براعظم ہی آج دعوت کے سامعین میں آتے ہیں۔ جبکہ 'جدید انسان'، اگرچہ وہ مغرب سے کیوں نہ ہو، اُس ذہنی پس منظر سے نہیں آتا جو روایتی اہل کتاب معاشروں میں بڑی دیر سے چلتا آرہا تھا۔

ہماری اس تالیف، خصوصاً حصۂ دوم کی خاص بات یہی ہے کہ اس میں دعوتی خطاب کی اِس نئی جہت کو ہی زیادہ نمایاں کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

ایک اسی نبی کا ھی انکار کیوں؟

جس کی نبوت کے دلائل سب سے مضبوط ہیں

نبی ﷺ کے 'موضوع بحث' آنے کی دیر تھی کہ عقیدہ کے کئی ایک مباحث خود بخود لوگوں کی توجہ لینے لگے ہیں..

'انسان' کی بعض نادر ترین قابلیتوں کو زیر مطالعہ لانے کے لئے اگر کچھ علمی مراکز دنیا کے اندر مصروف عمل ہیں تو 'نبوت' کیوں توجہ کا نقطۂ ماسکہ نہیں بن سکتی؟ ☆

نبوت ایک آسمانی اشراق ہے اور قلب انسانی کا خدا اور اس کے فرشتوں کے ساتھ براہ راست اتصال۔ خرق عادت واقعات دنیا میں ہمیشہ ہوتے رہے ہیں نبوی اور ملکوتی ذرائع سے بھی اور شیطانی عمل کے ذریعے بھی۔ اس کے بعض شواہد آج بھی دنیا میں ناپید نہیں اور اِس 'مادی' دور میں بھی 'مابعد الطبیعیاتی' مطالعہ موقوف نہیں ہوا۔

☆ خاص حقائق کے کسی قلب میں سمانے کیلئے ایک خاص قلبی استعداد پائی جانا ضروری ہے۔ اُس استعداد کے بغیر وہ حقائق اس پر القاء ہو ہی نہیں سکتے۔ اِس کی مثال علماء یوں دیتے ہیں کہ ایک 'جانور' ضرور کچھ محدود اشیاء کا ادراک کرسکتا ہے مگر اُن اشیاء کا نہیں جو ''انسان'' کے ادراک میں آ سکتی ہیں۔ جانور کو کبھی زبان ملے تو ضرور کہے کہ ''انسان'' کو اتنی دور دور کی باتیں بھلا کہاں سے معلوم ہو جاتی ہیں اور کیونکر ''انسان'' ایسے ایسے نتائج اخذ کر لیتا ہے جو اِس کے بس کی بات ہی نہیں!؟ چنانچہ وہ ''انسان'' کے علم کو 'اپنے معیاروں' پر پرکھ ہی نہیں سکتا............یعنی ''حقائق'' سامنے ہوں بھی، یا ان کا ''القاء''

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر
آگہی بخش مجلہ، مطبوعات، و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

خدا سے انسانوں کے لئے اخبارِ غیب اور کتابِ ہدایت وصول کرنے والے اور اپنے لئے تمام تر مصائب جھیل کر انسانوں کو نیکی اور فضیلت اور راستی پر لے آنے والے سچائی کے پیکر خدا پرست انسانوں کا تذکرہ کسی نہ کسی صورت ہر قوم کے تاریخی ذخیروں کے اندر پایا جاتا ہے۔ دنیا میں انبیاء کے وجود کو سنجیدگی کے ساتھ دیکھنے میں آخر کیا حرج ہے؟

کائنات کے خالق نے انسانی دنیا کے ساتھ رابطہ و اتصال کرنے کی اگر تو کبھی ضرورت نہیں جانی پھر تو بات الگ ہے لیکن اگر کوئی چیز زمین پہ 'نازل' ہوئی ہے تو پھر انبیاء کے سوا اور وہ کس کے ہاں ٹٹولی جا سکتی ہے؟ لہٰذا انبیاء کے مسئلہ کو توجہ دینے میں کیا مانع ہے؟

انبیاء کے 'وجود' پر تو تاریخ کے بے شمار دلائل پائے جاتے ہیں۔ مغرب سمیت دنیا کے بیشتر معاشرے انبیاء کے تذکرہ سے نا آشنا نہیں۔ مگر انبیاء کی 'تعلیم' کو تاریخ کے ملبے سے کیونکر برآمد کیا جائے، خصوصاً آج جب ہر چیز 'تحقیق' کے عمل سے گزرتی ہے؟ سب جانتے ہیں کہ موجودہ دور کے انسان اور انبیاء کے قدیم صحیفوں کے مابین کچھ تاریخی عوامل کے ساتھ ساتھ مذہبی پیشواؤں کی مرحلہ در مرحلہ تفسیرات و تاویلات بلکہ تحریفات حائل ہیں۔ سب جانتے ہیں کہ ان مذہبی پیشواؤں کی 'خدائی'

(بقیہ حاشیہ از گزشتہ صفحہ)

بھی ہو سکتا ہو، تب بھی ان کا ''ادراک'' یا ان کا ''وصول'' ہونا ایک خدا داد استعداد پر منحصر ہے۔

خدا اپنے کسی نبی کو ایک خاص قلب دیتا ہے جسکی بدولت وہ فرشتوں سے وحی لے سکتا ہے، غیب کے پردے سے ہونے والا الہام اور وحی وصول کر سکتا ہے اور کچھ ایسے حقائق کو اپنے اندر جاگزیں کر سکتا ہے جن کا احاطہ کرنا عام انسان کے بس کی بات نہیں۔ یہاں تک کہ نبی خدا کے دیے ہوئے علم کی بدولت اُن دور کی باتوں کا ادراک کر لیتا ہے جن کی بابت عام انسان متعجب ہو کہ اسے کیسے معلوم ہوئیں! ایک نبی کو اسی وجہ سے انسانوں کا 'چرواہا' ہونے کی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ بائبل میں، مسیح علیہ السلام نے اسی وجہ سے یہ جملہ بولا ہوگا کہ انکو بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کو راہ دکھانے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے، کیونکہ ایک نبی اور عام انسانوں کے مابین وہی نسبت ہے جو ایک چرواہے کو ریوڑ کے ساتھ، کہ جس کی سب خیریت اور عافیت اسی میں ہے کہ چرواہے کے کہنے میں رہے نہ کہ 'اپنی مرضی' کرنے میں۔

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات، و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

سے انسان کی جان کس مصیبت سے جا کر چھوٹی ہے اور اس کی جانب واپسی کی انسان کے پاس کوئی گنجائش نہیں۔

اس مخمصے میں پڑے انسان کو جب بھنک پڑتی ہے کہ قدیم انبیاء پر اب صرف ایک مجمل ایمان ضروری ہے البتہ انبیاء کی تعلیم تک مفصل اور مستند رسائی پیش نظر ہو تو وہ اس مصدر سے رجوع کر سکتا ہے جو آج بھی اپنی اصل شفاف حالت میں اور اپنی اصل زبان میں ہو بہو دستیاب ہے اور خود مغربی محققین کی ایک بڑی تعداد کی شہادت ہے کہ انسانی تحریف کا اس میں کوئی گزر تک نہیں، یعنی نبوتِ محمد ﷺ.. تو آسمانی اشراق کی تلاش و مطالعہ کا ایک نیا زینہ اس انسان کے سامنے آ جاتا ہے۔

مگر اس 'زینے' تک پہنچنے کیلئے لوگوں کو چھوڑا کیونکر جا سکتا ہے؟! البتہ سمجھداروں کو اس سے روکا بھی کیونکر جا سکتا ہے؟! بُغض کے بھرے عیسائی مبلغین لوگوں کے محمدؐ کی جانب بڑھنے کی راہیں مسدود کر دینے کیلئے چند گھسی پٹی باتوں سے بڑھ کر کیا کہہ سکتے ہیں؟ 'قتال'؟ وہ تو بائبل میں مذکور بعض انبیاء کے ہاں بھی مذکور ہے۔ کیا پھر یہ موسیٰؑ اور سموئیل اور داودؑ کو بھی 'تلوار' کو ہاتھ لگ جانے کے باعث نبی ماننے سے انکار کر دیں گے؟ سلیمانؑ کو نبی نہ مانیں مگر 'اَمثال' تو انکی بھی بائبل کا جزو لاینفک ہیں۔ کیا ان سب نبیوں کو اور ان کے صحیفوں کو اور ان کے ذکر کو 'قتال' میں ملوث ہونے کے باعث بائبل کے عہد قدیم سے باہر کیا جا سکتا ہے؟ بلکہ عہد جدید کے بھی وہ حصے جن میں 'تلوار' کا ذکر ہے.. کیا بائبل کے عہدِ جدید کی ان نصوص کی آسمانی نسبت بھی مشکوک ٹھہرا دی جائے گی؟ ایک سے زیادہ شادیاں کر لینے کے باعث محمد ﷺ کو بطور نبی نہیں دیکھا جا سکتا؟ تو پھر ابراہیمؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ اور داودؑ کو بطور نبی دیکھنے پر بھی کیا یہ مبلغین اپنے چرچ میں پابندی عائد کر دیں گے؟ ان انبیاء کی کئی کئی شادیوں کا ذکر اسی بائبل میں ہی تو ہے جسکی تقسیمِ عام پر صبح شام محنت ہو رہی ہے! محمد ﷺ نے عہد شکنی کے مرتکب بنو قریظہ کے سر قلم کروا دیئے تھے! بنو قریظہ کے جنگی جرائم تو تاریخ کے ریکارڈ میں ہیں مگر موسیٰؑ اور داودؑ نے اپنے قابو آنے

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

والے دشمنوں کے ساتھ جو خوفناک برتاؤ کیا، اپنی 'کتابِ مقدس' میں کیا انہوں نے وہ بھی دیکھا ہے؟☆ بائبل جو 'دکھی انسانیت کی فلاح کیلئے' افریقہ کے جنگلوں اور آسٹریلیا کے صحراؤں تک آج مفت پہنچائی جا رہی ہے، خود ہی ان سب سوالوں کا جواب ہے!

یا تو یہ کہہ دیں کہ خدا نے انسان کی ہدایت کے لئے آج تک کوئی نبی بھیجا ہی نہیں اور نہ ہی کبھی کوئی کتاب اتاری ہے۔ پھر اس صورت میں بائبل کی ترسیل کے دیوہیکل منصوبے بھی لپیٹ کر رکھ دیں اور عہد قدیم کے انبیاء کی بھی اسی طرح ڈٹ کر مخالفت کریں جس طرح یہ محمد ﷺ کے ساتھ خدا واسطے کا بیر رکھے ہوئے ہیں.. بلکہ 'یسوع مسیح' کو اور اس کے کلام کو بھی اسی صف میں کھڑا کریں اور سب پر ایمان کے لئے ایک سا 'علمی معیار' بنائیں ...... اور اگر ان کے لئے ایسا ممکن نہیں تو پھر محمد ﷺ کی طرف جانے والے عقل اور دلیل کے ان سب راستوں میں یہ کیونکر اور کب تک جم کر بیٹھ سکتے ہیں؟

انبیاء کا آنا اگر سچ ہے تو پھر ایک اسی نبی کا ہی انکار کیوں جس کی نبوت کے دلائل سب سے مضبوط ہیں اور جس کی زندگی کے حالات اور جس کی تعلیمات مستند ترین صورت میں آج کے انسان کو سب سے زیادہ اور سب سے وافر اور سب سے روشن صورت دستیاب ہیں اور جس کا انسانی زندگی پر کسی بھی انسان سے بڑھ کر اثر انداز ہونا تاریخ کا ایک واضح معلوم محسوس واقعہ ہے؟؟؟

کسی مستشرق نے کیا سچ کہا ہے کہ محمدؐ ہی ایک وہ نبی ہے جو تاریخ کے نصف النہار میں پیدا ہوا اور سورج کی روشنی میں دیکھا گیا! پچھلے نبیوں کے تو حالات ہی مستند طور پر آج دستیاب نہیں۔

سبحان اللہ۔ یہ اس لئے کہ محمد ﷺ ہی وقت کے رسول ہیں حتی کہ پچھلے رسولوں پر ایمان کے لئے مستند ذریعہ بھی آج محمد ﷺ ہیں اور آپ تک پہنچنے والی صحیح اور ثابت اسناد!

☆ اس کی کچھ تفصیل ایک علیحدہ فصل 'محمد ﷺ کی تلوار' کے تحت آگے آ رہی ہے۔

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے نصرت دین مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

محمد ﷺ نہیں تو پھر کون ہے؟

جسکی نبوت پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے؟

'ایمان' کے لئے کسی دور میں انسانوں پر خدا اتنے ہی دلائل آشکارا کرتا ہے جتنے کسی سچائی کے متلاشی کے لئے معقول حد تک ضروری ہوں۔ خواہ یہ خدا کی ذات پر ایمان کا معاملہ ہو، خواہ اس کی کتابوں پر، خواہ اس کے نبیوں پر اور خواہ یوم آخرت پر۔

اس 'بحث' کی لوگ اگر دنیا میں اپنے لئے گنجائش پاتے ہیں کہ خدا ہے یا نہیں تو یہ اس لئے نہیں کہ خدا کے وجود کے جتنے دلائل یہاں پائے جاتے ہیں اس سے زیادہ دلائل اور شواہد معاذ اللہ مہیا نہیں کئے جا سکتے تھے!

خدا کو اپنے سامنے دیکھ لینے کا مطالبہ بھی کچھ بدبختوں نے کیا مگر ایسی کسی 'فرمائش' کا پورا ہونا خدا کے منصوبے کا حصہ نہیں رہا۔ کیونکہ ''خشیت'' کا وہ امتحان جو ''ایمان بالغیب'' کے لئے مطلوب ہے اس صورت میں بے معنی ہو جاتا ہے۔

منکروں نے کیا کیا مطالبے نہیں کئے اور کیا کیا اعتراضات نہیں جڑے؟! خدا کے فرشتوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لینے کا تقاضا کیا۔ آخرت پر ایمان کے لئے قبروں سے مردوں کے زندہ اٹھ کھڑا ہونے کی شرط لگائی۔ 'ہتھیلی پہ سرسوں جما دینے' کے مطالبے نبیوں سے تو ہزارہا انداز میں کئے جاتے رہے...... مگر ہم جانتے ہیں خدا کا انسانوں سے ''ایمان بالغیب'' کا مطالبہ خدا کی اپنی شروط پر ہی برقرار رہا۔ ایک بڑی

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے نصرت و مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

خلقت ''دستیاب دلائل'' سے مدد لے کر ایمان لائی۔ اس کے لئے روشنی کی اتنی مقدار جو خدا نے زمین پر اشیاء کے نظر آنے کیلئے متعین کر دی تھی، خدا اور اس کے نبیوں تک پہنچ پانے کیلئے کافی ہوئی۔ جبکہ ایک بڑی خلقت پر عذاب کی بات سچ ثابت ہوئی اور وہ 'زیادہ واضح' دلیل کا تقاضا کرتے کرتے جہنم کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے جا پہنچی!!!

پس غیبیات کو اپنی آنکھوں سے دیکھے بغیر کوئی اگر ''ایمان'' لانے پر آمادہ نہیں وہ تو پھر 'انتظار' ہی کرے۔ کیونکہ ایسا کوئی منصوبہ جس میں ایسے انسان کی یہ شرط پوری کر دی گئی ہو، یہاں خدا کے اس جہان میں پایا ہی سرے سے نہیں جاتا۔ ایسا شخص 'ایمان' کے بغیر ہی یہاں سے سدھار جانے پر اگر بضد ہے یا پھر وہ 'ایمان' لانے کیلئے اگلے جہان کے برپا ہونے کا ہی منتظر ہے تو زندگی اسے اس بات کا اختیار ہے۔ چاہے تو بخوشی 'خطرہ' مول لے......

لیکن بات اگر ''دستیاب دلائل'' کے ذریعے ایمان لانے کی ہے.. یعنی کوئی شخص اپنی شروط کی بجائے خدا کی شروط پر ایمان لانے میں مخلص ہے.. تو یہاں البتہ اسلام کا کھلا چیلنج ہے: کسی انسان کی نبوت کو جانچنے کیلئے کوئی بھی معقول معیار ٹھہرا لیجئے پھر اس پر اگلے پچھلے سب انسانوں کو جن کا دعوائے نبوت ہم تک پہنچا ہے ایک معروضی Objective انداز میں پرکھیے۔ محمد ﷺ کی نبوت اور آپؐ کی نبوت کے دلائل اور آپؐ کی چھوڑی ہوئی تعلیم ایسے ہر معیار پر سب سے پہلے اور سب سے بڑھ کر پورا اترے گی۔ بلکہ آج کے اس دور میں صرف ایک محمد ﷺ کی نبوت ہی اپنے دلائل اور شواہد اور ثبوت کے لحاظ سے اس پر پورا اترے گی۔ دُنیا کا کوئی انصاف پسند آپؐ سے پہلے نبیوں پر ایمان لائے گا تو صرف اور صرف محمد ﷺ کی وساطت سے اور آپؐ کی لائی ہوئی تعلیم پڑھ کر۔

پس اگر کوئی چیز پچھلے انبیاء کو بھی (معاذ اللہ) دیومالائی کردار بنا کر پیش کرنے کے بجائے (جیسا کہ اہل کتاب کے ہاں پائی جانے والی تعلیمات کو دیکھ کر

اس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

محسوس ہوتا ہے) تاریخ کا ایک حقیقی یقینی واقعہ اور ایک نارمل طبعی وقوعہ ثابت کر سکتی ہے تو وہ سب سے پہلے محمد ﷺ پر ایمان ہے۔

محمد ﷺ پر ایمان کے بغیر انبیاء کی پوری تاریخ ہی دھندلی ہو جاتی ہے۔ انسانیت اتنے بڑے خسارے کی بھلا کب متحمل ہے؟؟؟

شام کے ایک مصنف نے حال ہی میں مغرب کے کچھ اہم اہم نومسلم مفکروں کے قبول اسلام کے تجربات ومحسوسات ایک کتاب میں قلم بند کئے ہیں جس کا عنوان بہت خوبصورت رکھا ہے:

ربحتُ محمداً (ﷺ) ولم أخسر المسیحؑ یعنی "میں نے محمد ﷺ کو پایا مگر مسیحؑ کو بھی نہ کھویا"

یہ بات بے انتہا سچ ہے۔ یہ نبی پچھلی نبوتوں کی توثیق کرنے آیا ہے اور پہلے سے پائی جانے والی اعلیٰ قدروں اور بلند رویوں کی تکمیل۔ یہاں 'کھونے' کے لئے کچھ ہے ہی نہیں۔ سب کچھ البتہ 'پایا' جا سکتا ہے۔ ایک خیرِ وافر ہے۔ حتی کہ وہ حق جو ان کے ہاں پایا جاتا ہے مگر اس پر یقین اور وثوق کے شواہد اب ان کے پاس ناپید ہیں محمد ﷺ پہ آ کر ان کو وہ بھی مل جاتا ہے۔ خود ان کے گھروں کی روشنی اب محمد ﷺ کی مرہون منت ہے۔ روشنی کا منبع جہان میں ایک ہی تو رہ گیا ہے اس کو چھوڑ کر یہ کہاں جائیں گے؟

فأین تذھبون اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِلْعَالمین لمن شاء منکم أنْ یستقیم. وما تشاؤن اِلَّا أنْ یَّشاء اللّٰہ ربّ العالمین (التکویر: ۲۶۔۲۹)

"پھر تم کہاں جا رہے ہو۔ سب جہانوں کے لئے یہ نصیحت نامہ تو ہے۔ ہر شخص کے لئے ہے جو سیدھی راہ پالینا چاہے۔ اور تمہارے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا جب تک اللہ رب العالمین نہ چاہے"

بعثت انبیاء کا واقعہ دنیا میں واقعی اگر کبھی ہوا ہے اور محمد ﷺ کا ان انبیاء میں سے ایک ہونا کسی 'علمی معیار' کی رو سے (معاذ اللہ) اگر 'پایۂ ثبوت' کو نہیں پہنچتا تو کون ہے

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات، وویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

جس کی نبوت 'پھر' پایۂ ثبوت' کو پہنچتی ہے؟؟؟ کسی ایک نام کی 'پھر' نشان دہی' تو ہو!!! یہ نہیں پھر تو گھپ اندھیرا ہے! اور یہ تو خدا کے ساتھ ہی بدگمانی ہے:

وَمَا قَدَرُواْ اللّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِذْ قَالُواْ مَا أَنزَلَ اللّهُ عَلَى بَشَرٍ مِّن شَيْءٍ قُلْ مَنْ أَنزَلَ الْكِتَابَ الَّذِي جَاء بِهِ مُوسَى نُوراً وَهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُونَهُ قَرَاطِيسَ تُبْدُونَهَا وَتُخْفُونَ كَثِيراً وَعُلِّمْتُم مَّا لَمْ تَعْلَمُواْ أَنتُمْ وَلاَ آبَاؤُكُمْ قُلِ اللّهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ وَهَـذَا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَى وَمَنْ حَوْلَهَا وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالآخِرَةِ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَهُمْ عَلَى صَلاَتِهِمْ يُحَافِظُونَ (الانعام: ۹۱-۹۲)

''اور ان لوگوں نے خدا کی کوئی قدر ہی نہ لگائی، جیسی اس کی قدر کرنا واجب تھی، جب یہ کہنے لگے کہ خدا نے کسی بشر پر کچھ نازل نہیں کیا۔ ان سے پوچھو: 'پھر وہ کتاب جسے موسیٰ لایا تھا اور جو انسانوں کے لئے روشنی اور ہدایت تھی، جسے تم پارہ پارہ کر کے رکھتے ہو، کچھ دکھاتے ہو اور بہت کچھ چھپاتے ہو اور جس کے ذریعے سے تم کو وہ علم دیا گیا جو نہ تمہیں حاصل تھا اور نہ تمہارے باپ دادا کو' آخر اس کا نازل کرنے والا کون تھا؟ بس اتنا کہہ دو کہ اللہ، پھر انہیں اپنی دلیل بازیوں کیلئے چھوڑ دو (اُسی کتاب کی طرح) یہ ایک کتاب ہے جسے ہم نے ہی نازل کیا ہے۔ بابرکت ہے۔ اس چیز کی تصدیق کرنے والی ہے جو اس سے پہلے (نازل) ہوئی۔ (اس لئے کہ) تم بستیوں کی ماں کے مرکز (یعنی کعبہ) کو خبردار کرو اور اس کے اطراف واکناف کو بھی۔ آخرت پر ایمان رکھنے والے لوگ اس کے مرکز (یعنی مکہ) پر ایمان لاتے ہیں جبکہ وہ اپنی نمازوں کی پابندی کرنے والے ہوں''

اب تو اگر روشنی ہوگی تو وہ صرف محمد ﷺ کے دم سے ہوگی۔ اس کے سوا کوئی روشنی بالفعل یہاں آج زمین پر دستیاب نہیں۔

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

نبوت محمدؐ کے منکر، فکری طور پر تتر بتر!

جیسے جیسے اسلام اور قبولِ اِسلام بطور ایک واقعہ مغرب کے اندر زیادہ توجہ لے رہا ہے ویسے ویسے ہی 'رسم کہن' پر اَڑنے والوں کی پریشانی وہاں بڑھتی جا رہی ہے۔ ایک طبقہ مبشرین (Evengelists) کا ہے جس کو 'مذہبی' پریشانی لاحق ہے اور دوسرا کچھ سیکولر عناصر کا، جن میں سے کسی کو 'سیاسی' پریشانی ہے اور کسی کو 'تہذیبی'۔ اِن میں ایک سطح پر جا کر اشتراکِ عمل بھی پایا جاتا ہے۔ اِن سب کا پسندیدہ موضوع نبیِ اسلام کی شخصیت پر کیچڑ اچھالنا ہے۔ جس سے اِن کا مقصد یہ تاثر دینا اور ثابت کرنے کی کوشش کرنا ہے کہ محمد ﷺ اگر نبی ہوتے تو آپؐ کی بابت ایسی غلط غلط باتیں کہی ہی کیونکر جاسکتی تھیں! مستشرقین نے اسی لئے حضرت عائشہؓ اور حضرت زینبؓ بنت جحش کی شادی وغیرہ وغیرہ ایسی باتوں پر بھی لامحدود اوراق سیاہ کئے ہیں۔

تو گویا نبی ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی بابت کبھی کوئی غلط بات نہ کی گئی ہو اور اس کی کسی بات کو کبھی کوئی غلط رنگ نہ پہنایا گیا ہو!!! کیا اس بات کا اطلاق یہ ان نبیوں پر بھی کریں گے جن پر یہ خود بھی ایمان رکھتے ہیں......!!؟

یہ تو خدا کی ایک سنت ہے۔ خدا نے اپنے نبیوں اور صحیفوں میں وہ سب کچھ بیک وقت رکھا ہے جن سے ایک طرف نیک بخت مستفید ہوں تو دوسری طرف کچھ بد بخت عین وہیں پر کچھ 'اُلجھنیں' ڈھونڈ لینے میں کامیاب ہوں.. اور یہاں

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آ گہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

سے ٹیڑھ دلوں کو ان نبیوں اور صحیفوں کے ساتھ کفر کرنے کے 'مواقع' ملیں اور وہ ایمان کی نعمت سے ہمیشہ کیلئے محروم رہیں۔ یہ بات اللہ تعالٰی نے موسیٰ علیہ السلام ہی سے تو فرمائی تھی:

سَأَصْرِفُ عَنْ آيَاتِيَ الَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ فِي الأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَإِن يَرَوْاْ كُلَّ آيَةٍ لاَّ يُؤْمِنُواْ بِهَا وَإِن يَرَوْاْ سَبِيلَ الرُّشْدِ لاَ يَتَّخِذُوهُ سَبِيلاً وَإِن يَرَوْاْ سَبِيلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوهُ سَبِيلاً ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُواْ بِآيَاتِنَا وَكَانُواْ عَنْهَا غَافِلِينَ (الاعراف:۱۴۶)

''میں ایسے لوگوں کو اپنی نشانیوں سے برگشتہ ہی رکھوں گا جو دُنیا میں گھمنڈ کرتے ہیں، جس کا ان کو کوئی حق حاصل نہیں، یہ سب نشانیاں یہاں دیکھ کر بھی ان پر ایمان نہ لائیں گے۔ سیدھی راہ دیکھ لیں گے تو بھی اس کو اختیار نہ کریں گے۔ مگر گمراہی کا راستہ دیکھ لیں گے تو اس کو اختیار کر لیں گے۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے لا پرواہ رہے''۔

چنانچہ وہ مسکین جو خود اپنے ہاں پائے جانے والے مسلمات کا ثبوت دینے سے آج بری طرح عاجز ہیں اور اپنے لوگوں کو محض 'دھونس' کے ساتھ اُن پر ایمان دلواتے ہیں بلکہ 'ایمان' کی شرط ہی یہ ٹھہراتے ہیں کہ اس پر 'دلیل' اور 'ثبوت' کا مطالبہ ہی نہ کیا جائے، یعنی نرا دھکا.. یہ ظالم آج نبوتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے 'ابطال' پر 'دلائل' لانے کا زعم رکھتے ہیں! سمجھتے ہیں آپؐ کی شخصیت کی بابت کہی گئی کوئی نہ کوئی غلط سلط اوٹ پٹانگ بات تو ضرور ہی اثر دکھائے گی!

غلط سلط باتیں کچھ سادہ لوح افراد پر ضرور کچھ دیر اثر دکھاتی ہیں.. اگرچہ ایسی باتوں کے اثر کر جانے کیلئے جن ٹیڑھ دلوں کا دُنیا کے اندر پایا جانا ضروری ہے وہ بھی خدا نے اپنی کسی حکمت کے پیشِ نظر ایک بڑی تعداد میں پیدا کر رکھے ہیں.. اور اگرچہ غلط سلط باتیں کہی سنی جانے کی گنجائش ایمانیات کے دیگر ابواب میں بھی خدائی منصوبے کی

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا
شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنئے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

رو سے خارج از امکان نہیں، چاہے وہ خدا پر ایمان ہو یا اس کے فرشتوں پر، یا جنت دوزخ پر یا تقدیر پر، وغیرہ وغیرہ..

مگر یہ واقعہ کہ کچھ متنفر کر دینے والی باتیں بھی ایک نبی کے حوالے سے کہنے والوں نے کہی ہیں، یہ نہ تو اس کی نبوت کو رد کر دینے کیلئے بجائے خود کوئی بنیاد ہے اور نہ اس کی نبوت کے حق میں پائے جانے والے بے شمار دلائل اور شواہد سے آنکھیں بند کر لینے کیلئے حجت۔

خود مسیح علیہ السلام کی مثال ہی کس سے روپوش ہے؟ مسیحؑ کی ایک پیدائش ہی جہاں ایمان والوں کیلئے ایک معجزہ ہے وہاں اہل کفر اور اہل نفاق کیلئے ہلاکت میں جا پڑنے کا ذریعہ۔ ایک غیر مسلم اور غیر عیسائی شخص اگر معجزات پر پیشگی ایمان نہیں رکھتا یا خاص اس معجزے پر ایمان نہیں لاتا تو وہ نصاریٰ یا اہل اسلام سے پیدائشِ مسیحؑ کی کہانی سن کر کیا کیا کفر نہیں بک سکتا؟ بلکہ بکنے والوں نے مسیحؑ اور مریم العذرء البتول کی بابت کیا یہ کفر بکا نہیں ہے؟ وَقَوْلِهِمْ عَلىٰ مَرْيَمَ بُهْتَاناً عَظِيْماً

بلکہ صورتحال تو اس وقت تصور کرنے کی ہے اگر وہ شخص پیدائش مسیحؑ کی کہانی سنتا ہی مسیحؑ کے کسی دشمن سے ہے!!! ایسا شخص مسیحؑ کی بابت کیسی کیسی گمراہی میں نہیں پڑ سکتا؟!! مگر خدا نے مسیحؑ کو ایک پاکدامن کنواری دوشیزہ کے بطن سے جنم دلوانے کا جب فیصلہ کیا تو کیا اُس سے (معاذ اللہ) یہ روپوش رہا کہ بعد ازاں کچھ بدبخت اُس کے اِس برگزیدہ نبی کے واقعۂ پیدائش میں اپنے لئے ایسے ایسے کفر کی گنجائش پائیں گے؟ لیکن خدا نے اگر مسیحؑ کی نبوت کے کافی شواہد اس کے اپنے زمانے کے لوگوں کیلئے، خصوصاً بنی اسرائیل کیلئے، ظاہر کر دیے تھے اور پھر اب محمد ﷺ کے ذریعے نبوتِ مسیحؑ کی توثیق کرا دی ہے اور پیدائشِ مسیحؑ کی حقیقت بھی اپنے آخری نبی کی زبانی بیان کروا دی ہے تو اس کو اب پھر کیا پرواہ کہ کوئی اس میں اپنے لئے گمراہی کا کیا کیا سامان پاتا ہے۔ بلکہ یہ بھی اُس کی منشا ہے اور اِس حقیقت سے مسیحؑ پر ایمان کا دعویٰ کرنے والے تو بخوبی ہی واقف ہیں۔

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات، ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

یہ ہتھکنڈے جو یہ محمدﷺ کی بابت برتتے ہیں جب مسیحؑ کی بابت برتے گئے تھے یا اگر مسیحؑ کی بابت آج برتے جاتے ہیں تو اس پر خود یہ نصاریٰ کیا موقف رکھیں گے؟ انبیاء کی تاریخ تو ان کے ہاں بھی بیان ہوتی ہے سوال تو یہ ہے کہ کیا کوئی ایسا نبی بھی گزرا ہے جس کو 'مجرمین قریہ' سے واسطہ نہ پڑا ہو؟ ☆

'ایمان' کے اس امتحان کو کسی کیلئے کتنا آسان کیا جانا ہے اور کتنا مشکل، یہ اختیار خدائے علیم وحکیم کا ہے۔ یہ البتہ واضح ہے کہ کفر وانکار کا جو شخص 'متلاشی' ہے اس کی یہ 'ضرورت' خدا وہاں سے بھی پوری کروا دیتا ہے جہاں سے خلق خدا ایمان اور ایقان پاتی ہے۔

يُضِلُّ بِهِ كَثِيراً وَيَهْدِي بِهِ كَثِيراً وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلاَّ الْفَسِقِيْنَ (البقرہ:۲۶)

''اس ایک ہی بات سے اللہ بہتوں کو گمراہی میں مبتلا کر دیتا ہے اور بہتوں کو راہ راست دکھا دیتا ہے۔ اور اس سے گمراہی میں وہ انہی کو مبتلا کرتا ہے جو فاسق ہیں''

□□□□□□□

ان کی پریشانی واقعتاً دیدنی ہے۔ سرگرداں ہیں کہ محمدﷺ کی بابت کوئی قطعی دو ٹوک بات کہیں تو کہیں کیا؟

نبوت محمدؐ کا ایک عجیب اعجاز ہے کہ خدا نے اس کے منکروں کو فکری طور پر تتر بتر کر رکھا ہے اور وہ نبوت محمدﷺ کے معاملہ میں ہمیشہ سے مختلف الآراء رہے ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ خدا نے ان کو ایک دوسرے کا توڑ کرنے پر لگا دیا ہے۔ ایک طبقہ آپؐ کی نبوت کے ابطال میں جو نظریہ قائم کرتا ہے اور اس کا خیال ہوتا ہے کہ یہ اپروچ 'کام' کرے گی عین اسی بات کا رد کرنے کو کسی دوسرے کا قائم کیا ہوا نظریہ موجود ہوتا ہے:

بَلْ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلاَمٍ بَلِ افْتَرَاهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ فَلْيَأْتِنَا بِآيَةٍ

☆ وکذلک جعلنا فی کل قریة أکابر مجرمیها لیمکروا فیها (الأنعام:۱۲۳)
''اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں اُس کے بڑے بڑے مجرموں کو لگا دیا ہے کہ وہاں اپنے مکر وفریب کا جال بچھائیں''

شجر سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے
اس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

كَمَا أُرْسِلَ الْأَوَّلُونَ (الانبیاء:۵)

''وہ کہتے ہیں: بلکہ یہ پراگندہ خواب ہیں۔ بلکہ یہ اس کی من گھڑت ہے۔ بلکہ یہ شخص شاعر ہے ورنہ یہ لائے کوئی نشانی جس طرح پرانے زمانے کے رسول نشانیوں کے ساتھ بھیجے گئے تھے''

انظُرْ كَيْفَ ضَرَبُواْ لَكَ الأَمْثَالَ فَضَلُّواْ فَلاَ يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلاً (الاسراء:۴۸)

''دیکھو تو سہی کیا کیا مثالیں یہ (اے نبی) تیرے لئے بیان کرتے ہیں۔ پس یہ بہک رہے ہیں۔ ان کو کوئی بھی تو راستہ نہیں ملتا''

بے یقینی، پراگندہ فکری اور سرگردانی نبوت محمدؐ کے منکرین کا ایک مشترکہ وصف ہے خواہ کسی نے اس موضوع پر کتنے ہی 'علمی' مقالے لکھ رکھے ہوں......!

محمد ﷺ اگر خدا کے نبی نہیں تو پھر وہ کیا ہیں؟ سب سے بہتر ان لوگوں کیلئے اس سوال پر 'خاموشی' اختیار کر رکھنا ہے (مگر کب تک!) البتہ اس موضوع پر کچھ بھی بول کر مشکل میں پڑتے ہیں سوائے یہ کہ اس کو ثابت کرنے کی ذمہ داری سے انہیں معاف رکھا جائے اور 'کچھ نہ کچھ' کہہ دینے سے ہی کام چل جایا کرے!!! ان کے حالیہ مذہبی پیشواؤں کا سہارا بھی مستشرقین ہیں جو کہ نبوت محمدؐ کے اس واقعہ کی تفسیر میں حد درجہ مختلف الخیال ہیں۔ کوئی ان سے پوچھے کہ یہ اپنی 'تحقیق' سے پہلے ہی نبوت محمدؐ کا انکار کر چکے تھے (جو کہ ایک غیر محققانہ روش ہے) یا پھر ان کی 'تحقیق' نے ان پر ثابت کر دیا ہے کہ محمد ﷺ (معاذ اللہ) اللہ کے رسول نہیں؟؟؟ اور کیا یہ محمدؐ کے اللہ کے رسول نہ ہونے کے دلائل سے ہمیں بھی مطلع کر سکتے ہیں؟؟؟ اور 'دلائل' کی ایسی کوئی کسوٹی کیا یہ اپنے نبیوں کے معاملے میں بھی اپناتے ہیں؟

یہ محمد ﷺ کو (معاذ اللہ) جھوٹا کہیں تو اس پر ان کے اپنے محققین کی ایک بڑی تعداد ان کے آڑے آ جاتی ہے کیونکہ اس کا کوئی ثبوت وہ فراہم کر ہی نہیں سکتے۔ بلکہ لفظِ تحقیق کی حرمت کا جسے ذرا پاس ہے وہ آپؐ کو ایک سچا اور کھرا انسان

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر
آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

ماننے پر ہی مجبور ہے۔ اتنی تفصیل اور دِقت کے ساتھ کسی انسان کے لمحے لمحے کو تاریخ نے کبھی عکس میں نہیں اتارا۔ یہاں 'جھوٹ' کی نشاندہی کرنے کیلئے بے چاروں کو کچھ بھی تو ملے!

یہ محمد ﷺ کو معاذ اللہ گزشتہ آسمانی صحفیوں کا خوشہ چین کہیں تو بہت سے سادہ سوال ان کا راستہ روک کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کیا اس سے پہلے نبیوں نے ایک دوسرے کی توثیق نہیں کی؟؟؟ اور کیا نبی ہونے کیلئے شرط یہ ہے کہ اس کی کوئی بات پہلے نبیوں کی کسی بات سے نہ ملے؟! ایسا ہو پھر تو یہ اس کے بطلان کی دلیل ہوگی نہ کہ اس کی حقانیت کی! انبیاء کے مابین اس وحدتِ مضامین کا پایا جانا ہی تو ان کو ایک لڑی کا حصہ بناتا ہے۔ اس علمی اور تاریخی تسلسل کے بغیر تو وہ نبی نہیں فلسفی ہوئے جو ایک دوسرے کا 'توڑ' کرنے آتے ہیں نہ کہ ایک دوسرے کی ''توثیق''۔ پھر اصل میں دیکھنے کے تو وہ 'مقامات' ہیں جہاں اِس نبیؐ کے ہاں پائے جانے والے بیانات اور آج دستیاب توراتی صیحفوں کے بیانات میں کہیں 'فرق' پایا جاتا ہے۔ ان 'مقامات' کو موضوعِ مطالعہ بنا کر لوگوں نے آج کتابیں لکھی ہیں اور عقل والوں کو دنگ کر دیا ہے☆ اور سائنس، تاریخ، منطق اور عمرانیات کی ایسی ایسی جہتیں (dimensions) اور ایسے ایسے دقیق نکات وہاں بیان کئے ہیں کہ اس نبیؐ اُمی پر ایمان لے آنے سے اپنے آپ کو روک رکھنا ایک مغربی محقق کیلئے مشکل ہو جاتا ہے۔

یہ محمد ﷺ کو معاذ اللہ کاہن کہیں جو الفاظ کی تک بندی کر لیتا ہے اور کچھ نفسیاتی حربے استعمال کر کے اپنے گرد کم عقلوں کا ایک مجمع اکٹھا کر لیتا ہے.. تو ان کے آگے وہ ہزارہا تصانیف آ جاتی ہیں جو قرآن کی فصاحت و بلاغت اور وسعتِ معانی اور قوتِ تاثیر اور قرآن کے علمی، فکری، تشریعی اور تہذیبی اعجاز پر لکھی گئی ہیں اور بدستور لکھی جا

☆ اس سلسلہ میں خاص طور پر فرانس کے دانشور ڈاکٹر مورِس بوکائی کی یہ کتاب پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے:
The Bible, The Quran and Science انٹرنٹ پر پڑھنے کیلئے دیکھئے:
http://www.witness-pioneer.org/vil/Books/MB_BQS/default.ht

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

رہی ہیں۔ اور تو اور، آج جب سائنسی ترقی پر زمانہ بہت اترانے لگا ہے تب عین ان کے اس دور میں یعنی پندرھویں صدی ہجری میں اعجازِ قرآن کا ایک بالکل نیا شعبہ متعارف ہوتا ہے: ''قرآن مجید کا سائنسی اعجاز'' Scientific miracles of the Quran اور دیکھتے ہی دیکھتے دُنیا کی بہت سی جامعات میں اس کے باقاعدہ شعبے کھل جاتے ہیں۔ اس پر متعدد بین الاقوامی کانفرنسیں ہوتی ہیں اور ماسٹر اور پی ایچ ڈی سطح کے سینکڑوں مقالے لکھے جاتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں اہل دُنیا کو قرآن مجید اور سنت میں پائی جانے والی ان سینکڑوں نصوص کی نشاندہی کر کے دی جاتی ہے جن میں ایسے محیر العقول حقائق مذکور ہیں کہ سائنس کے ماہرین آج اُنہیں دیکھ کر دنگ رہ جاتے ہیں اور جو کہ آج کے تازہ ترین سائنسی انکشافات کو جانے بغیر، خاص طور پر آج سے چودہ صدیاں پیشتر، یعنی محمد ﷺ کے دور میں، معاذ اللہ گھڑے ہی نہیں جا سکتے تھے بلکہ سوچے ہی نہ جا سکتے تھے!!!

پھر یہ نبوت ایک تاریخی واقعے کے طور پر اپنی جگہ الگ ایک سوال ہے......

یہ خود جانتے ہیں انبیا دُنیا میں بت تڑوانے آئے تھے اور خدا کی بندگی کروانے اور اس کی عظمت کے ڈنکے بجوانے اور اس کے ہاں سے نازل ہونے والی علمی و اخلاقی بلند قدروں کو معاشروں میں قائم کرنے۔ 'عہدِ قدیم' کے سب انبیاء اس مشن پہ گامزن رہے مگر سرگرمی کے لحاظ سے ایک محدود دائرے سے آگے نہ بڑھ سکے، حتیٰ کہ وہ محدود سے خطے بھی، جہاں یہ انبیاء پائے گئے، کچھ بہت زیادہ بتکدوں سے پاک نہ ہو سکے۔ بعد ازاں نصرانیت میں تو موحد عنصر ہمیشہ آٹے میں نمک کے برابر رہا اور اگر رومن ایمپائر کی نسبت نصرانیت سے کسی نہ کسی معنی میں مان لی جائے تو بھی وہ اپنی تمام تر شان و شوکت کے باوجود اور اپنا پورا زور لگا کر بھی پڑوس کی ایک آتش پرست ساسانی ریاست کو ہی ختم نہ کر سکی۔ گویا بت خانوں سے بھری یہ دُنیا اور شرک میں ڈوبا ہوا یہ سارا جہان اس انتظار میں پڑا تھا کہ دُنیا میں خدا کا وہ آخری نبیؐ آئے اور پھر صدیوں کے فاصلے لمحوں میں

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

طے ہونے لگیں۔اس نبیؐ سے خدا کی آیات پڑھ پڑھ کراوراس کے ہاتھوں اپنے قلب وذہن اورفکروعمل کی کایا پلٹ کرواکرخداپرست انسانوں کی ’جماعتیں‘ زمین میں ہرسو نکلتی ہیں اورملکوں کے ملک پھران کو یوں راستہ دیتے ہیں گویا مزاحمت جانتے تک نہیں۔خود وہ دونوں ’بڑی طاقتیں‘ جوصدیوں سے ایک دوسرے کوگرانے میں لگی ہوئی تھیں اور دونوں نے اپنے اپنے ظلم اور جبر کیلئے روئے زمین کے ایک بڑے حصے کو اپنی جاگیر بنا رکھا تھا،خود یہ دونوں طاقتیں اس کے آگے دھڑام دھڑام گرتی ہیں اوراس کی فوجیں ان سے گزرکرافغانستان، وسط ایشیا،چین اور ہندوستان تک بت خانے گرانے جاتی ہیں اور یورپ اورافریقہ تک خدا کا نام بلند کرکے آتی ہیں۔قومیں دنوں میں اس کے گیت گانے لگتی ہیں اوردل سے اس کی مفتوح ہوتی ہیں۔عین وہی مشن جوانبیاء کا تھا مگرضعیفی اور گوشہ نشینی کے ایام سے گزرتا تھا اب اس کی افواج کے ذریعے پورے طمطراق کے ساتھ براعظموں پرسلطنت کرنے لگتا ہے۔خدا کی عظمت اور وحدانیت کے ڈنکے زمین کے اندر جو اس اُمت کے ہاتھوں بجوائے جاتے ہیں اس کی کوئی مثال پیش کی ہی نہیں جا سکتی۔اعلیٰ وبلندقدریں اس اُمت کے ہاتھوں دُنیا میں یوں قائم ہوتی ہیں کہ بعدکی تمام ترتہذیبی ترقی (تہذیبی فسادکونفی کرتے ہوئے) اسی کی مرہون منت ہے۔

مشن وہی نبیوں کا مشن ہےمگرحصولِ مقاصدکی عجب انتہا ہے!

نبوت محمدؐ کے اس سارے واقعے کی تفسیر یہ لوگ اب کیا کریں؟ اتنا بڑا سورج!!!!

کہہ دیں کہ دن چڑھ آیا ہےتو پھررات ختم۔اور (پہلے نبیوں پرسوائے مجمل ایمان) ’تاروں‘ سے راہ پانے کا دورتمام۔اوراگرکہیں کہ ابھی نہیں چڑھا ہےتو لوگ اس ’’سورج‘‘ کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ پھر یہ کیا ہے جس کی روشنی ہے وہی جو ’تاروں‘ کی تھی مگرہےاتنی زیادہ کہ زمین کے سب افق روشن ہیں!

اب یہ عجیب مخمصہ ہے۔اس کی تفسیر یہ کریں تو کیا کریں؟!!

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

سبحان اللہ! قرآن نے کوئی بات ذکر کئے بغیر چھوڑی کب ہے۔ تفاسیر میں مذکور ولید بن المغیرۃ کا نام ذرا دیر ذہن میں نہ لائیے...... گویا یہ کتابوں سے لدی میز پر بیٹھے ہوئے ایک استشراقی 'محقق' کی تصویر ہے جو نبوتِ محمدؐ کے 'بطلان' پر کوئی بہت ہی 'معقول' دلیل لانا چاہ رہا ہے اور ایک کے بعد ایک سوچ ترک کرتا اور پیچ و تاب کھاتا جا رہا ہے اور بالآخر کوئی گھسی پٹی بات ہی کر پاتا ہے:

إِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ثُمَّ نَظَرَ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ فَقَالَ إِنْ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ إِنْ هَذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ (المدثر:۱۸-۲۵)

''اس نے سوچا اور اندازے دوڑائے۔ تو خدا کی مار اس پر، کیسے اندازے دوڑائے۔ ہاں خدا کی مار اس پر، کیسے اندازے دوڑائے۔ پھر نظر اٹھا کر دیکھا۔ پھر پیشانی میں سلوٹیں ڈالیں اور منہ بنایا۔ پھر پلٹا اور گھمنڈ میں آیا۔ آخرکار بولا یہ تو صرف جادو ہے جو نقل کیا جاتا ہے۔ سوائے انسانی کلام کے کچھ بھی نہیں''

مستشرقین کے اِس 'ندوہ' میں اور مشرکینِ قریش کے اُس 'ندوہ' میں دیکھئے کیسی گہری مماثلت پائی جاتی ہے۔ مفسر سُدِی اور سیرت نگار ابن اسحاق ان آیات کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ندوۂ قریش میں موسمِ حج سے پہلے یہ سوال اٹھایا گیا کہ باہر سے آنے والی خلقت کو محمد ﷺ کے بارے میں 'گھر کے یہ بھیدی' کیا کہیں۔ ولید بن المغیرہ جو ان میں سب سے زیادہ معاملہ فہم جانا جاتا تھا کہہ رہا تھا کہ اگر تم لوگوں نے اپنے ان صاحب کے بارے میں باہم مختلف اور متعارض باتیں بتائیں تو لوگ تمہارا اعتبار نہ کریں گے۔ لہٰذا کسی ایک بات پر اتفاق کرلو اور پھر سب لوگ ہر جگہ وہی ایک بات کہیں۔ لوگوں نے کہا ہم اسے کاہن کہیں گے۔ ولید بولا۔ بخدا وہ کاہن نہیں۔ ہم نے کاہنوں کو دیکھا ہے اور ان کے جنتر منتر سن رکھے ہیں قرآن کو اس سے دور کی بھی نسبت نہیں۔ لوگوں نے کہا ہم اسے دیوانہ کہیں گے۔ ولید بولا: ہم نے دیوانے بھی دیکھ رکھے ہیں اور ان کی بہکی بہکی باتیں اور الٹی سیدھی حرکتیں بھی۔ کیا تم

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

نے اس کا یہ معاملہ دیکھا ہے؟ لوگوں نے کہا ہم اسے شاعر کہیں گے۔ ولید بولا: تم میں سے کوئی بھی مجھ سے بڑھ کر شاعری سے اور شاعری کی سب اصناف سے واقف نہیں۔ یہ جو باتیں کرتا ہے بخدا وہ شاعری نہیں۔ لوگوں نے کہا: ہم اسے ساحر کہیں گے۔ ولید بولا: ساحر بھی ہم نے دیکھ رکھے ہیں اور ان کی حرکتوں سے بھی ہم واقف ہیں۔ اس کے بعد ولید حاضرین مجلس کو مخاطب کر کے کہنے لگا: حضرات آپ ان میں سے جو بات بھی کریں گے لوگوں کے ہاں وہ کوئی بڑی وقعت نہ رکھے گی۔ اس کلام میں تو ایک خاص قسم کی مٹھاس ہے۔ ایک طراوت ہے۔ اس کی تہہ میں جاؤ تو معانی سے لبریز ہے اور اس کے شگوفے دیکھو تو ثمر سے لدے ہوئے ہیں۔ یہاں ابوجہل سے نہ رہا گیا، بولا: تو حضرت آپ بتائیے کیا کہنا چاہیے؟ (سب سے مشکل کام!) اس پر ولید نے سر گرا لیا اور گہری سوچ میں پڑ گیا۔ بڑی دیر تک اندازے دوڑاتا رہا۔ بات نہیں بن رہی تھی۔ پیشانی پر سلوٹیں ابھر آئیں۔ سر اٹھایا۔ لاجواب کا سا منہ بنایا اور بولا: ''بس یہی کہا جا سکتا ہے کہ یہ ساحر ہے''۔ پھر (دلیل کے طور پر) کہنے لگا: 'یہ آدمی کو اس کے خاندان سے جدا جو کر دیتا ہے!'.. اس پر سورۂ مدثّر کی آیات اتریں۔

'بے چارگی' اس نبی کے منکروں کے حصے میں تب آئی تھی اور 'بے چارگی' ہی ان کے حصے میں آج آ رہی ہے۔ یہ بات معاذ اللہ گویا یہ خدا سے پوچھ آئے ہیں کہ محمد ﷺ اس کے رسول نہیں لہٰذا یہ ایک بات محمد ﷺ کے بارے میں سوچی ہی نہیں جا سکتی! باقی کوئی بات سوچے بغیر چھوڑی نہیں گئی! یہ سوال جوں کا توں برقرار ہے کہ خدا نے دُنیا میں اگر کوئی رسول بھیجا ہے تو وہ دوسرے کیوں ہو سکتے ہیں اور محمد ﷺ کیوں نہیں ہو سکتے ؟؟؟!

نبوتِ محمد ﷺ کے بارے میں خدا کی ایک عجیب سنت دیکھی گئی ہے: اس کی مخالفت کے معاملے میں کسی قوم کے دانش ور سب سے زیادہ محتاط نظر آئیں گے اور اس کے اوباش سب سے جری، مکہ اور طائف کی بات ہو یا اٹلی، ہالینڈ اور ڈنمارک کی!

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

’اُس کے پیروکار

بڑھ رہے ہیں یا جھڑ رہے ہیں؟!‘

نبیِ وقت کی دعوت کو دیکھنے اور جانچنے کا یہ معیار بھی تاریخ میں مغرب ہی کے ایک بڑے نے ان کو قائم کر کے دیا تھا کہ یہ دیکھیں آیا اس نبی کے پیروکار بڑھ رہے ہیں یا جھڑتے جا رہے ہیں اور آیا اس کے دین کو اختیار کر لینے والے لوگ اس کے دین کا کوئی عیب دیکھ کر تو اس کو چھوڑ چھوڑ کر نہیں جا رہے......؟

ان کا یہ بڑا، اِن کی تاریخ کا ایک عظیم ہیرو، اپنے وقت کا سب سے بڑا فاتح اور سب سے طاقتور حکمران رومن شہنشاہ ہریکولیس تھا، جو کہ حکمران ہونے کے ساتھ ساتھ مذہبی صحیفوں پر بھی نہایت گہری نظر رکھتا تھا......

صلح حدیبیہ کے بعد نبی ﷺ نے کفارِ قریش سے کچھ فراغت پائی تو دنیا کے بڑے بڑے بادشاہوں کو خطوط لکھے۔ اِس رومن سیزر کو اپنے ایشیائی پایہ تخت دمشق میں آپؐ کا نامۂ مبارک ملا تو اس نے عرب سے آئے ہوئے تاجروں کو اپنے دربار میں طلب کر لیا۔ اتفاق سے یہ آپؐ کا سب سے بڑا مخالف ابوسفیان نکلا جو صلح حدیبیہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس وقت شام کے ایک تجارتی دورے پر تھا۔ بادشاہ نے، جو اس سے پہلے ایک نہایت اہم خواب دیکھ چکا تھا، آخری نبی کے ظہور کی بابت بہت سی علامات پر عرصہ سے سوچ بچار کرتا آ رہا تھا اور آپؐ کی بابت نہایت عظیم تجسس رکھنے لگا تھا، ابو

شجر سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

سفیان سے آپؐ کے متعلق متعدد سوالات کئے۔ بخاری میں، عبداللہ بن عباسؓ کی روایت سے، روم کے دربارِ شاہی کی یہ ساری کارروائی بیان ہوئی ہے۔ ہریکولیس کے متعدد سوالات میں سے دو سوال یہ بھی تھے:

- أیزیدون أم ینقصون؟ (اس کے پیروکار) کیا مسلسل بڑھ رہے ہیں یا کم ہوتے جا رہے ہیں؟

- فهل یرتد منهم أحد، سخطة لدینه، بعد أن یدخل فیه؟ کیا اس کے دین کو قبول کر لینے والوں میں سے کوئی اس کے دین کو چھوڑ کر تو نہیں جا رہا، اس وجہ سے کہ اس کے دین سے اس کو شکایت پیدا ہو گئی ہے؟

اندازہ کر لیجئے، یہ دونوں شخص کون ہیں، جن میں سے ایک سوال کر رہا ہے اور دوسرا جواب دے رہا ہے! یہ ہے اس نبی کی شان! یہ مدینہ میں بوریا نشین ہے اور سلطنتِ روما کے ہاں اس کی شخصیت پر 'تحقیقات' ہو رہی ہیں! خدا کا کرنا، ایک طرف بت پرست مشرکین کا سردار ہے اور دوسری طرف اہل کتاب مشرکین کا سردار ہے؛ دونوں کو خدا نے اس نبیؐ کی صداقت کی گواہی دینے پر لگا دیا ہے......!

نبی ﷺ کے سب سے بڑے دشمن کے منہ سے سچ نکلتا ہے: بل یزیدون. وہ تو بڑھتے ہی جا رہے ہیں! ہرقل اس پر تبصرہ کرتا ہے: کذلک أمر الایمان حتیٰ یتم. ایمان کا معاملہ تو اسی طرح ہوتا ہے جب تک وہ اپنی حد کو نہ پہنچ لے۔ پھر وہ دوسرے سوال کا جواب دیتا ہے: نہیں، کوئی اس کے دین کو اس وجہ سے چھوڑ کر نہیں جاتا کہ اس سے اس کو شکایت پیدا ہو گئی ہو! شہنشاہِ روم اس پر تبصرہ کرتا ہے: کذلک الایمان اذا خالطت بشاشته القلوب ایمان یونہی ہوا کرتا ہے جب اس کی بشاشت دلوں کے اندر اترتی ہے!

مغرب کے اِس بڑے نے اِن کو وقت کے نبی کی دعوت کو دیکھنے اور جانچنے کی جو ایک کسوٹی بنا کر دی تھی، وہ آج بھی ان کو کام دے سکتی ہے۔ ایمان تو خدا کی ایک خاص نعمت ہے اور وہ تو قسمت والے کو نصیب ہوتی ہے، اور یہ نعمت تو ہرقل کو بھی نصیب

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات، و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

نہ ہوئی تھی باوجودیکہ اس نے ابوسفیان کے ساتھ گفتگو کر لینے کے بعد اپنے صحیفوں کی بیان کردہ پیشین گوئیوں کی رو سے یہ تک کہہ دیا تھا کہ: فإن كان ما تقول حقاً فسيملك موضع قَدَمَيَّ هاتين، وقد كنت أعلم أنه خارج لم أكن أظن أنه منكم، فلو أني أعلم أني أخلص اليه لتجشمت لقاءه، ولو كنت عنده لغسلت عن قدمه (صحیح بخاری، کتاب بدء الوحی) اگر جو تم کہہ رہے ہو سچ ہے تو عنقریب وہ میرے پیر تلے کی اس زمین کا مالک بننے والا ہے، میں جان گیا تھا کہ اس کا ظہور ہونے والا ہے مگر میرا خیال نہ تھا کہ وہ تم میں سے ہوگا!!! اگر میں یہ جانتا کہ میں اس تک رسائی پا سکوں گا تو میں پہنچ کر اس سے ملتا، اور اگر میں اس کے حضور میں ہوتا تو اس کے پاؤں دھوتا..!!!

پس 'ایمان' تو ایک خاص نعمت ہے اور وہ تو قسمت والے کو نصیب ہوتی ہے، 'ہریکولیس کی قوم' دیکھنا چاہے تو البتہ آج بھی دیکھ سکتی ہے کہ اس نبی کے پیروکار مسلسل بڑھتے جارہے ہیں!!! گھٹ نہیں رہے، زیادہ ہورہے ہیں......!!! ☆

☆ اس امر کا اندازہ CNN کی 1997ء کی اسی رپورٹ سے کیا جاسکتا ہے کہ امریکہ کی 1200 سے زائد مساجد میں سے 80 فیصد مساجد صرف پچھلے 12 سال کے اندر اندر تعمیر ہوئیں! دیکھئے:
http://www.cnn.com/WORLD/9704/14/egypt.islam/

اور اب تو یہ حال ہے کہ آئے روز کسی نہ کسی مسجد، کسی نہ کسی اسلامک سنٹر کا افتتاح ہو رہا ہوتا ہے! ٹوکیو سے نیو یارک تک آج پانچ وقتہ اذان کی صدا بلند ہورہی ہے۔ اس رپورٹ کو بھی کئی برس گزر گئے ہیں کہ صرف نیو یارک شہر میں ہی ایک سو مسجدیں اذان کی صدا بلند کرتی ہیں، جبکہ امریکہ کے طول وعرض میں مساجد کی تعداد دو ہزار سے تجاوز کر گئی ہے۔ برطانیہ میں 1000 مساجد، جبکہ فرانس کے آسمان میں 1554 مینار سر نکالے کھڑے ہیں اور مسجدوں کی یہ تعداد فرانس کے مسلمانوں کو ہرگز کفایت نہیں کر رہی۔ جرمنی میں مساجد اور مصلیٰ جات کا تخمینہ 2200 بیلجئم میں 300، ہالینڈ میں 400، اٹلی میں 130 اور آسٹریا میں 76 ہے۔
http://www.islamweb.net/ver2/archive/readArt.php?lang=A&id=136055

حال ہی میں سوئٹزرلینڈ میں مساجد کے مینار بنانے پر پابندی لگوانے کیلئے شور اٹھنے لگا ہے کیونکہ شدت پسند عیسائیوں اور یورپی قوم پرستوں کو وہاں مساجد کے مینار دیکھ کر ہول آتا ہے! کئی دیگر ملکوں میں بھی تعمیر مسجد کیلئے لائسنس ملنا دشوار ہورہا ہے۔

اعداد وشمار بتاتے ہیں: 1900ء میں مسلمان دنیا کی کل آبادی کا 12.4% تھے جبکہ عیسائی 26.9%، یعنی مسلمان عیسائیوں کی نسبت آدھے سے بھی کہیں کم تھے۔ 2000ء میں مسلمان دنیا کا 19.2% ہوگئے اور عیسائی

(بقیہ اگلے صفحے پر)

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات، و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

آخر کتنے ادارے ہیں جو آج اِن کیلئے اعداد وشمار اکٹھے کرنے میں لگے ہیں! کتنے ڈیپارٹمنٹ ہیں جو 'تقابل ادیان' سے متعلق ہر موضوع پر 'تحقیقات' اور 'رپورٹیں' سامنے لاتے ہیں! کیا یہ بات ان کے غور کیلئے کافی نہیں کہ کیوں ایک محمد ﷺ کا دین ہی اقوام عالم میں اور خصوصاً ان کے اہل علم اور ان کے شرفاء میں مسلسل پزیرائی پا رہا ہے؟! ہر ہر مذہب سے، ہر ہر قوم سے آ آ کر لوگ محمد ﷺ کے امتی ہی آخر کیوں بن رہے ہیں؟! آج ہر مذہب سے لوگ جھڑ رہے ہیں۔ متبادل ابھی نہ بھی ملا ہو، اپنے اُس مذہب سے جو کہ دل میں نہیں سماتا بہرحال بیزار ہوئے ہوتے ہیں۔ جبکہ دینِ محمد ﷺ کو قبول کرنے والوں میں آج دنیا بھر کے پروفیسر، دانشور، اپنے مذہب کے بڑے بڑے پادری اور پروہت، اعلیٰ درجے کے صحافی، سماجی خدمتگار، سماجی ماہرین، جذبوں سے اور ولولوں سے سرشار نوجوان، نہایت اعلیٰ یونیورسٹیوں کے طالبعلم، مرد، عورتیں، گورے، کالے، ہر جنس ہر رنگ کے لوگ آتے ہیں.. اندازہ کیجئے آج اس دور میں بھی جب مسلمانوں کی اپنی صورتحال غیر مسلم معاشروں کیلئے کم ہی کوئی کشش رکھتی ہوگی!!!

ہر خطے کے اندر، 'انسانی پیڑ' پر پایا جانے والا کوئی صالح ترین پھل ٹوٹتا ہے تو آج بھی محمد ﷺ کی جھولی میں گرتا ہے! دنیا کے معقول ترین مہذب ترین انسان آج بھی، جب وہ حق کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک جاتے ہیں، آخر محمد ﷺ کے در پر آتے ہیں۔ اور پھر جب وہ یہاں آتے ہیں تو کہیں جانے کا نام نہیں لیتے! کون بدبخت ہے جو اس در سے اٹھ کر کہیں جانے کا نام لے گا؟!! کوئی اس لمحہ ان کو ذرا دیکھے تو، جب وہ تلاشِ ادیان میں دھکے کھاتے کھاتے آخر اپنے نبی کو پہچان لیتے ہیں! أَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ! کبھی اسلامک سنٹروں

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ہمارا

(بقیہ از گزشتہ صفحہ)

29.9%۔ جبکہ آخری عشروں میں مسلمانوں کی تعداد جس تیزی کے ساتھ بڑھنے اور عیسائیوں کی تعداد گھٹنے لگی ہے اس کی رو سے حساب لگایا گیا ہے کہ 2025ء تک مسلمان، دنیا کی کل آبادی کا 30% ہوں گے جبکہ عیسائی، دنیا کی کل آبادی کا 25%۔ یہ جاننا بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ دنیا کی آبادی میں اضافہ کی سالانہ شرح 2.3% ہے جبکہ مسلم آبادی میں اضافہ کی شرح 2.9% ہے۔ یعنی مسلم آبادی کے بڑھنے کی رفتار کل دنیا کی شرح افزائش سے زیادہ تیز ہے! دیکھئے:
http://muslim-canada.org/muslimstats.html

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

کے مناظر دیکھئے، ایک کھوئے ہوئے بچے پر اپنی ماں کو پاتے وقت وہ حال نہ گزرتا ہوگا جوان پر اس وقت گزرتا ہے جب ان کے لبوں پر "محمدٌ رَّسول اللہ" کی شہادت ہوتی ہے!

یہ واقعات پورے ایک تسلسل کے ساتھ آج ان کے اپنے سامنے ہی تو ہو رہے ہیں۔ آخر یہ 'تاریخ کی کتابوں میں' ذکر ہونے والے واقعات تو نہیں! ہم ان کو محض 'زمانۂ سیرت' کے قصے تو نہیں سنا رہے! ان کا کونسا شہر آج ایسا ہے جس کے کسی نہ کسی علاقے میں پائے جانے والے اسلامک سنٹر کے اندر، آئے روز یہ مناظر دیکھنے میں نہیں آتے؟! وہ ان کے اپنے بچے، ان کے اپنے احباب اور اعزا ہی تو ہیں جو ان کے مذہب کو چھوڑ کر محمد ﷺ کے پیروکاروں میں شامل ہو جاتے ہیں اور پھر محمد ﷺ کی محبت اور عقیدت میں دنیا و مافیہا کو تج دینا اپنے حق میں باعث سعادت جانتے ہیں!

دمشق میں بیٹھے ہرقل کو تو واقعی مکہ کے ابوسفیان کی شہادت درکار تھی کہ وہ اس سے پوچھے 'کیا محمد ﷺ کے پیروکار بڑھتے جا رہے ہیں یا جھڑتے جا رہے ہیں؟' اور وہ اسے بتائے کہ 'نہیں، وہ تو بڑھتے ہی جا رہے ہیں' اور پھر وہ اس سے پوچھے کہ 'کیا جب کوئی ایک بار اس کے دین کو قبول کر لے تو پھر اس کے دین کو چھوڑ کر بھی کہیں جاتا ہے، جس کی وجہ یہ ہو کہ اسے اس دین سے ہی شکایت ہونے لگی ہو؟' اور وہ اسے بتائے کہ 'نہیں، محمد ﷺ کے پیروکاروں میں ایسا نہیں ہوتا!'.. مگر آج 'میڈیا' کے دور میں، بلکہ خود اپنے گلی محلوں میں، محمد ﷺ کے پیروکار بڑھتے دیکھ کر اور دنیا کے سمجھداروں کو محمد ﷺ کا حلقہ بگوش ہوتا دیکھ کر، ان کو کونسی 'اطلاع' درکار ہے؟ کونسی بات مانع ہے کہ یہ اپنے وقت کے نبی کو پہچاننا چاہیں تو بڑی آسانی کے ساتھ نہ پہچان لیں؟!

ہرقل کتنا دقیق تھا: '<u>کیا کوئی شخص جو ایک بار محمد ﷺ کے دین کو قبول کر لیتا ہے، پھر اس کو چھوڑ بھی دیتا ہے جس کی وجہ یہ ہو کہ وہ اس دین سے ہی غیر مطمئن ہو گیا ہو</u>'؟

تلاش حق میں بہت سے مرحلے آتے ہیں۔ مغرب کے لوگ خدا کی تلاش میں کلیسا سے بھاگتے ہیں تو کچھ دیر کیلئے کبھی بدھ مت کو دیکھتے ہیں، کبھی ہندو مت کو تو کبھی کسی اور دھرم

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

کو۔لیکن وہ کونسا دین ہے جس میں داخل ہو جانے کے بعد پھر کوئی دین، کوئی فلسفہ اور کوئی دھرم قابل غور نہیں رہتا؟ اس کا جواب مفروضات میں نہیں اعداد وشمار میں دیکھئے!

واقعتاً ہرقل بے حد دقیق تھا۔ کسی نے محمد ﷺ کا دین چھوڑا ہو مگر شرط یہ ہے کہ اس کو محمد ﷺ کے ''دین'' میں ہی کوئی خرابی نظر آئی ہو؟ اس آخری نقطے پر ذرا غور فرمائیے:

بے شک مشنری لوگ بھی پسماندہ آبادیوں کو عیسائی بناتے ہیں۔ مگر ان میں کتنے ہیں، خاص طور پر مسلم ممالک میں، جو معاشرے کے باشعور، پڑھے لکھے، اور کسی 'تحقیق' کے عمل سے گزر کر عیسائیت اختیار کرنے والے ہوتے ہیں؟ کیا مشنریوں کے سب حملے دور دراز کے جاہل و پسماندہ علاقوں میں نہیں ہوتے جہاں یہ 'روٹی' کے بدلے میں اور مغربی ممالک کے 'ویزوں' کے جھانسے دے کر لوگوں کا مذہب تبدیل کرواتے ہیں؟

یہ مشنری لوگ عالم اسلام کی کتنی جانی پہچانی شخصیات کا نام لے سکتے ہیں جنہوں نے کسی 'تحقیق' کے نتیجے میں، اور آمنے سامنے کے مناظرہ میں، اور دلیل کے زور پر، عیسائیت قبول کی ہو؟! جن کو اسلام کے اندر کوئی 'خرابی' نظر آئی ہو اور پھر وہ 'خرابی' ان کیلئے کلیسا نے دور کر دی ہو؟!

کیا انکے نہایت باخبر ادارے، عالم اسلام میں ایسے تعلیم یافتہ اور باشعور قسم کے 'حق کے متلاشیوں' کی کوئی لسٹ جاری کر سکتے ہیں جن کو 'حق' بالآخر محمد ﷺ کے دین کی بجائے کلیسا کے دین میں جا کر ملا ہو؟ ہاں ہم انکو مغرب کے اُن پڑھے لکھوں کی، جتنی طویل یہ چاہیں اتنی طویل فہرست دے سکتے ہیں، جن کو حق محمد ﷺ کے سوا کہیں کسی کے پاس نظر نہیں آیا اور جنکا اسلام میں آنا نہ تو 'بھوک' کی وجہ سے تھا، نہ 'بیماری' کی وجہ سے، نہ 'دوائی کیلئے پیسے پاس نہ ہونے' کے باعث، نہ کسی 'سفارت خانے کے ہاں ویزہ سہولت پانے' کی غرض سے، اور نہ کسی اور دنیوی ضرورت، نہ کسی غرض اور نہ کسی لالچ کے باعث۔

لمن کان یرجو اللہ والیوم الآخر.. محمد ﷺ کا قصد کرنے والے، زمانے بھر میں آج بھی وہی ہیں جو اللہ اور یوم آخر کی تلاش میں پھرتے ہیں، نہ کہ روٹی، سواری اور 'ویزہ' کے ضرورت مند!

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

ہاں البتہ یہ ہیں جو اپنے مفاد کیلئے پہلے 'تیسری دنیا' کو وجود میں لے کر آئے۔ اِس کو بھوکا مار کر اپنی قوموں کو عیش کروائی اور اب یہ سلسلہ شروع کر رکھا ہے کہ پہلے یہ ان ملکوں پر بھوک اور قحط اور جنگیں مسلط کرتے ہیں اور پھر اِن کی بائبل بردار این جی اوز 'انسانی ہمدری' میں ان اقوام کیلئے روٹی اور دوائی لاتی ہیں اور under the table اس 'روٹی' کے بدلے 'ایمان' کے سودے کرتی ہیں۔ تبھی ان کی دجالی سعیِ عمل دنیا کی ساری روٹی ہی آج اپنے قبضے میں کر لینے پر مرکوز ہے۔ مگر یہ سب کچھ کر لینے کے بعد بھی، کس قسم کے طبقے اور وہ بھی کیسی کیسی مجبوریوں اور لاچاریوں کے مارے ہوئے ہمارے یہاں سے 'عیسائیوں' کے قابو آتے ہیں اور دوسری جانب کس اعلیٰ پائے کے لوگ مغربی ممالک میں 'اسلام کی دعوت' قبول کرتے ہیں؟ تصویر اتنی واضح ہے کہ خود بولتی ہے، ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں!

نومسلم دانشور آئے روز کتابیں لکھتے ہیں کہ انہیں ہدایت کیونکر نصیب ہوئی۔ نئے نئے مراکز کھول رہے ہیں۔ ذرائع ابلاغ پر آتے ہیں۔ اپنے معاشروں کے مختلف فورموں پر اسلام کی نمائندگی کا حق ادا کر رہے ہیں، ان میں سے کئی ایک، آج ہمارے عالم اسلام کے مسلم نوجوانوں کی آنکھ کا تارا ہیں۔ اربوں کھربوں کے بجٹ رکھنے والے مشنری بھی کیا مسلم دانشوروں کے 'عیسائی' بن جانے کی ایسی مثالیں دکھا سکتے ہیں؟

اسلام کی اس اصل فاتحانہ قوت کو آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ کر بھی ظالم اپنا وہی استشراقی مقولہ دہراتے ہیں کہ 'اسلام تو دراصل تلوار کے زور پر پھیلا لیا گیا تھا'! ہمارے اسلاف کا وہ دور تو تھا ہی عالیشان اور دلوں کو فتح کرنے والا، یعنی اسلام اس وقت عملاً قائم تھا.. آج مسلمانوں کی اس حالتِ زار کے باوجود اسلام کس تیزی کے ساتھ پھیل رہا ہے اور وہ بھی 'مغربی فاتحین' کے اپنے ملکوں میں؟ یہ بتائیں کہ اسلام کے پاس آج کونسی تلوار ہے؟؟؟؟ آنکھیں تو دیکھتی ہیں مگر دل اندھے ہو جاتے ہیں!

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

محمد ﷺ کی تلوار!

دنیا کے ہر براعظم میں قبولِ اسلام کا شور ہے۔ وہی ''اللــــه اکبـر'' کے نعرے جو کسی شخص کے پہلی بار ''أشهد أن لا الٰه الا الله وأن محمداً رسول الله'' کے الفاظ لب پہ لے آنے پر اول اول 'مکہ' نامی ایک بستی میں سنے جایا کرتے تھے.. وہی نعرے یورپ، جنوبی امریکہ، شمالی امریکہ اور افریقہ تا آسٹریلیا ''اسلامی سنٹروں'' کے اندراب روز گونجتے ہیں...... پیرانِ کلیسا اِس پر چپ ہی رہیں گے؟!

یہ خاموشی پوپ بنی ڈکٹ نے توڑی..!

کئی عشرے ویٹی کن کے یہاں اِس پر 'چپ ہی بھلی' جانی گئی، کہ سامنے قرآن ایسی روشن کتاب ہے اور محمد ﷺ ایسی درخشندہ ذات۔ جبکہ سورج کو اندھیر کہہ دینے کیلئے ڈھٹائی کی ایک غیر معمولی حد درکار ہے۔ 'ڈھیٹ ہونا' مسئلہ نہیں مگر ڈھیٹ 'نظر آنا' ڈپلومیسی اور پریس کے اِس دور میں کچھ غیر ضروری طور پر مشکل کر دیا گیا ہے!

لیکن آدمی 'مجبور' ہو جائے تو......!!!

آخر ہمت کر کے ریجنز برگ یونیورسٹی کے پوڈیم پہ تقریر کے لئے چڑھے اور صدیوں پرانے اپنے ایک رومن شہنشاہ کے اقتباس سے استشہاد کرتے ہوئے خاتم المرسلین ﷺ کی عیب جوئی پہ تان توڑی، جس میں ایک کھلی دروغ گوئی یہ تھی کہ (معاذ اللہ) 'محمد ﷺ نے اپنے عقیدہ کو تلوار کے زور پہ پھیلانے کا حکم دے رکھا ہے'، پھر

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس پرُ عالمانہ' تبصرہ تھا کہ (خاکم بدہن) ''یہ سب تو نرا شر اور غیر انسانی ہے''۔ اِس یاوہ گوئی سے فارغ ہوکر، 'تین کو ایک اور ایک کو تین' بتانے والی ملت کے روحانی پیشوا اپنے تئیں یہ اطمینان کر چکے تھے کہ لیکچر کے موضوع 'Faith and Reason' یعنی 'مذہب اور خرد' کا حق ادا کر دیا گیا ہے! اِس ساری 'نکتہ آفرینی' کی بنیاد توسیعِ اسلام کے تاریخی واقعہ پر رومن ایمپرر کا یہ 'علمی' اعتراض تھا کہ 'عقیدہ کا تعلق عقل اور خرد سے ہے نہ کہ زور اور دھونس سے'! ×

× پوپ نے پر مذمت انداز میں 'مقدس جنگ' کو بھی بیچ میں لانے کی کوشش کی، جبکہ یہ ہماری نہیں اُن کی اپنی ہی اصطلاح ہے۔ پوپ کی اِس ہرزہ سرائی کے کچھ متعلقہ حصے ذیل میں دیے جاتے ہیں:

(نقل کفر کفر نہ باشد)

..he addresses his interlocutor with a startling brusqueness on the central question about the relationship between religion and violence in general, saying: "Show me just what Muhammad brought that was new, and there you will find things only evil and inhuman, such as his command to spread by the sword the faith he preached."

The emperor, after having expressed himself so forcefully, goes on to explain in detail the reasons why spreading the faith through violence is something unreasonable. Violence is incompatible with the nature of God and the nature of the soul. "God," he says, "is not pleased by blood - and not acting reasonably is contrary to God's nature. Faith is born of the soul, not the body. Whoever would lead someone to faith needs the ability to speak well and to reason properly, without violence and threats."

شہنشاہ 'مذہب اور تشدد کے مابین عمومی رشتہ' کے اِس مرکزی سوال پر اپنے مدمقابل مناظر کو غیر متوقع صراحت کے ساتھ مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے: ''تم مجھے کوئی چیز دکھا دو جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی لائی ہوئی ہو اور وہ نئی ہو، اور یہاں تمہیں ایسی ہی چیزیں ملیں گی جو محض شر ہیں اور غیر انسانی، جیسے کہ اُس کا یہ حکم کہ اُس کا تبلیغ کردہ عقیدہ تلوار کے زور سے پھیلایا جائے''۔

شہنشاہ اِس زوردار اظہارِ خیال کے بعد (اپنے موقف کی) ان وجوہات کو تفصیل میں جا کر

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ہمارا

نیرنگیِ زمانہ! کلیسا، جس کا نام لیتے ہی ہمیں خود بخود 'اندلس' یاد آجاتا ہے، 'قرونِ وسطیٰ' کا لفظ اور اس کے سوا 'اور بہت کچھ' بھی کلیسا کے حوالے سے تاریخ کی یادداشت کے ساتھ چپک کر رہ گیا ہے.. یہ 'کلیسا' آج محمد ﷺ کی دعوت کو طعنہ دینے جا رہا ہے کہ 'عقیدہ کا تعلق عقل اور خرد کے ساتھ ہے نہ کہ زور اور دھونس کے ساتھ'!!!!!

محمد ﷺ کی دعوت دنیا بھر میں پھیل جانے کا جو ایک معلوم تاریخی واقعہ ہے اس پر کلیسا کا یہ طعنہ جو 'بحوالہ ایک رومن ایمپرر' پوپ بینی ڈکٹ کی زبان پر آیا، 'بلاتبصرہ' ہی ذکر ہونے کی چیز ہے!!!

یقیناً اِن تاریخی وقائع پر، جو کلیسا کیلئے 'باعثِ تشویش' رہے ہوں گے، مسلم مفکرین کی جانب سے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور یہ سلسلہ اب بھی اللہ کے فضل سے

(بقیہ حاشیہ از گزشتہ صفحہ)

بیان کرنے لگتا ہے کہ اپنے مذہب کو پھیلانے کیلئے تشدد کا سہارا لینا آخر کیوں ایک غیر معقول بات ہے: تشدد کا کوئی جوڑ نہ تو خدا کی حقیقت کے ساتھ ہے اور نہ روح کی حقیقت کے ساتھ۔ شہنشاہ کہتا ہے: ''خدا خون سے کوئی خوش نہیں ہوتا، اور ایک معقول طرزِ عمل اختیار نہ کرنا خدائی حقیقت کے ساتھ ہی متصادم ہے۔ ایمان روح سے جنم پاتا ہے نہ کہ جسم سے۔ جس کسی کے بھی پیش نظر کسی دوسرے کو ایمان کے راستے پر لانا ہو اس میں یہ اہلیت ہونی چاہیے کہ وہ اچھا بولے اور منطقی بات کرے، بغیر اِس کے کہ وہ تشدد یا دھمکیوں کا سہارا لے''

اپنے لیکچر کی 'خالی جگہوں' کو شہنشاہ مانوئیل کے الفاظ سے 'پُر' کرنا کوئی ایسی چیز نہیں جو لوگوں کو سمجھ نہ آئے۔ سامنے کی بات ہے پوپ نے ان الفاظ سے باقاعدہ اپنے 'پوائنٹ' پر استشہاد کیا۔ بعد میں ڈنمارک کے اخبار Gyllands-Posten والا وتیرہ دکھایا، یعنی 'مسلمانوں کے جذبات مجروح ہونے پر مجھے افسوس ہے، جسکا سبب البتہ اُن کے سمجھنے اور دیکھنے کے ساتھ متعلق ہے، وگرنہ بات میں نے غلط تو نہیں کی'!

پوپ کی اِس تقریر کا متن دیکھئے ویٹی کن کے ویب سائٹ پر۔۔ یہاں کلک کریں

شجر سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر
آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

کامیابی کے ساتھ جاری ہے.. البتہ اِس تحدیثِ نعمت کی ضرورت ہر وقت برقرار ہے کہ جس کتاب اور جس نبیؐ پر ہم ایمان رکھتے ہیں اُس کی سب سے بڑی کشش ہے ہی یہ کہ وہ انسان کی عقل، اُس کی روح اور اس کی فطرت کو خطاب کرتا ہے۔'دلیل کی قوت' ہی تو اِس دین کا اصل امتیاز ہے! اسلام کی یہی خصوصیت تو ہے جس کے باعث ہمیشہ کی طرح آج بھی اللہ کے فضل سے لوگ 'تثلیث' چھوڑ چھوڑ کر ''توحید'' کا رخ کر رہے ہیں!!!

اسلام کی اِس اصل خصوصیت کو یہ لوگ یوں نظرانداز کر کے دکھاتے ہیں گویا واقعی انجان ہیں! بنی ڈکٹ وہ پہلے سورما نہیں جو روئے زمین پر دینِ اسلام کو ملنے والی اِس بے مثال پزیرائی کو 'تلوار کا کارنامہ' قرار دے کر اسلامی عقیدہ کی اِس قوتِ تسخیر کی بابت اپنی اقوام کا 'تجسس' دور کرنا چاہتے ہیں! یہ نہایت گھسا پٹا ایک عذر لنگ ہے جس کی مالا جپتے جپتے مستشرقین کی کئی نسلیں قبروں میں جا پہنچی ہیں۔ اردو لٹریچر میں سلیمان ندویؒ، ابوالاعلی مودودیؒ اور اس سے پہلے کسی حد تک شبلی نعمانیؒ نے، پوپ سے بہت پہلے اُن کے اِس بوسیدہ اعتراض پر سیر حاصل مواد چھوڑ رکھا ہے!

یہ واقعہ کہ قومیں صلیب کی عبادت کو چھوڑ چھوڑ کر خدائے واحد کی بندگی اور اسلام کی سچائی ہی میں ہی اپنی گمشدہ تسکین پا لیتی رہی ہیں اور یہ سلسلہ اللہ کے فضل سے بدستور جاری ہے، تو اب بھی اِس کا سبب یہ ظالم دینِ توحید اور دینِ تثلیث کے تقابل میں نہیں بلکہ اسلام کی 'تلوار' میں ڈھونڈتے ہیں! یہی نہیں، بلکہ اسلام کی تلوار کی رونمائی کے دوران اِن کے ہاں یہ بھی ضروری رہتا ہے کہ 'اُس' تلوار پر دنیا کی نظر نہ جائے جو 'صلیب' کے نام پر طویل صدیاں چلائی جاتی رہی اور جو کہ درحقیقت آج بھی نیام میں نہیں چلی گئی ہے، صرف چولہ بدل گئی ہے (آخر الذکر مسئلہ، جیسا کہ ہم کتاب کی ابتدا میں کہہ آئے ہیں، ہماری اِس حالیہ تحریر کا موضوع نہیں، یہاں بات صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کے حوالے سے ہو گی)۔

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر
آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

یہ خود جانتے ہیں شہنشاہِ قسطنطین کے قبولِ عیسائیت (312ء) کے ساتھ ہی 'دھونس' کس طرح میدان میں آئی تھی ......! اور یہ دھونس بھی بھلا کس لئے تھی؟ سینٹ پال کے دین کو مسیح بن مریمؑ کے دین پر برتری دلانے کیلئے، جس کے نتیجے میں 'مسیحیت' کے نام پر ''خدائے واحد'' کے بجائے 'اقانیمِ ثلاثہ' کی بزور پوجا کرائی جانے لگی تھی!!! سبھی کو معلوم ہے Romans کی بے رحم قوت نے میدان میں آ کر کیونکر پانسہ پلٹا اور عرصۂ دراز سے عیسائی فرقوں کے مابین پائے جانے والے ''توحید بہ مقابلہ تثلیث'' کے اُس طویل معرکہ کو کس جبر اور تشدد کے ساتھ، تثلیث کے حق میں، اختتام پزیر کروایا۔ کسے معلوم نہیں، رومنز کے میدان میں آنے کے ساتھ ہی ___ یعنی رومنز کے عیسائیت میں پیر دھرتے ہی ___ مسیحؑ کے سچے پیروکاروں کے ساتھ کیسا آہنی ہاتھ برتا جانے لگا، جب مسیحؑ کو خدا کا بندہ اور خدا کا نبی کہنے والوں پر (خصوصاً چوتھی صدی عیسوی کے ''اریوسی فرقہ'' پر جو کہ توحید پر قائم تھا) زمین تنگ کردی گئی تھی، یہاں تک کہ چھٹی صدی عیسوی کے آواخر ___ یعنی نبیِ آخرالزمانﷺ کے دورِ ولادت ___ تک سب 'اریوسیوں'، 'شمشاطیوں' اور 'ابیونیوں' (عیسائیوں میں پائے جانے والے بعض موحد فرقے ☆) کو معدوم کر کے رکھ دیا گیا تھا......!

ظالموں کو محمد ﷺ سے یہی تو تکلیف ہے کہ خدا کا یہ آخری نبی آیا تو دلیل کے مقابلے پر دلیل لے آیا اور تلوار کے مقابلے پر تلوار.. اور پھر، اِس کھوئے ہوئے توازن کو بحال کر دینے کے بعد، فیصلہ خدا کی مخلوق پر چھوڑ دیا کہ جس عقیدہ کو چاہیں پورے اختیار اور آزادی سے قبول کریں!!! لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَد تَّبَيَّنَ

☆ بہ حوالہ شیخ سلیمان الخراشی، مقالہ بہ عنوان:

الكاثوليك.. الأرثوذوكس.. المارون.. والبروتستانت:

اس
نام
سے
ہے
باقی
آرامِ
جاں
ہمارا

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

الرُّشْدُ مِنَ الْغَی .. ☆ پھر کیوں نہ ہوتا کہ قومیں اور ملک اِس دعوتِ حق کو ہاتھوں ہاتھ لیتیں؟! اِس عمل کے نتیجہ میں اِن لوگوں کا قائم کیا ہوا نظامِ جبر دنیا پر اپنی آہنی گرفت کھو بیٹھا، لوگوں کو ''دلیل'' کی روشنی میں اپنا دین چننے کی آزادی ملی، ☆ اور اِن 'بیچاروں' کو ایشیا اور افریقہ کی 'کالونیوں' سے بے دخل ہو کر اپنے وطن لوٹ جانا پڑا۔ جہان میں بلکہ تاریخ کے اندر 'توازن' کا اِتنا بڑا شفٹ؟!!!! تب سے آج تک 'محمد ﷺ کی تلوار' اِن کے دلوں پر کچوکے لگا رہی ہے!!! وإذا خلوا عضوا

☆ البقرۃ: ۲۵۶ ''دین کے معاملے میں کوئی زبردستی نہیں، (ہاں) ہدایت گم گشتہ راہی سے یقیناً چھانٹ کر رکھ دی گئی ہے..''

☆ اِس ''آزادی'' کی واحد صورت یہی ہوسکتی تھی کہ اِن اقوام پر سے ظلم اور جبر کے اس نظام کا خاتمہ کر دیا جائے جو کئی صدیاں اِن اقوام پر مسلط اپنے جبر و سرکشی کا ناقابل تردید ثبوت دیتا رہا ہے اور جس کا جبر اور دھونس صحابہ کی نگاہوں کے سامنے کوئی 'وہم' یا 'مفروضہ' نہیں بلکہ صدیوں سے چلا آتا ایک واقعہ ہے اور قومیں اُس کی گرفت میں کراہ رہی ہیں۔ ہاں البتہ یہ ضروری تھا کہ ایسے ظلم کو ہٹانے اور لوگوں کو اِس سے نجات دلانے والے ہاتھ ایسے عادل، دیانت دار اور خدا شناس ہوں کہ خلق خدا شہادت دے کہ یہ 'کشور کشائی' نہیں بلکہ اتنی بڑی تعداد میں یہ اللہ کے اولیاء ہیں جو نہ جانے 'کس معجزے کے نتیجے میں' روئے زمین پر برپا ہو گئے ہیں کہ جنہیں اِس دنیا سے کوئی حصہ مطلوب نہیں بلکہ وہ اپنا تمام تر حصہ خدا سے صرف اور صرف آخرت میں ہی لینا چاہتے ہیں۔ یہ چیز خدا کے فضل سے اس برگزیدہ نبی کی نکالی ہوئی 'انسانی کھیپ' کے ہاتھوں صفحۂ تاریخ پر حرفِ روشن کی طرح لکھی گئی، بلکہ نبی ﷺ کا یہ معجزہ ہی ہر دیکھنے والے کو سب سے بڑھ کر حیران کر کے جاتا ہے کزرعٍ أخرج شطأہ فآزرہ فاستغلظ فاستویٰ علیٰ سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بھم الکفار (الفتح: ۲۹)۔ کتب تاریخ میں آتا ہے کہ اصحابؓ رسول اللہؐ فتح کے بعد ارضِ شام میں گئے، جو کہ مسیحؑ کا دیس تھا، تو لوگ انہیں مسیحؑ کے حواریوں سے تشبیہ دیتے تھے!

مشہور اسلامی مفکر سید قطب اِسی وجہ سے دورِ اول کی اسلامی فتوحات کو حرکۃ تحریر الإنسان یعنی 'انسان کو واگزار کرانے کی تحریک' کا نام دیتے ہیں!

اس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا
شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات، و ویب سائٹ ایقاظ کے نصرہ مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

علیکم الأنامل من الغیظ. قل موتوا بغیظکم إن الله علیم بذات الصدور ☆ 'محمد ﷺ کی تلوار' پر بے تحاشا اِن کے دانت پستے ہیں، بس میں نہیں ہے کہ کیا کر دیں!!! کیونکہ 'یہ' ساتھ نہ ہوتی تو 'خالی دلیلیں' تو اِن کی بہت آزمائی ہوئی تھیں!!! دینِ مسیحؑ میں بھلا کیا ''دلیل'' نہیں تھی؟؟؟ کہ جس کے موحد پیروکاروں کو بے دردی کے ساتھ پیس کر رکھ دیا گیا تھا اور اُس کی جگہ پال کی تثلیث کو 'منصبِ دینِ الٰہی' پر تخت نشین کرانے میں دھونس کی آخری حد کر دی گئی اور یوں قوت اور زور کے بل بوتے پر بالآخر پوری ایک آسمانی شریعت کا گھونٹ بھر لیا گیا تھا؟!! پس کیوں نہ ہوتا کہ وہ ''دلیل'' جس کے خلاف اِن کی دھونس نہ چل سکے، اِن کو زہر سے بری لگتی؟!! محمد ﷺ سے دراصل اِن کو یہی تو 'شکایت' ہے، جو کہ ابن تیمیہؒ کے الفاظ میں ''کتابٌ یھدِی وسیفٌ ینصُر'' کو لے کر اِس پیچیدہ جہان میں تشریف لائے تھے، یعنی کتاب: قلوب اور عقول کی ہدایت کیلئے اور تلوار: جباروں اور کج کلاہوں کو سیدھا کرنے کیلئے!!! 'یہ کومبی نیشن' بھلا اِن کو کیوں بھاتا!!!

طرفہ یہ کہ 'محمد ﷺ کی تلوار' کے خلاف پوپ کو 'اقتباس' بھی ملا تو کسی 'پرامن مذہبی شخصیت' کا نہیں بلکہ ایک 'رومن ایمپرر' کا جو مذہب پر 'دسترس' رکھتا تھا! اپنے لیکچر میں خود بھی اِس کی جانب اشارہ کرتے ہیں کہ یہ ایمپرر صاحب قسطنطنیہ پر عثمانی افواج کا ایک محاصرہ بھگت چکے تھے، اور آئندہ محاصرے (جس میں قسطنطنیہ کا سقوط ہونا تھا) کی آندھیاں افق پر عیاں تھیں۔ یعنی ایشیائے کوچک کے آخری کنارے پر رومن بائزنٹینی باقیات کی آخری سانسیں! تو اب جا کر 'رومن ایمپائر' کے اِس سپوت کو یاد آیا کہ 'تلواروں' کا یہاں کیا کام بات تو 'دلیل' سے ہونی چاہیے!!! غرق ہوتے وقت فرعون کو بھی خدا یاد آیا تھا! ایمپرر جس کی جھنجلاہٹ خود پوپ کے اقتباس ہی سے عیاں ہے،

☆ آل عمران ۱۱۹ ''(تم سے) الگ ہوں تو یہ تم پر غیظ سے انگلیاں چباتے ہیں۔ (اے نبیؐ) کہہ دو: مر رہو اپنے اِس غصے میں، اللہ تو سینوں کا حال جانتا ہے''!!!

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اور وہ نبی ﷺ کی شان میں گستاخی پر اتر آیا ہے، اور جس کو سب سے بڑھ کر اب 'تلوار کی زبان' بری لگنے لگی ہے.. یہ بائزنٹینی ایمپرر جس کا تخت، ایک طویل مکافاتِ عمل کے نتیجے میں، ایشیا اور یورپ کے اِس سنگم پر مستحکم رہنا اب مزید ناممکن ہو گیا ہے.. آخر یہ وہی تخت تو ہے جس پر بیٹھ کر ظلم اور طنطنہ اور جبر کا ایک نظام صدیوں چلایا گیا اور جس کے پایوں تلے، پوپ ڈھونڈیں، تو اب بھی بے شمار اقوام کا خون پڑا ہو گا! کیا یہ وہی تخت نہیں جس پر جلوہ افروز تاج پوشوں نے کبھی 'دلیل' اور 'منطق' اور 'حق' کے پرخچے اڑائے تھے؟! یہ تخت جس کو شام، مصر اور اناطولیا کے زرخیز خطوں سے سرکتے سرکتے آخر قسطنطنیہ سے بھی پیچھے ہٹ جانا پڑا، اور جو کہ 'پاپائے روم' کیلئے ایک اذیت ناک واقعہ ہو گا، کیا اسقفِ روم بتائیں گے کہ اِس تخت کے پائے ایشیا اور افریقہ میں کیونکر مستحکم کروائے گئے تھے؟! (خیال رہے، یہاں ہماری بات امتِ مسلمہ کے مسائل یا امت کی تاریخ کے حوالے سے نہیں بلکہ نبی ﷺ کی شان میں اُن کی جانب سے کی گئی ایک گستاخی کے جواب میں ہو رہی ہے۔) پوپ کو یہ بھی معلوم ہو گا کہ یہی بائزنٹینی قسطنطنیہ ہے جو عثمانیوں کے ہاتھوں سقوط پانے سے پہلے دو صدیوں تک قلبِ یورپ سے آنے والے صلیبی حملہ آور لشکروں کی ضیافتیں کرتا رہا ہے اور کسے معلوم نہیں کہ پوپ اربن دوئم کے بھیجے ہوئے یہ وحشی صلیبی حملہ آور شام و مصر کے اندر ___ مسیحؑ کے نام پر ___ مسلم خون کی ہولی کھیلتے رہے تھے، یہاں تک کہ جس دن بیت المقدس میں داخل ہوئے تب ایک ہی دن اَسی ہزار مسلمان کھیت کئے اور مورخین کے بقول بیت المقدس میں اُس دن گھٹنوں گھٹنوں تک خون تھا۔ کسے معلوم نہیں کہ یہ بائزنٹینی قسطنطنیہ ہی دو صدی سے زائد عرصہ اِن صلیبی لشکروں کا 'مہمان خانہ' تھا اور یہی قسطنطنیہ مسلم شام و مصر پر اُن کے حملوں کے لئے اِس تمام تر عرصہ بیس کیمپ بن کر رہا، صرف یہی نہیں بلکہ کتنی ہی بار یہ بائزنٹائن صلیبی افرنگیوں کے شانہ بہ شانہ مصر اور شام کی اینٹ سے اینٹ بجانے کیلئے اپنے جنگی بیڑوں کے ساتھ بحر ابیض میں ہجوم کرتا رہا ہے...... تو پھر اب دو سو سال کی مسلسل جدجہد کے نتیجے میں

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ہمارا

جب مسلمان ایک بہتر پوزیشن میں آ گئے اور ان کو ایک طاقتور خلافت (عثمانی) میسر آ گئی تو کیا وہ اِس بائزنٹینی قسطنطنیہ کا کانٹا نکالنے نہ جائیں؟ یہ تو قوموں میں آپس کا حساب کتاب ہے، اِس پر کلیسا کا پیغمبرِ اسلام ﷺ کی ذات اور آپ ؐ کی تعلیمات کے حق میں دشنام طرازی پر اتر آنا تو محض اُس بغض کا اظہار ہے جو دلوں کے اندر بے حد وحساب بیٹھا ہے اور باہر آنے کے بہانے مانگتا ہے۔

☆☆☆☆☆

یہ بات ہم سے روپوش نہیں کہ چرچ نے اپنی بہت سی تاریخی حرکتوں کو اب disown کرنا شروع کر دیا ہے۔ اپنے پیشرؤوں کی زیادتیوں پر پوپ یہود سے بھی معافی مانگ چکے ہیں اور سائنس کے خلاف چرچ کی تاریخی لٹھ برداری پر بھی اب وہ چرچ کی جانب سے معذرت کر چکے ہیں☆۔ یقیناً ہم سے اوجھل نہیں کہ آج اِس دورِ ناتوانی میں چرچ اپنے ضمیر پر سے بہت سے بوجھ ہلکے کر رہا ہے۔ یہ بھی ہمارے علم میں ہے کہ چرچ اب شہنشاہ قسطنطین یا عالمِ صلیب کے دیگر شہنشاہوں کے بہت سے اقدامات کو 'endorse' کرنے کا روادار نہیں رہا (باوجود اِس کے کہ جس دور میں یہ سب اقدامات 'روبہ عمل' لائے گئے تو اُس وقت بہرحال وہ کلیسا کی 'برکت' سے محروم نہ تھے!)

☆ 'معذرت' نہیں کی تو صرف مسلمانوں سے، جن کے ساتھ اندلس اور صلیبی جنگوں کا حساب تا حال ان کی توجہ نہیں لے سکا، باوجود اِس نہایت دلچسپ امر کے کہ 2000ء میں مصر کی جامعہ ازہر کی جانب سے چرچ کو ایک رسمی مراسلہ بھیجا گیا، جس میں کہا گیا تھا کہ جہاں اوروں سے 'معذرتیں' ہوئی ہیں وہاں کچھ 'کلمات' صلیبی جنگوں کے حوالے سے بھی ہو جائیں، جس پر جامعہ ازہر کا کہنا ہے، چرچ کی جانب سے 28 مارچ 2000ء کو صرف 'خط کی رسید' آئی، پانچ سال انتظار کر لینے کے بعد 24 فروری 2005ء کو اسی مضمون پر مبنی ایک چٹھی جامعہ ازہر کی جانب سے دوبارہ ویٹی کن روانہ کی گئی! آخری اطلاع آنے تک، جامعہ ازہر اپنی اُس چٹھی کا جواب آنے کی بدستور منتظر ہے!

(اِس کی تفصیل کیلئے دیکھئے سہ ماہی ایقاظ، شمارہ: جولائی 2005ء، بہ عنوان 'بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے')

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات، و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

ہم یقیناً آگاہ ہیں کہ کلیسا آج 'pluraity'☆ کی صدا بلند کرنے لگا ہے اور اِس کے علاوہ بھی بہت سے امور میں 'نئی حقیقتوں' کو سراہنے لگا ہے......

مگر ہماری یہ گفتگو ظاہر ہے اِن 'نئی حقیقتوں' کے زمانے سے متعلق نہیں۔ خود پوپ نے 'محمد ﷺ کی تلوار' کے حوالے سے جس دور کی بات چھیڑی ہے یہ وہی دور ہے جس میں اختیار کر رکھے جانے والے 'اپنے' طرزِ عمل کی بابت کلیسا آج نہ صرف شرم محسوس کرنے لگا ہے بلکہ کسی نہ کسی انداز میں اُس پر 'مٹی ڈالنے' کی بھی ضرورت جاننے لگ گیا ہے، جو کہ دلیل ہوئی اِس بات کی کہ خود اِن کو یہ تسلیم ہے کہ اُس زمانے میں اِن کے بڑے کسی 'اور' ہی رخ کی ہوا چلایا کرتے تھے!!! حق تو یہ ہے کہ جس 'plurality' کے اسٹیشن پر کلیسا آج پہنچا ہے یا کم از کم اس کا دعویٰ کرتا ہے، اور جس کا کہ زمانۂ قدیم میں کبھی تصور بھی نہ کیا جاسکتا تھا، اور جو کہ 'انقلابِ زمانہ' کا منہ بولتا ثبوت ہے.. اِس انقلابِ زمانہ کا دنیا کے اندر رونما ہو جانا جہاں اُس ''روشنی'' کا مرہونِ منت ہے جس پر محمد ﷺ نے اِس جہانِ نو کی بنیاد رکھی وہاں اِس کریڈٹ کا ایک معتد بہ حصہ بجا طور پر 'محمد ﷺ کی تلوار' کو بھی جاتا ہے! محمد ﷺ پر ایمان نہیں لاتے نہ لائیں، لیکن جس وقت پوپ یہ محسوس کریں کہ پوپ اربن کی کرسی سے 'plurality' کی بات نشر ہونا 'جدید دنیا' میں بھلا بھلا سا لگتا ہے اور 'پڑھی لکھی' دنیا تالیاں بجاتے ہوئے اِس پر متعجب ہوتی ہے کہ کلیسا اب 'rigid' نہیں رہا، اُس وقت کچھ کلماتِ خیر یہ 'محمد ﷺ کی تلوار' کیلئے بھی ضرور کہا کریں۔ جہانِ انسانی کو اتنی بڑی زقند بھرنا ویسے کب آسان تھا!!!

☆☆☆☆☆

☆ plurality یعنی کسی مذہبی یا سیاسی یا تہذیبی اکائی کا یہ تسلیم کرنا کہ 'ہمارے علاوہ دنیا میں کوئی اور بھی ہے' یا یہ کہ 'کسی دوسرے کو بھی یہاں رہنے کا حق ہے'! پوپ کی اسی تقریر میں، جس کے اندر شانِ رسالتؐ میں گستاخی ہوئی ہے اور جس کا ویب لنک ہم پیچھے دے چکے ہیں، کلیسا کے 'plurality' کو قبول کر لینے کا ذکر ہوا ہے۔

اس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا
شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ
ایقاظ
کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

البتہ......''توحید'' کے سامنے 'تثلیث' کا نہ ٹھہر سکنا، اِس تاریخی واقعہ کی تفسیر انسانی ''عقل'' اور ''خرد'' اور ''منطق'' اور ''فطرت'' کی بجائے اور اسلام کی قوت و برہان کی بجائے 'اسلام کی تلوار' میں تلاش کرنا، وہ عذر لنگ ہے جواب بے حد پرانا ہو گیا ہے! مستشرقوں نے آج سے کوئی صدی بھر پہلے اِس کو ایک 'مقولہ' بنا دینے کی کوشش کر دیکھی ہے مگر انہیں اِس پر منہ کی کھانی پڑی جب ان کے جھٹلانے کو صرف ماضی کے دل آویز حقائق ہی نہیں، خود آج اِس دور میں بھی خدا نے ان کو محمد ﷺ کے دین کی اصل قوت کا ایک چھوٹا سا نظارا کروا ہی دیا: آج اِس دور سے بڑھ کر تو مسلمانوں پر ضعیفی کبھی نہ آئی ہو گی! ہر قوم ہی آج مسلمانوں پر شیر ہے! تو آج کونسی تلوار ہے جو مغرب کے اندر لوگوں کو اسلام قبول کروا رہی ہے؟!!! سبحان اللہ اِس دین کے معجزے دنیا اب بھی دیکھ رہی ہے!!! مسلم ضعیفی کے اِس دور میں بھی قبولِ اسلام کی ایک عالمی لہر مسلسل بلند ہو رہی ہے! ہمارے تعجب کے لئے، 'جدید دنیا' کے اِس چشم کشا واقعہ کے سامنے مستشرق جہاں اب کھسیانے ہو رہے ہیں وہاں کلیسا کے منصب بردار اِس کو 'نہایت موثر طعنہ' سمجھ کر بآوازِ بلند دہرانے جا رہے ہیں!!!

☆☆☆☆☆

''دلیل کی قوت'' ہی تو اللہ کے فضل سے محمد ﷺ کی دعوت کا طرۂ امتیاز ہے۔ حقانیت کا رعب اِس دین سے بڑھ کر بھلا کس کے پاس ہے؟ سادگی، گہرائی، گیرائی، بے ساختگی، قوتِ منطق، وحدتِ مضمون (consistency) اور وسعتِ بیان .. پھر ایک صاف شفاف روحانیت، وحدانیتِ خداوندی، خالق کی تعظیم اور کبریائی، خالق کی تسبیح و پاکیزگی کے نہایت گہرے مگر سادہ ترین پیرائے اور پھر ان پیرایوں کی حیرت انگیز کثرت اور تنوع اور تکرار، مخلوق کا فقر و عاجزی اور مخلوق کی اوقات کا اُس کے آگے صحیح صحیح تعین، نفس کے تزکیہ و تطہیر کے فطری و پرتاثیر اسلوب.. پھر شریعت ایسی سادہ، مفصل، جامع، آسان، عملی، دقیق، نرم اور پر لطف کہ انسان کا انگ انگ خدا کی

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

شجر سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اطاعت میں جکڑا جائے اور وہ زندگی میں قدم قدم پر اور نہایت متنوع انداز میں ''بندگی'' کی اِس روح پرور کیفیت سے گزرے اور 'خدا کا پابند' ہونے کے احساس سے لبریز ہو ہو جائے، نہ روح اپنے حصے سے محروم رہے اور نہ جسم اور نہ عقل، نہ احساس اور نہ وجدان، نہ فرد اور نہ معاشرہ..!!! کسی نبی کی تنقیص اور نہ کسی کتاب کی تکذیب! سمعنا و أطعنا، غفرانک ربنا!!! کوئی اگر مگر نہ کوئی حیل وحجت، تاویل نہ انکار! تحریف اور نہ پیچیدگی! کوئی 'پہیلی' اور نہ کوئی 'معمہ'!!! زندگی، وجود، کائنات، انسان، تاریخ، عقل، سماج، علم، فکر، اخلاق، ثقافت، ہر ہر موضوع پر سادہ لفظ، پُر معانی کے سمندر.. کسی 'اعتراض' سے بھاگنا اور نہ کسی 'سوال' سے آنکھیں چرانا! نہ دھونس اور نہ زبردستی! ☆ ہر سوال کا تشفی بخش جواب اور پھر قبول کرنے یا نہ کرنے کی پوری آزادی! ☆ کافر ومسلم ہر کسی کے ''حقوق'' سے متعلق مفصل ہدایات! ''راواداری'' ☆ کا ایک ایسا صحیح وصریح منہج جس میں کوئی تصنع اور نہ منافقت اور نہ 'کیمرے کے رنگ'!

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

☆ وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِجَبَّارٍ فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَن يَخَافُ وَعِيدِ (ق:۴۵) ''اور تو اِن پر کوئی فوجدار نہیں، پس تذکیر کر قرآن کی مدد سے اُسے جو میری وعید سے ڈر جانے والا ہو''۔

☆ لا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ (البقرة:۲۵۶) ''دین میں کوئی زبردستی نہیں، (ہاں) سیدھی راہ، گم گشتگی سے چھانٹ کر رکھ دی گئی ہے''

☆ وَلَوْ شَاء رَبُّكَ لآمَنَ مَن فِي الأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعاً أَفَأَنتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّى يَكُونُواْ مُؤْمِنِينَ (یونس: ۹۹) ''تیرا پروردگار چاہتا تو زمین کی کل مخلوق ہی ایمان لے آتی، تو کیا تو لوگوں کو مجبور کر سکتا ہے کہ وہ مومن ہو رہیں؟'' وَقُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ فَمَن شَاء فَلْيُؤْمِن وَمَن شَاء فَلْيَكْفُرْ (الكهف: ۲۹) ''کہو حق تمہارے رب کی جانب سے (سامنے) ہے، پس جو چاہے اب ایمان لائے اور جو چاہے کفر پر اڑا رہے'' وَلاَ تَسُبُّواْ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللّهِ فَيَسُبُّواْ اللّهَ عَدْواً بِغَيْرِ عِلْمٍ كَذَلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ إِلَى رَبِّهِم مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ (الأنعام: ۱۰۸) ''اور دشنام مت دو ان کو جن کی یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں، کہ پھر وہ حد سے گزر کر اور جہالت سے اللہ کی شان میں گستاخی کرنے لگیں گے۔ ہم نے اسی طرح ہر گروہ کیلئے اس کا عمل مزین کر دیا ہے۔ آخر جانا تو ان کو اپنے پروردگار ہی کے پاس ہے، پھر وہ ان کو بتائے گا جو وہ کرتے رہے''

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات، و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

خیر کے ہر ہر منصوبے میں ہر مذہب اور ہر پس منظر کے لوگوں کے ساتھ اشتراکِ عمل! ☆ اعلیٰ ظرفی وکشادہ دلی!!! ☆ ہر کسی کی بھلائی کا جواب اس سے بڑھ کر بھلائی سے دینے کی ترغیب!!! ☆ بلکہ برائی کا جواب بھلائی سے دینے کی تاکید!!! ☆ عفو و درگزر کی ترغیب میں اِس کا ایک ہی جملہ ہر مذہبی کتاب اور ہر اخلاقی فلسفے کو پیچھے چھوڑ گیا ہو: وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُم!!! ☆ برائی پر ہاتھ ڈالنے کا حکم وہیں جہاں پُر امن اسلوب فائدے سے بڑھ کر نقصان دہ ثابت ہو اور اُس برائی کا سدباب نہ ہونا فساد فی الارض کی راہ ہموار کرتا اور مخلوق کے ساتھ زیادتی شمار ہوتا ہو!!! ☆

☆ لقد شهدت في بيت عبد الله بن جدعان حلفاً، ما أحب أن له به حمر النعم، ولو أدعىٰ إليه في الإسلام لأجبت (سنن البيهقي الكبرىٰ: ۱۲۸۵۹) ''یقیناً میں (نبی ﷺ) نے عبداللہ بن جدعان کے گھر میں ایک ایسے اتفاق نامہ (حلف الفضول) میں شرکت کر رکھی ہے جس کے بدلے میں مجھے سرخ اونٹ بھی ملیں تو میں اُس سے دستبردار نہ ہوں۔ اور اگر (اب) اسلام میں بھی مجھے اس پہ بلایا جائے تو اس کو قبول کروں''

☆ الْمُؤمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيْمٌ (ترمذی: ۱۸۸۷، ابوداود: ۴۱۵۸، مسند احمد: ۸۷۵۵) ''مومن آدمی فریب کھا جانے کی حد تک دریا دل / اعلیٰ ظرف ہوتا ہے، ایک بدکار آدمی فسادی اور خسیس ہوتا ہے۔

☆ فَحَيُّوْا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوْهَا (النساء: ٨٦) ''تو اُس خیر سگالی کا جواب اس سے بہتر خیر سگالی سے دو یا کم از کم اتنی ضرور دو''۔

☆ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ السَّيِّئَةَ (المؤمنون: ٩٦) ''برائی کا جواب اُس چیز سے دو جو خوب تر ہے''

☆ (سورۃ النور: ۲۲) ''پس چاہیے کہ یہ معاف و درگزر کر دیا کریں، ارے تو کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ اللہ تمہاری مغفرت کر دے......؟!!''

☆ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الأَرْضُ وَلَـكِنَّ اللّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ (البقرۃ: ۲۵۱) ''اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے نہ ہٹاتا تو ضرور زمین میں فساد بھر جاتا مگر اللہ بڑا فضل والا ہے جہانوں پر''

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ، حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

مکارمِ اخلاق اور عالی اَقدار کی ایسی عملی تفصیل کہ کسی مذہب کی کتاب اِس کے مقابلے میں پیش ہی نہ کی جا سکے!!!

پھر...... ہر ہر چیز کی سند اور ہر ہر بات کے لئے وثائق!!!

مختصر یہ کہ.. "خدا کا دین"!!! جسے اُس نے اِس دور کے انسان کیلئے کامل ترین حالت میں، کرۂ ارض کے معلوم وموثوق ترین شخصؐ کے ذریعے، دنیا کی زرخیز ترین زبان میں، تاریخ انسانی کے مستند ترین مصادر سے، زمین کے سب براعظموں کیلئے، آسان ترین صورت میں، دستیاب کر رکھا ہے اور جس کو مخلوق کیلئے قیامت تک اپنے یہاں "پسندیدہ" و "قابلِ قبول" ٹھہرا دیا ہے، اور اِس پر ہزاروں دلائل کرۂ ارض پر پھیلا رکھے ہیں:

أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلاَمَ دِيناً (المائدۃ: ۲)

"آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا، تم پر اپنی نعمت تمام کر دی، اور تمہارے لئے اِس طرزِ فرماں برداری (اسلام) کو ہی پسندیدہ ٹھہرالیا ہے"۔

اِس دین پر پھر کون فدا نہ ہو!!! جسے اِس کی ہم سری کا دعویٰ ہو وہ دکھائے بھی تو کہ اُس کے پاس کیا ہے!!!

☆☆☆☆☆

یہ حقیقت کہ اس دین میں تلوار "بھی" ہے، اِس کے "دینِ کامل" ہونے پر دلالت کرتی ہے نہ کہ کسی جاہل کے اِس دعویٰ پر کہ اِس دین میں "دلیل" نہیں ہے! اور نہ ہی اِس ڈھکوسلے پر کہ اِس دین میں اصل زور انسان کی عقل، اُس کی فطرت، اُس کے وجدان اور اُس کے شعور کو خطاب کرنے پر نہیں!!!

قرآن کے مضامین کو ذرا ایک نظر دیکھ لینا ہی نگاہ والے کو یہ جاننے کے لئے کفایت کر دے گا کہ اصل میں تو قرآن عقل اور بصیرت کے میدان میں ہی باطل کے

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا
شجر سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ، حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

پرخچے اڑاتا اور اُس کو نیست و نابود کرتا ہے۔ ہاں یہاں اُس کو تعجب ہوگا کہ دیگر مذہبی صحیفوں کے برعکس، عقل اور فکر کے میدان میں بھی، بلکہ عقل وفکر کے میدان میں ہی، قرآن ایک شدید ''معرکہ'' بپا کئے ہوئے ہے۔ اِسی کا عکسِ جلی اس کو رسول اللہ ﷺ کی دعوتی زندگی میں نظر آئے گا۔ ہاں یہ اِس دین کی انفرادیت ضرور ہے!!! کیونکہ انسانی عروج اور کمال کو جس مقام تک پہنچانا اِس کی نگاہ میں ہے، اور وہ بھی اُسے دنیا کے ہنگاموں میں شریک رکھتے ہوئے ہی، اُس بلندی پہ کمند ڈلوانے کیلئے انسانی فکروشعور میں اِس کو اپنی ہی پسند کی ایک مستحکم بنیاد اٹھانا ہوتی ہے!

پس یہ ضرور ایک حقیقت ہے کہ قرآن جب تک قلوب اور عقول کی زمین میں باطل کا جھاڑ جھنکاڑ تلف نہیں کر لیتا تب تک وہاں حق کے بیج بونے اور خدا آشنائی کے نفیس معانی کاشت کرنے پر بھی وقت برباد کرنے کا روادار نہیں ہوتا!

البتہ جو بھی قرآن پڑھے یا محمد ﷺ کی جدوجہد کا اصل مضمون دیکھنے پر ذرا وقت صرف کرے وہ اِس پر چونکے بغیر کبھی نہ رہے گا کہ عقل اور خرد اور شعور اور وجدان کی تشنگی مٹانے کو تو چشمہ ہی دنیا میں صرف یہی ایک پایا جاتا ہے اور ''حقیقت'' کے بحر تو ہیں ہی یہاں! یہی تو وہ 'کوثر' ہے☆ جس کا ساقی خدا نے محمد ﷺ کو بنا دیا ہے! ''ساقی'' خود

☆ مقصد معاذ اللہ یہ کہنا نہیں کہ آخرت میں حوضِ کوثر نہیں۔ روزِ محشر رسول اللہ ﷺ کو یہ حوض دیا جانا، جس پر آپ ؐ اپنے پیروکاروں کی پیاس اِس شرابِ سفید وشیریں سے بجھانے کو بہ نفسِ نفیس موجود ہوں گے، ہر کسی کو آپ ؐ کے دست مبارک سے ایسا جام ملے گا جس کے بعد پھر وہ کبھی پیاسا نہ ہو.. اِس معنیٰ کی احادیث صحیح وثابت ہیں۔ البتہ تفاسیر میں سورۂ کوثر کے ضمن میں مفسرین کے اقوال اس کی متعدد جہتیں بیان کرتے ہیں، اور جو کہ ''اختلافِ تنوع'' کی ایک مثال ہے نہ کہ ''اختلافِ تضاد'' کی۔ جس کا خلاصہ یہ ہوگا کہ جس خوش قسمت نے ساقیِ کوثرؐ کے ہاتھ سے یہاں پی لیا اُس کو وہاں بھی پینے کو ملے گا۔ بلکہ اِس معنیٰ کی صراحت اسی حدیث سے ہو جاتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ لوگ جو یہاں اِس کو 'گدلا' کرتے رہے ہوں گے وہ وہاں آپ ؐ کے حوض سے دھتکارے جائیں گے۔ ان مطالب کی بعض جہتیں ہماری آنے والی کتاب ''موحد معاشرہ نہ کہ تیسری دنیا'' میں مذکور ہوں گی۔ (ان شاء اللہ)

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

کہتا ہے: واللہ المعطی وأنا القاسم☆یعنی ”خدا دینے والا اور میں بانٹنے والا“!!!

☆☆☆☆☆

ہر وہ شخص جو اَدیان وشرائع کے بنیادی عناصر سے ذرا واقفیت رکھتا ہے اور انبیاء کے اخبار وآثار بھی اُس کی سماعت کیلئے بہت اجنبی نہیں، جب وہ محمد ﷺ کے پاس آئے گا تو اُس کا سامنا عین انہی چیزوں سے ہوگا جو انبیاء ہی کے پاس ہوتی ہیں۔ انبیاء نے تلوار بھی اٹھائی ہے اور جنگیں بھی کی ہیں۔☆

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

☆ البخاری: ۲۸۸۴ ”من یرد اللہ به خیرا یفقه فی الدین، واللہ المعطی وأنا القاسم“

☆ وَكَأَيِّن مِّن نَّبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُواْ لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَمَا ضَعُفُواْ وَمَا اسْتَكَانُواْ وَاللّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ (آل عمران:۱۴۶)”اور کتنے ہی نبی ہوئے، جن کے ساتھ ہو کر اللہ والے (قتال میں) لڑے، سو نہ تو ہمت ہاری انہوں نے ان مصائب کے ہاتھوں جو اللہ کی راہ میں ان پر آن پڑے، نہ کمزوری دکھائی، اور نہ وہ دبے۔ اللہ کو تو ایسے ہی مستقل مزاجوں سے محبت ہے“

اسلام میں قتال اور جزیہ کی بابت پائی جانے والی نصوص پر طعنے دینے والے اور ان آیات واحادیث کو 'خوفناک' بتانے والے بلکہ دنیا کو ان سے 'خبردار' کرنے والے، جو کہ بیک وقت بائبل پر ایمان کا دعویٰ بھی رکھتے ہیں، اپنی کتاب کھولیں تو ایسی ایسی نصوص پڑھیں گے، اور ظاہر ہے پڑھتے ہیں، جن کیلئے انہیں 'خوفناک' سے بھی کہیں بڑا لفظ ڈھونڈنا پڑے گا۔ یہاں ہم صرف بائبل کی چند ایسی نصوص دیں گے جن سے ثابت ہو کہ قتال پہلی شریعتوں میں بھی پایا جاتا تھا۔ یہاں استشہاد کا مقصد صرف یہی ہے، البتہ بائبل کی اِن نصوص سے اٹھنے والے کچھ دیگر سوال، اور ان کی قدیم انبیاء کے اُس دور میں کیا توجیہ ہوگی، یا حتیٰ کہ یہ نصوص کہاں تک اپنی اصل پر قائم ہیں اور کہاں تک کسی تبدیلی کے عمل سے گزری ہیں؟ یہ ہمارا مسئلہ نہیں، نہ اِن کے صحیح ہونے کے معاملہ میں ہمارا کوئی دعویٰ ہے۔ ہم یہ نصوص علی وجہ الالزام ان لوگوں کے اعتراضات کے جواب میں دے رہے ہیں جن کا ان نصوص پر ایمان کا دعویٰ ہے۔ یہ بھی واضح رہے بائبل کی یہ نصوص صرف پہلی شریعتوں میں قتال وجزیہ کا ثبوت دینے کیلئے ہے، رہ گیا اِن لوگوں کی ہرزہ سرائی کا جواب تو وہ اِس فصل کے آخر میں آئے گا۔ یہ بائبل کا عہدِ قدیم ہے جس پر یہود اور نصاریٰ ہر دو ایمان رکھتے ہیں:

خداوند نے موسیٰ سے کہا: مِدیانیوں سے بنی اسرائیل کا انتقام لے۔ اُس کے بعد تو اپنے لوگوں میں جا ملے گا۔ چنانچہ موسیٰ نے لوگوں سے کہا: اپنے میں سے چند آدمیوں کو

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر
آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات، وویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

انبیاء نے معرکے بھی لڑے ہیں، اور انبیاء نے دنیا میں امن اور عدل بھی قائم کر

(بقیہ حاشیہ از گزشتہ صفحہ)

مِدیانیوں کے خلاف جنگ کرنے اور اُن سے خداوند کا انتقام لینے کے لئے مسلح کرلو۔ چنانچہ اسرائیل کے فرقوں میں سے فی قبیلہ ایک ہزار کے حساب سے بارہ ہزار آدمیوں نے جنگ کے لئے ہتھیار باندھ لئے''

(Numbers گنتی، باب ۳۱: ۱-۵)

اس لئے یشوع (یوشع بن نون) جلجال سے اپنی پوری فوج کے ساتھ جنگ کے لئے گیا۔ یشوع کے بہترین جنگجو اُس کے ساتھ تھے۔ خداوند نے یشوع سے کہا،''ان فوجوں سے مت ڈرو میں تمہیں اُنہیں شکست دینے دوں گا اُن فوجوں میں سے کوئی تمہیں شکست دینے کے قابل نہ ہوگا۔''یشوع اور اُسکی فوج رات تمام جبعون کی طرف بڑھتی رہی۔ دشمن کو معلوم نہ تھا کہ یشوع آرہا ہے اِس لئے جب اُس نے حملہ کیا تو وہ چونک گئے۔ خداوند نے اُن فوجوں کو اسرائیل کی فوجوں کے ساتھ حملہ کے وقت پریشان کر دیا اس لئے اسرائیلیوں نے اُنہیں شکست دے کر بیت حورون تک اُن کا پیچھا کر کے بھگایا۔ اسرائیل کی فوج (نے) عزیقاہ اور مقیدہ تک کے تمام راستے میں آدمیوں کو مار ڈالا۔ اسوقت خداوند نے بڑے بڑے اولوں سے اولوں کا طوفان اسرائیلی دشمنوں پر بھیجا۔

(Joshua یشوع، باب ۱۰: ۷-۱۰)

بعد میں داؤد نے فلسطینیوں کو شکست دی۔ اُس نے اُن کے پایہ تخت شہر جو بڑے علاقہ پر تھا قبضہ کرلیا۔ داؤد نے اُس زمیں پر قبضہ کرلیا

(Samuel II دوم سموئیل، باب ۸: ۱)

داؤد نے ارام، موآب، عمون، فلسطین اور عمالیق کو شکست دیا۔ داؤد نے ضوباہ کے بادشاہ رحوب کے بیٹے ہددعزر کو بھی شکست دی۔ داؤد نے ۱۸۰۰۰ ادومیوں کو نمک کی وادی میں شکست دی۔ وہ بہت مشہور ہوا جب وہ گھر آیا۔ داؤد نے سپاہیوں کے گروہوں کو تمام سرزمین میں رکھا۔ ادوم کے تمام لوگ داؤد کے خادم ہوئے۔ خداوند نے داؤد کو ہر جگہ جہاں وہ گیا فتح دی۔

(Samuel II دوم سموئیل، باب ۸: ۱۲-۱۴)

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ہمارا

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

کے دکھایا ہے۔ کچہریاں بھی سجائی ہیں اور تعزیریں بھی لگائی ہیں۔ ☆ شادیاں بھی کی ہیں، اولادیں بھی چھوڑی ہیں ☆ اور کاروبارِ زندگی سے سروکار بھی رکھا ہے ☆۔ آخرکونسی بات یہاں نرالی ہوئی ہے جس پر طوفان کھڑا کیا جائے؟؟؟

سبحان اللہ! کیا اعتراض اُس چیز پر ہو جو پہلے بھی انبیاء کے ہاں پائی گئی، جبکہ اُن انبیاء پر اِن لوگوں کا ایمان بھی ہو بلکہ ان انبیاء اور ان انبیاء کے صحیفوں پر ایمان لانے کی دعوت بھی یہی لوگ دیتے پھر رہے ہوں؟!! اعتراض اس پر تو کریں کہ کوئی چیز انبیاء کے ہاں تھی اور اِس نبیؐ کے ہاں پائی جانے سے رہ گئی!!!

☆ إِنَّا أَنزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُواْ لِلَّذِينَ هَادُواْ وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُواْ مِن كِتَابِ اللّهِ وَكَانُواْ عَلَيْهِ شُهَدَاء فَلاَ تَخْشَوُاْ النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلاَ تَشْتَرُواْ بِآيَاتِي ثَمَناً قَلِيلاً وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالأَنفَ بِالأَنفِ وَالأُذُنَ بِالأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ (المائدۃ:۴۴-۴۵) "بے شک ہم نے ہی توریت نازل فرمائی تھی، جس میں ہدایت تھی، اور روشنی تھی۔ اِس کی رو سے یہود کے فیصلے کیا کرتے تھے وہ انبیاء جو کہ خدا کے مطیع تھے اور اللہ والے لوگ بھی اور علم والے بھی، بوجہ اِس کے کہ وہ اللہ کی اِس شریعت کے نگہبان ٹھہرائے گئے تھے، اور تھے وہ اِس پر گواہ۔ سو تم بھی (اے مسلمانو!) لوگوں کا ڈر مت رکھو، بس میرا ہی ڈر رکھو اور کسی گھٹیا مفاد کے بدلے میرے احکام مت بیچ ڈالو۔ اور جو کوئی اللہ کے اتارے ہوئے کے موافق فیصلے نہ کرے سو ایسے لوگ بالکل کافر ہیں۔ اور ہم نے اُن پر اس (توریت) میں یہ بات فرض کی تھی کہ جان بدلے جان کے، اور آنکھ بدلے آنکھ کے، اور ناک بدلے ناک کے، اور کان بدلے کان کے، اور دانت بدلے دانت کے، اور زخموں کے بھی قصاص ہیں.."

☆ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلاً مِّن قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجاً وَذُرِّيَّةً (الرعد:۳۸) "بے شک ہم نے تجھ پہلے بہت سے رسول بھیجے، ان کی بیویاں بھی کروائیں اور ان کو اولادیں بھی دیں"

☆ وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِي الْأَسْوَاقِ (الفرقان:۲۰) "اور ہم نے تجھ سے پہلے جو پیغمبر بھیجے، سب کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے تھے"۔

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ؛ فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات، وویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اور اگر بالفرض یہ کہتے ہیں کہ ایک چیز جو انبیاء کے ہاں پائی تو گئی مگر اِس نبیؐ کے ہاں ان کو 'کچھ زیادہ' نظر آتی ہے، اور جو کہ 'تلوار' کے حوالے سے بہر حال صحیح نہ ہوگی، جیسا کہ آگے چل کر ہم انہی کی بائبل سے اُن انبیاء کی 'تلوار' دکھائیں گے جن پر یہ ایمان رکھتے ہیں، جبکہ حق صرف اِس قدر ہے کہ ہر محاذ ہی کی طرح 'تلوار' کے محاذ پر بھی کامیابی نے البتہ غیر معمولی انداز میں محمد ﷺ کے قدم چومے...... تو بھی بہر حال یہ سوال ان کے سامنے یوں رکھا جا سکتا ہے کہ انبیاء کے ہاں پائی جانے والی وہ کونسی چیز ہے جو اِس نبیؐ کے ہاں 'بہت زیادہ' نظر نہیں آتی ؟؟؟!!!

وہ سب خیر جو پہلے انبیاء کے ہاں متفرق پائی گئی، اِس نبیؐ کے ہاں مجتمع پائی گئی اور بے حد وافر!!! یہ اللہ کا فضل ہے اور وہ جسے چاہے دے!!!

صاف بات ہے، یہ ایک عالمی رسالت ہے اور قیامت تک کیلئے زمین پر خدا کی مہر۔ اِس کے بعد کچھ آنا اب باقی ہی نہیں۔ لہٰذا اِس رسالت کو زمین میں کوئی خصوصی کردار ملتا ہے اور اُسی کی مناسبت سے اِس کو نصرت دی جاتی ہے تو یہ خدا کے فیصلے ہیں۔ سوال تو یہ ہے کہ وہ کونسی چیز ہے جس پر گزشتہ نبوتوں کو سامنے رکھتے ہوئے واقعی کوئی علمی اعتراض بنتا ہو؟

پس یہ ایک کامل شریعت ہے یعنی پوری انسانی زندگی کو محیط، جس میں امن بھی آتا ہے اور جنگ بھی، جس میں فرد کے مسائل بھی شامل ہیں اور امورِ معاشرہ بھی، جس میں مصلیٰ بھی ہے اور تخت بھی۔ محراب بھی اور ایوان بھی۔ خدا کیلئے سجدہ ریز نمازی بھی اِسی کے محکوم ہیں اور حق کیلئے برسرِ پیکار افواج بھی اِسی کے ایک ایک حرف کی پابند۔ خانگی مسائل اِس کے دائرہ سے باہر ہیں اور نہ دیوانی و فوجداری قضایا۔ ذکر و تسبیح کے آداب اِس کی قلمرو سے خارج ہیں اور نہ ایوان ہائے صنعت و تجارت سے متعلقہ احکام۔

یہ سب مسائل 'دائرۂ شریعت' میں آتے ہیں، جس کے انسانوں تک پہنچائے

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات، و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

جانے کا واحد ذریعہ وقت کا نبی ہوتا ہے۔ کیا دنیا میں کوئی شخص ایسا ہے جس نے 'نبیوں' اور 'پیغمبروں' کا لفظ تو سنا ہو مگر 'شریعت' کا لفظ نہ سنا ہو؟؟؟ پیغمبر 'شریعت' دے کر نہیں جاتے ☆ تو وہ دنیا میں کرنے کیا آتے ہیں؟؟؟؟؟!!

☆ مراد یہ نہیں کہ ہر پیغمبر لازماً ایک نئی شریعت ہی دے کر جائے۔ بے شک وہ پہلی کسی شریعت ہی کو جاری وساری رکھے مگر یہ لازم ہے کہ وہ لوگوں کو خدا کی شریعت کا پابند کر کے جائے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ انسانوں کو شریعت کے بغیر چھوڑ دے۔ خود مسیح علیہ السلام نے لوگوں کو شریعتِ موسوی کا پابند ٹھہرایا۔ اردو بائبل میں ''انجیل متیٰ'' کے اصحاح ۵ میں (Mathew 5: 17) ۱۷ویں جملے سے پہلے عنوان باندھا گیا ہے: ''یسوع اور شریعت کا لکھا''.. اور پھر سترھویں اور اٹھارویں جملے کا متن یوں آتا ہے:

> ''۱۷۔ یہ نہ سمجھو کہ میں موسیٰ کی کتاب شریعت اور نبیوں کی تعلیمات کو منسوخ یا بے کار کرنے آیا ہوں۔ میں ان کو منسوخ کرنے کی بجائے ان کو پورا کرنے کے لئے آیا ہوں۔ ۱۸۔ میں تم سے سچ ہی کہتا ہوں کہ زمین وآسمان کے فنا ہونے تک شریعت سے کچھ بھی غائب نہ ہوگا۔ جب تک سب کچھ پورا نہ ہولے۔

انٹرنٹ پر دیکھنا چاہیں تو: یہاں کلک کریں

پاپائے روم ہی نہیں، سب کلیساؤں کیلئے ''امورِ سلطنت'' (بشمول امن وجنگ) کے تعلق سے ''شریعت آسمانی'' کا لفظ عجیب وغریب ہے تو اِسکا سبب صرف یہ نہیں کہ موسیٰ اور داؤد علیہما السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح مسیح علیہ السلام زمین میں فرماں روا نہیں ہوئے، بلکہ اِسکا بڑا سبب یہ ہے کہ یہ لوگ سینٹ پال کے دین پر ہیں نہ کہ عیسیٰ علیہ السلام کے دین پر جو بنی اسرائیل کی شریعت کو برقرار رکھ کر گئے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ رومن ایمپائر، عیسائیت قبول کر لینے کے بعد بھی آئینِ سلطنت کے باب میں اپنے پہلے دین پر ہی رہی، ''شریعت خداوندی'' کا اِن لوگوں کے ہاں کبھی سوال نہیں اٹھا۔ یہ ایک تاریخی واقعہ ہے کہ رومن ایمپائر نے 'مسیح پر ایمان' کے بعد بھی جنگ وخوں ریزی میں تو ہرگز کوئی کمی نہ آنے دی البتہ ''شریعتِ آسمانی'' کا کوئی حوالہ تو کیا تصور تک اِنکے ہاں کبھی نہ پایا گیا باوجود اِس کے کہ کلیسا کی 'برکتیں' ایمپائر کیلئے بدستور جاری رہیں! حق یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر ایک بڑے طویل انقطاع کے بعد ''شریعت'' کا راج بحال کروایا اور جو کہ صدیوں برقرار رہا۔ یہاں تک کہ ساتویں صدی ہجری میں کچھ تاتاری شاہی خاندانوں نے اسلام قبول کیا مگر اِنکے یہاں قانون ابھی وہی چنگیز خان کے دور کا چلا آرہا تھا تو وقت کے علمائے اسلام نے اِس پر کفر کا

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات، و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

یہ لوگ انصاف پسند ہوں تو خود شہادت دیں گے کہ کوئی ایک چیز بھی ایسی نرالی نہیں جو اِس آخری آسمانی شریعت میں نبوتوں اور شریعتوں کے سب معیار توڑ کر آ گئی ہو۔ ہاں کچھ خصوصیات ہیں کہ شرائع کا جو اصل جوہر ہے وہ یہاں بامِ عروج پر نظر آتا ہے!

اِس رسالت کی بابت خاص بات یہی ہے کہ خدا نے اپنے اِس آخری نبی کی زندگی اِس قدر بھرپور اور اِس قدر گوناگوں جہت رکھی، کہ زندگی اور سماج کے ہر ہر عقدہ سے اِس کی آنکھیں چار ہوئیں اور حیاتِ انسانی کے سب لاینحل مسئلے اِس کی حق آگاہ پیش قدمی کے آگے خدا کے فضل سے بجھتے چلے گئے۔ یوں اِن سب پہلوؤں سے اس نے شریعت پر پورا اتر کر دکھایا اور عمل سے حیات انسانی کے اِن سب پہلوؤں کو متحقق کیا۔ اِس ہستی کی تشریعی جہتوں سے واقف ہونے کیلئے زیادہ نہیں آپ حدیث کی معروف کتب میں سے کوئی ایک کتاب اٹھا کر پڑھنا شروع کر دیجئے، آپ دنگ رہ جائیں گے کہ زیستِ انسانی کے ہزاروں پہلو ہیں اور ہر ہر پہلو پر اِس نبیؐ سے رشد و ہدایت کی جھڑیاں برس رہی ہیں!!! ہر ہر موضوع پر مفصل تعلیم اور عمیق بنیادیں!!! خدایا! کسی ضابطۂ حیات کو صدیوں میں ارتقاء نصیب ہوتا ہے؛ بہت چھوٹی سی 'ابتدا' ہوتی ہے اور 'بانی' شخصیت نے تو کم ہی

(بقیہ حاشیہ از گزشتہ صفحہ)

فتویٰ دیا (دیکھئے تفسیر ابن کثیر بابت تفسیر سورہ مائدہ آیت: ۴۱ تا ۵۰) جس کے نتیجے میں ''شریعتِ آسمانی'' کا راج بحال ہوا اور صدیوں باقی رہا، اور جو کہ آج بھی زمین کے چند خطوں میں بڑی حد تک برقرار ہے۔ سرزمینِ اسلام کے کثیر خطوں میں ___ آئینِ سلطنت کی سطح پر ___ ''شریعتِ آسمانی'' کی عملداری میں اِس بار بھی کچھ تعطل آیا تو وہ بیرونی قبضہ کاروں کے زیر اثر، جبکہ سبھی اِسکو محض ایک وقتی بلکہ ہنگامی مرحلہ کے طور پر دیکھتے ہیں جس کو بہرحال گزر جانا ہے؛ علمائے اسلام کا فتویٰ آج بھی اِس 'ماسوائے شریعت' کی عملداری کی بابت یہی ہے کہ یہ ''حکم الجاھلیۃ'' ہے، امتِ محمد ﷺ کے ان سب خطوں میں حاکمیتِ شریعتِ خداوندی کی جانب واپسی کا سفر تیزی سے جاری ہے اور دیکھنے والوں کو حیران بھی کر رہا ہے کہ ایک چیز کیونکر اپنے ''اصل'' کی طرف لوٹنے کیلئے بے چین ہے، فالحمد للہ علیٰ ذلک!!!

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

شجر سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

کوئی تفصیلی مواد چھوڑ رکھا ہوتا ہے؛ بہت سی بنیادیں 'بعد میں' ہی جا کر رکھی جاتی ہیں اور پھر رفتہ رفتہ بہت سی شخصیات کا حصہ ڈَل ڈَل کر نسلوں بعد کوئی 'چیز' بنتی ہے، مگر یہاں ایک ہی شخص ہزار ہا پہلوؤں سے انسانی زندگی کی فکری، عملی، شعوری، اخلاقی، سماجی، خانگی، معاشی، سیاسی، جنگی، ڈپلومیسی غرض سب بنیادیں واضح واضح الفاظ میں اور ٹھوس اعمال کی صورت رکھ کر جاتا ہے اور پھر امت کے ہزاروں عباقرہ geniuses، نسل در نسل، اِن بنیادوں کی صرف شرح اور توضیح کا فریضہ انجام دیتے ہیں!!! اور ''شرح وتفسیر وتطبیق'' کے اِس عمل میں اُس کے بولے ہوئے ایک ایک لفظ اور اُس سے صادر ہونے والے ایک ایک فعل کو سامنے رکھنے کے باقاعدہ پابند ہوتے ہیں بلکہ وہ اِس ہستی کے الفاظ اور افعال کی روشنی میں ایک دوسرے سے اختلاف، یہاں تک کہ ایک دوسرے کا محاکمہ کرتے ہیں!!! کسی ایک آدھ شعبے میں نہیں، ''انسان'' کے تعلق سے زیر بحث آنے والے ہر ہر شعبے میں!!! پھر چودہ صدیاں گزر جانے کے بعد اور انسانی زندگی کی اِس حیرت انگیز توسیع ہو جانے کے باوجود، انسانی ضرورت کے ہر ہر مسئلے کا حل اِس ہستی کے اقوال اور افعال میں سے ہی کمال ربط کے ساتھ مل جاتا ہے اور حیرت انگیز طور پر معاشرے کی صلاح وفلاح کو یقینی بنا کر دکھاتا ہے، یوں کروڑوں انسانوں کی زندگی میں اور جدید سے جدید حالات میں اُس سے 'ہدایت' پانے کا یہ عمل مسلسل وبلا انقطاع جاری رہتا ہے!!!

'آسمانی شریعت' خالق انسانیت کی جانب سے کسی معین دور کی فکری وسماجی ضرورت پوری کر دینے کا نام ہے، یوں کہ وہ انسانی صلاحیتوں کو نہ صرف یہ کہ معطل نہ ہونے دے بلکہ انہیں اپنے جوہر دکھانے کی ایک بہترین صورت بھی پیدا کر کے دے، البتہ ایک ایسا فریم بھی ساتھ دے جس کا پابند رہ کر یہ انسانی جوہر منتشر اور بے قابو ہو جانے سے بچے اور ایک ایسی چھلنی بھی فراہم کرے جو اِس کے فاسد مادوں کو اِس سے علیحدہ کرتا جائے۔ انبیاء درحقیقت اطبائے وجود بنا کر ہی خدائے علیم وخبیر کی جانب سے مبعوث کئے گئے ہیں۔ خدا نے ہر دور میں انسان کی یہ ضرورت پوری فرمائی ہے۔ اب

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اگر تاریخِ انسانی کے اِس عظیم الشان دور میں ایک ایسا عظیم الشان پیغمبر آتا ہے اور ایک ایسی تِبْیَاناً لِکُلِّ شَیْءٍ شریعت لے کر آتا ہے، جس کی سب بنیادیں وہ خود اپنے ہاتھوں اور اپنی زندگی مستحکم کروا کے جاتا ہے بلکہ زمین کے قلب میں اِس کا علَم یوں پیوست کر کے جاتا ہے کہ شیاطین پورا زور لگا کر بھی قیامت تک اِس کو نہ اکھاڑ سکیں، کیونکہ کسی اور پیغمبر کو اب آنا ہی نہیں.. تو اِس میں کونسی بات 'حیران ہونے' یا 'نہ ماننے' کی ہے؟!!

انبیاء کو انسانیت کا طبیب ہونے کی سند خدا دیتا ہے۔ کوئی دوسرا نہ اُن کو سند دیتا ہے اور نہ اِس سے اُن کو سبکدوش کر سکتا ہے۔

أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَةَ رَبِّكَ؟؟؟ ☆

''طبیب'' کو انسانی زندگی میں پیش آنے والے سب طبی مسائل کا ''علاج'' کرنا ہوتا ہے۔ ''معلمِ طب'' کو ان سب پہلوؤں کی بنیاد رکھنا ہوتی ہے.. جن میں وہ مسائل بھی آتے ہیں جن کے اندر 'جھانکنا' تک عام حالات میں معیوب جانا جاتا ہو۔ البتہ ''صاحبِ طب'' اگر ان مسائل سے سروکار نہیں رکھتا تو اُس کے حق میں یہ بات یقیناً معیوب ہوگی۔ کسی نہایت استثنائی صورت میں آدمی کی ٹانگ کاٹ دینا بھی ''طبابت'' کا حصہ ہے، تاکہ باقی جسم کارآمد رہے۔ خاص حالات میں، دانت کا نکال دیا جانا، پتے کا جسم سے الگ کر دیا جانا، سینہ یا پیٹ چاک کر دیا جانا.. یہ سب ''شفاخانوں'' کی قاموس میں اَنہونا یا اَن سنا نہیں! جہاں ضرورت ہو___ اور یہ ضرورت بھی ظاہر ہے ''علم طب'' ہی طے کرے گا___ وہاں طبیب یہ فریضہ سرانجام نہیں دے گا تو اس کو حق نہیں کہ وہ ''طبیب'' کہلائے۔ دنیا کے سب عقلاء اس 'اعتراض' کو صرف اور صرف جہالت ہی کا نام دیں گے کہ ''طبیب'' کے ہاں 'ٹانگ کاٹ دینے' کا واقعہ کیوں پیش

☆ الزخرف: ۳۰-۳۱ وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هَذَا الْقُرْآنُ عَلَى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَةَ رَبِّكَ ''کہتے ہیں یہ قرآن اِن دو بستیوں میں سے کسی 'بڑے آدمی' پر کیوں نہ نازل کیا گیا؟ تو کیا تیرے پروردگار کی رحمت کے تقسیم کنندہ یہ ہیں؟؟؟''

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

آ گیا ہے! عقلاء کے ہاں اعتراض یا بحث کی بات ہوگی تو یہ کہ جس نے یہ کام کیا ہے وہ ایک ''اہل'' و ''سند یافتہ'' طبیب ہے یا نہیں!

جہاں ایسا اعتراض جہالت کہلائے گا، وہاں یہ بھی جہالت کہلانے کے لائق ہے، بلکہ کہیں بڑی جہالت، کہ ''طب'' اور ''اطباء'' ہی کا تعارف یوں کرانے کی بجائے کہ خدا نے اِن کو زمین پر انسانوں کی ''شفا'' اور ''منفعت'' کا ذریعہ بنایا ہے ایسے مقولے رائج کروائے جائیں کہ یہ اعضاء کی قطع و برید کا نام ہے!!! یہ جہالت بھی نہیں دراصل بہت سوچی سمجھی خباثت ہے۔

اتنی بڑی شریعت، اور جیسا کہ ہم نے کہا، کوئی بھی کتاب کھول کر دیکھ لیجئے، اِس شریعت کے ہزارہا شعبے اور ابواب، پھر معجزے جن کا کوئی حد و حساب نہیں، اور دلائل، شواہد اور نشانیاں جو روزِ روشن کی طرح ثابت کردیں کہ خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر نبی بنا کر زمین پر نہیں بھیجا تو پھر کوئی ہو ہی نہیں سکتا جسے اُس نے نبی بنا کر دنیا میں بھیجا ہو.. مگر ظالموں کو اِس ناپیدا کنار شریعت میں صرف وہ چیز نظر آئی جس کو ایک بھیانک ترین رنگ میں دکھا کر یہ انسانوں کو زندگی اور شفا کے اِس ابدی سرچشمے سے فرار پر ہی آمادہ کریں!

کوئی شک نہیں ابن آدم کی ''فلاح'' اور ''شفا'' کے راستے میں صرف شیاطین بیٹھتے ہیں۔ حق سے بھگانے کیلئے 'میڈیا' کا جادو اور 'زخرف القول' ☆ انہی کا اختصاص ہے۔ شیاطین اپنی 'پہچان' کرائے بغیر بھلا کب رہ سکتے ہیں!

☆ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نِبِيٍّ عَدُوّاً شَيَاطِيْنَ الإِنسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوراً وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ وَلِتَصْغَى إِلَيْهِ أَفْئِدَةُ الَّذِيْنَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِالآخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُواْ مَا هُم مُّقْتَرِفُونَ (الانعام: ۱۱۲-۱۱۳)

''اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے بہت سے دشمن پیدا کئے، کچھ آدمی اور کچھ جن، جو ملمع کی ہوئی باتیں ایک دوسرے کو سجھاتے ہیں، سامانِ فریب کے طور پر۔ اور اگر اللہ چاہتا تو یہ ایسے کام نہ کر سکتے، سو چھوڑ دے اِن کو اور اِن کی بناوٹوں کو۔ اور یہ اِس لئے کہ اس کی طرف ان لوگوں کے قلوب مائل ہو ہی جائیں جنہیں آخرت پر ایمان نہیں، اور اس کو پسند کر لیں، اور وہ گناہ کما لیں جو انہیں کمانا ہیں''۔

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات، و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

یہ خدا کی دنیا ہے اور خدا کی تقسیم!.. کوئی خوش قسمت پرندہ یہاں ایسا پایا جائے گا کہ اُس کی بانگ فرشتوں کی رؤیت کا اشارہ باور ہو اور کوئی جانور ایسا کہ اُس کا 'آواز' نکالنا شیاطین کی جھلک کا غماز......!

خانہ ہائے خدا کے اندر، ذکر و قرآن میں محو پاکیزگی پسندوں کے اکٹھ جہاں فرشتوں کے نزول کا محل ہیں.. وہاں جب آپ کسی جگہ اوباشوں کو اکٹھا ہوا دیکھیں کہ وقت کے نبیؐ پر بھونکتے ہی جا رہے ہیں اور پھر داد پانے کو بھی ایک دوسرے کی جانب پلٹ پلٹ کر دیکھتے ہیں اور انکے بہت سے پیر بھائی اِس سیاہ کاری کو کارنامہ جان کر اِس پر دانت نکالنے سے رکنے کا نام نہیں لیتے، تو سمجھ لیجئے دنیا میں ابلیس کہیں ہے تو وہیں پر ہے۔

بقولِ علی رضی اللہ عنہ: "شقی وہ جسے اُس کی ماں کے پیٹ میں شقی لکھ دیا گیا"۔ کوئی دنیا میں اپنی نیک بختی ثابت کرنے آتا ہے اور انبیاء وصلحاء سے یوں نسبت کہ اُن کا ذکر ہی ہو جائے تو اُس کے کلیجے پر گویا ٹھنڈ پڑ گئی۔ اور کوئی یہاں اپنی شقاوتِ ابدی ثابت کرنے آتا ہے؛ خدا کے نبیوں اور صدیقوں کے ساتھ بغض ایسا کہ پورے جہان کے اندر مشہور، اور وجہِ شہرت محض یہ کہ یہ شخص خدا کے فرستادہ ایک نبی پر بھونکا ہے!!!

چنانچہ......قرآن سے، جی ہاں پورے قرآن سے، صرف 'آیۃ السیف' نکال کر دکھانا.. اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رشد و ہدایت سے لبریز زندگی میں صرف 'قتال' کو نمایاں کر کر کے دکھلانا......اب وہ شیطانی مہم ہے جسے مستشرقین کے گرد آلود ڈیسک سے اٹھا کر میڈیا کی چمکیلی سکرین پر پہنچا دیا گیا ہے☆۔ اِس کا ادراک اور تدارک ہر دو وقتِ حاضر کے

☆ اِس خباثت پر مبنی حال ہی میں آنے والی ایک فلم، جسے ہالینڈ کے ایک پارلیمنٹیرین Geert Wilders نے خصوصی محنت سے بنایا ہے اور اِس محنت میں کئی دیگر مغربی ممالک کے پارلیمنٹیرین، مفکرین اور میڈیا شخصیات بھی اُس کی شریک کار رہی ہیں، اور جس کا نام اِن بدبختوں نے 'فتنہ' رکھا

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اہم ترین فرائض میں آتے ہیں۔ درحقیقت یہ ایک نہایت خبیث چال ہے، گو اِس پر گفتگو کا یہ مقام نہیں۔

☆☆☆☆☆

تو پھر اے اہل کتاب کے وہ لوگو

جو بدزبانی چھوڑنے پر آمادہ نہیں

واضح رہے...... یہاں ہمارا روئے خطاب نہ کلیسا کے کسی عہدہ دار کی جانب ہے اور نہ سینیگاگ کے کسی ربّی اور نہ اہل کتاب میں سے کسی بھی شخص کی جانب۔ ہمیں قرآن نے واضح حکم دے رکھا ہے:

وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ (العنکبوت: ٢٦) ''اور تم اہلِ کتاب سے بجز مہذب طریقہ کے مباحثہ مت کرو، ہاں جواُن میں زیادتی کریں''

کتاب کی ابتدا میں ہم کہہ آئے ہیں کہ ہمارے ہاں مخاصمانہ اسلوب پایا ہی نہیں جاسکتا سوائے اُن لوگوں کے ساتھ جو ہمارے دین، ہماری کتاب اور ہمارے نبیؐ کے خلاف نفرت کی آگ بھڑکا رہے ہوں۔ میڈیا اور انٹرنٹ کی دنیا سے جس شخص کو بھی کچھ سروکار ہے اسے خوب معلوم ہے کہ یہ شرپسند طبقے کس شدت سے ہماری کتاب اور ہمارے نبیؐ کو (معاذ اللہ) بھیانک بنا بنا کر پیش کرنے کی تگ ودو میں مصروف ہیں......

کوئی شخص اگر یہ کہتا ہے کہ محمد ﷺ سے پہلے وہ موسیٰؑ، سموئیل، یوشع اور داوٗدؑ وغیرہ کے ساتھ کفر کرتا ہے تو ایسے بدبخت کے ساتھ گفتگو کا تو کوئی اور ہی مقام ہوسکتا

(بقیہ حاشیہ از گزشتہ صفحہ)

ہے (جی ہاں مغربی زبانوں میں بھی، جہاں 'عربی' سمجھ نہیں آتی، اس فلم کو اسی نام 'Fitna' سے چلایا جارہا ہے)۔ اِس میں قرآن اور محمد ﷺ کی زندگی سے ایسی ہی اشیاء کو الگ نکال کر ''اسلام'' کی بابت مغرب کی 'آنکھیں کھولنے' کی کوشش کی جارہی ہے!

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ہمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

ہے، البتہ اگر کوئی شخص بائبل میں مذکور اِن انبیاء کو مانتا ہے اور ان کے صحیفوں پر مشتمل آج کی بائبل بھی وہ بڑی تندہی سے بانٹتا پھرتا ہے اور اس پر ایمان پختہ کرانے کا بھی باقاعدہ داعی ہے البتہ محمد ﷺ کی 'تلوار' دکھا دکھا کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ 'دیکھو اسلام تو کس بربریت کا درس دیتا ہے' اور یوں دین اسلام کو معاذ اللہ 'تہذیب' کا طعنہ دینے چل پڑتا ہے...... تو پھر ایسے شخص کو ہم کہتے ہیں آؤ تمہاری ہی بائبل کھول لیتے ہیں، ہم پڑھیں گے اور تم سنو! پھر ہمت ہو تو انصاف کی بات کہہ دو، اور اگر نہیں تو تمہاری طرح کے بہت ہیں جو چپ بیٹھے ہیں!

البتہ اِس سے پہلے ایک بار پھر واضح کر دیں کہ نبی ﷺ سے پہلے کے جتنے انبیائے کرام ہیں جن کا ہمیں اپنے نبیؐ کی راہ سے علم ہوا ہے، اور جن میں سے بعض کا آئندہ صفحات میں دیے جانے والے بائبل کے حوالوں میں بھی ذکر آ سکتا ہے، اُن سب نبیوں پر ایمان ہمارے دین کا حصہ ہے۔ امتِ محمد ﷺ کا یہی امتیاز ہے کہ وہ خدا کے کسی نبی کی، بال برابر بھی بے ادبی کا معاذ اللہ کبھی سوچ تک نہیں سکتی۔ بائبل کی اِن نصوص سے اٹھنے والے جو بہت سے سوال ہو سکتے ہیں، بلکہ سب سے پہلے یہی سوال کہ یہ نصوص کہاں تک اپنی اصل پر قائم ہیں اور کہاں تک کسی تبدیلی کے عمل سے گزری ہیں؟ یہ ہمارا مسئلہ نہیں، نہ اِن کے صحیح ہونے کی بابت ہمارا کوئی دعویٰ ہے۔ ہم یہ نصوص علی وجہ الالزام ان لوگوں کی بدزبانی کے جواب میں دے رہے ہیں جنکا دعویٰ ہے کہ وہ بائبل پر ایمان رکھتے ہیں مگر جنکا کہنا ہے کہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ شریعتِ اسلامی کے مصادر 'وحشیت' سکھاتے ہیں۔

واضح رہے بائبل کا یہ 'ترجمہ' ہمارا نہیں۔ یہ اسٹینڈرڈ اُردو بائبل کے نسخے ہیں جن میں ہم نے ایک حرف کا بھی تصرف نہیں کیا۔ کوئی وضاحت ضروری ہو تو بریکٹ میں اور وہ بھی خطِ نسخ کے ساتھ دیں گے۔ مزید برآں، اب وہ زمانہ بھی نہیں کہ کسی مذہب یا فرقے کی کتب کی عدم دستیابی کے باعث 'حوالے' چیک کرنا مشکل ہو۔ اب تو 'فیصلے'

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات، و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

موقعہ پر ہو جاتے ہیں! اگر آپ انٹرنیٹ پر یہ کتاب پڑھ رہے ہیں تو یہیں اردو بائبل کے اِن links پر چلے جایئے اور پھر ہر حوالے پر متعلقہ صحیفہ 'کلک' کرتے جایئے:

http://www.wbtc.com/site/PageServer?pagename=downloads_urdu

http://www.ibsstl.org/bibles/urdu/index.php

سموئیل (بائبل کی رو سے ایک نبی) نے ساؤل (طالوت) سے کہا کہ میں وہی شخص ہوں جسے خداوند نے بھیجا ہے کہ وہ اپنی قوم کے اوپر تجھے بطور بادشاہ مسح کرے۔ لہٰذا اب دھیان سے خداوند کا کلام سن۔ خداوند قادرِ مطلق یوں فرماتا ہے کہ جب اسرائیلی مصر سے نکل کر آئے تو اُن کا راستہ روک کر عمالیقیوں نے اُن کے ساتھ جو کچھ کیا اُس کے لئے میں اُنہیں سزا دوں گا۔ اِس لئے اب تو جا اور عمالیقیوں پر حملہ کر اور جو کچھ اُن کا ہے اُسے پوری طرح تباہ کردے۔ اور اُن پر رحم نہ کرنا بلکہ مردوں، عورتوں، اور شیرخوار بچوں، گائے، بیلوں بھیڑوں، اونٹوں اور گدھوں، سب کو قتل کردینا''

(1 Samauel سموئیل ۱، اصحاح ۱۵: ۱ تا ۳)

اب اگر کوئی اِن سے پوچھنے پر آئے کہ شیرخوار بچوں نے بنی اسرائیل کا کیا بگاڑا تھا (ویسے شاید آج بھی اِسی 'حکم' پر عمل کے لئے امریکی بنیاد پرست، اسرائیلی بمباروں کیلئے چندے اکٹھے کرتے ہوں!)...... اور یہ کہ بیلوں، بھیڑوں، اونٹوں اور گدھوں کا بھلا کیا قصور تھا جو قتل کردیا جانے کا حکم آتا ہے؟!

تو پھر اب ذرا اِس کا موازنہ رحمۃ للعالمین محمد رسول اللہ ﷺ کے اِس فرمان سے بھی کرلو، جو وہ صحابہ کے دستوں کو 'جہاد' پر روانہ کرتے ہوئے صادر فرمایا کرتے:

عن أنس بن مالك، أن رسول الله ﷺ قال:

انطلقوا باسم الله، وبالله، وعلیٰ ملة رسول الله، ولا تقتلوا شیخاً فانیاً، ولا طفلاً، ولا امرأةً، ولا تغلوا، وضموا غنائمکم، وأصلحوا وأحسنوا إن الله یحب المحسنین

(سنن أبی دواد، حدیث رقم: ۲۲۴۷۔ کتاب الجهاد، باب: فی دعاء المشرکین)

انس بن مالکؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''چل پڑو اللہ کا نام لے کر، اللہ کے سہارے، اللہ کے پیغمبر کی راہ پر، اور نہ قتل

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ۔۔ حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

کرنا کسی ناتواں بوڑھے کو، اور نہ بچے کو، اور نہ عورت کو، اور نہ خیانت کرنا، دیکھنا غنیمت کا مال (امیر کے پاس) جمع کرانا، اور اصلاح کرتے رہنا، اور احسان کرنا، بے شک اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے"

خدا کے بندو! کیوں اِس نبیؐ پر فدا نہیں ہو جاتے!!!؟ دیانتداری سے بتاؤ، 'جنگوں' کی تاریخ میں محمد ﷺ سے پہلے بھی کوئی ایسا حکم نامہ کہیں پایا گیا یا کوئی شخص لا کر دکھا سکتا ہے؟ تاریخ کے دھارے کو یہ صالح ترین رخ اِس عظیم انسان کے سوا کس نے دیا؟ کیا حق نہ تھا کہ وہ لوگ جو آج تک رومن درندگی کی داستانیں سنتے اور سناتے آئے تھے وہ اِس نبیِؐ خدا آگاہ کو دشنام دینے کی بجائے، آ کر اِس کے پیر چومتے؟!!

مگر آنکھیں نہیں دل اندھے ہو جاتے ہیں!

اور، آگے بڑھنے سے پہلے، اب ذرا قرآن کو بھی دیکھئے:

فَإِنِ اعۡتَزَلُوكُمۡ فَلَمۡ يُقَاتِلُوكُمۡ وَأَلۡقَوۡاۡ إِلَيۡكُمُ السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ اللّهُ لَكُمۡ عَلَيۡهِمۡ سَبِيلاً (النساء:۸۹)

"ہاں اگر وہ تم سے کنارہ کش رہیں، کہ تم سے جنگ نہ کریں، اور صلح کا پیام ڈالیں، تو اللہ تعالیٰ نے تم کو ان لوگوں پر کوئی راہ نہیں دے رکھی ہے"

بخدا، ہم یہاں انبیاء کا موازنہ نہیں کر رہے۔ ہم تو بائبل کی ان نصوص کے ثبوت ہی کی بابت کوئی دعویٰ نہیں رکھتے۔ ہم صرف اِن لوگوں کی بددیانتی سامنے لانے کیلئے یہ عبارتیں دے رہے ہیں جو بائبل اور اُسکی اِن نصوص کو حق جانتے ہیں پھر بھی 'بربریت' کی نشاندہی کیلئے اسلامی شریعت کی نصوص پر انگلی اٹھاتے ہیں۔

تو پھر آیئے......! سیرتِ مصطفیٰ ﷺ میں کہیں نہیں پایا گیا کہ کوئی قوم جنگ کے بغیر زیرنگیں آنے پر تیار ہو تو اس کو غلام بنانے کا کبھی سوال بھی اٹھا ہو، اور سوائے آمادۂ جنگ لوگوں کے کسی کو تلوار کی دھار پر رکھا گیا ہو، اور سوائے چند انتہائی سربرآوردہ

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

جنگی مجرموں کے کسی قیدی کو پسِ جنگ 'زندہ نہ چھوڑنے' کا واقعہ پیش آیا ہو......مگر یہاں دیکھئے، 'شریعت' یوں بتائی جاتی ہے:

> جب تم شہر پر حملہ کرنے جاؤ تو وہاں کے لوگوں کے سامنے امن کا پیغام دو۔ اگر وہ تمہارا پیغام قبول کرتے ہیں اور اپنے پھاٹک کھول دیتے ہیں اُس شہر میں رہنے والے تمام لوگ تمہارے غلام ہو جائیں گے اور تمہارا کام کرنے کے لئے مجبور کئے جائیں گے۔ لیکن اگر شہر امن کا پیغام قبول کرنے سے انکار کرتا ہے اور تم سے لڑتا ہے تو تمہیں شہر کو گھیر لینا چاہیے۔ اور جب خداوند تمہارا خدا شہر پر تمہارا قبضہ کراتا ہے تب تمہیں تمام آدمیوں کو مار ڈالنا چاہیے۔ تم اپنے استعمال کے لئے عورتیں بچے جانور اور شہر کی ہر ایک چیز لے سکتے ہو۔ خداوند تمہارے خدا نے تمہارے دشمنوں کی مالِ غنیمت تم کو دی ہیں۔ جو شہر تمہاری ریاست میں نہیں ہیں اور بہت دور ہیں اُن سبھی کے ساتھ تم ایسا برتاؤ کرو گے۔ لیکن جب تم وہ شہر لیتے ہو جسے خداوند تمہارا خدا تمہیں دے رہا ہے تب تمہیں ایک بھی چیز کو زندہ نہیں چھوڑنا چاہیے۔

(Deuteronomy استثناء، اصحاح:۲۰: ۱۱ تا ۱۶)

پھر، عملاً اسیروں کے ساتھ کیا ہوتا ہے اور اسیر بھی عورتیں اور بچے، بعد از جنگ:

مرد پہلے ہی مار دیے جاتے ہیں، عورتیں اور بچے ہیں جنہیں لے کر آیا جاتا ہے، دیکھئے ان کے ساتھ کیا ہوتا ہے:

> اسرائیلیوں نے مِدیانی عورتوں اور بچوں کو اسیر کیا اور مدیانیوں کے مویشیوں کے تمام ریوڑ اور بھیڑ بکریوں کے تمام گلے اور سارا مال واسباب لوٹ لیا۔ انہوں نے ان تمام شہروں کو جہاں مدیانی آباد تھے اور اُن کی سب لشکر گاہوں کو نذرِ آتش کر دیا۔ تب اُنہوں نے لوگوں اور جانوروں سمیت تمام مالِ غنیمت کو جمع کیا اور تمام اسیروں اور مالِ غنیمت کو موسیٰ، الیعزر کاہن اور بنی اسرائیل کی جماعت کے پاس اپنی لشکر گاہ میں لے آئے جو یریحو کے مقابل یردن کے کنارے موآب کے میدانوں میں تھی۔ موسیٰ اور الیعزر کاہن اور جماعت کے سب سربراہ اُن کے استقبال کے لئے لشکر گاہ کے باہر گئے۔ موسیٰ جنگ سے لوٹے ہوئے اُن سپہ سالاروں پر جھلایا جو ہزاروں اور سینکڑوں فوجیوں کی قیادت کر رہے تھے۔ اُس نے اُن سے پوچھا: کیا تم نے سب عورتوں کو زندہ رہنے دیا؟ فعور میں جو کچھ ہوا اُس وقت یہی عورتیں بلعام کی صلاح سے اسرائیلیوں کو خداوند سے برگشتہ کرنے کا

اس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

ذریعہ بنی تھیں اور خداوند کے لوگوں میں وبا پھیلی تھی۔ لہٰذا سب لڑکوں کو مار ڈالو اور ہر اُس عورت کو بھی مار ڈالو جو کسی مرد کے ساتھ ہم بستر ہو چکی ہو۔ لیکن ہر اُس لڑکی کو اپنے لئے بچائے رکھو جو کبھی کسی مرد کے ساتھ ہم بستر نہ ہوئی ہو۔

(Numbers گنتی: اصحاح ۳۰: ۹-۱۸)

اور اب 'بنو قریظہ' کے قصے نشر کرنے والے یہ بھی دیکھیں کہ ان کی بائبل 'موآبیوں' کا قصہ کیونکر سناتی ہے: داؤد نبی (ہم اُن کیلئے "علیہ السلام" بولتے ہیں) موآبیوں پر فتح پا کر ان کو اسیر کرتا ہے تو ان کو زمین پر لمبے لٹا لیتا ہے۔ جس طرح کسان بیگھہ ماپتا ہے اُس طرح قیدیوں کے انبوہ کو رسی کے ساتھ ماپتا ہے، دو دو 'ماپ' تہ تیغ کرتا جاتا ہے اور ایک ایک 'ماپ' چھوڑتا جاتا ہے، جن کی جان بخشی ہوتی ہے ان کو غلام بنا لیتا ہے جو اسے 'جزیہ' دیتے ہیں:

اور داؤد نے موآبیوں کو بھی شکست دی۔ اُس نے اُنہیں زمین پر لٹا کر رسی سے ناپا اور رسی کی ہر دو لمبائیوں تک کے لوگ قتل کر دیے گئے اور ہر تیسری لمبائی تک کے زندہ رہنے دیے گئے۔ پس موآبی داؤد کے محکوم ہو کر اُسے خراج دینے لگے۔

(2 Samuel سموئیل ۲، اصحاح ۸: ۲)

http://www.ibs.org/bibles/urdu/pdf/06%20-%20Old%20Testament%20Pages%20257-306.pdf

ظالمو! اِس 'بائبل' پر ایمان لانے کی دعوت اور محمد ﷺ کو 'تلوار' کے طعنے !!!!

اور اب یوشع بن نون کا صحیفہ دیکھئے، جو بائبل میں موسیٰؑ کے بعد نبی ہوتے ہیں (اردو بائبل میں ان کو 'یشوع' لکھا جاتا ہے):

جنگ کے وقت اسرائیل کی فوجوں نے عی کی فوجوں کو میدان اور ریگستان میں دھکیل دیا۔ اور اُس طرح اسرائیل کی فوج نے عی سے تمام فوجوں کو مارنے کا کام میدان اور ریگستان میں پورا کیا۔ تب اسرائیل کے تمام فوجی عی کو واپس آئے۔ پھر اُنہوں نے اُن لوگوں کو جو شہر میں زندہ بچے تھے مار ڈالا۔ اُس دن عی کے تمام لوگ مارے گئے۔ وہاں ۱۲۰۰۰ مرد اور عورتیں تھیں۔ یشوع نے اپنے برچھے کو عی کی طرف بطور نشانی رکھا تا کہ اُس کے لوگ شہر کو برباد کر سکیں۔ اور یشوع نے اُنہیں اُس وقت تک نہیں روکا جب تک وہ سب تباہ نہ ہو گئے۔ اسرائیل کے لوگوں نے جانوروں اور شہر کی چیزوں کو اپنے پاس رکھا یہ وہی بات تھی جس کے کرنے کا حکم خداوند نے یشوع کو دیتے وقت کیا تھا۔ تب یشوع نے عی شہر کو جلا دیا وہ شہر ویران چٹانوں کا ڈھیر بن گیا یہ آج بھی ویسا ہی ہے۔ یشوع نے عی

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تعمیری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

کے بادشاہ کو ایک درخت پر پھانسی پر لٹکا دیا۔ اُس نے اُس کو شام تک ایک درخت پر پھانسی دے کر لٹکا دیا۔ غروب آفتاب پر یشوع نے بادشاہ کی لاش کو درخت سے اُتارنے کی اجازت دی۔ اُنہوں نے اُس کی لاش کو شہر کے دروازہ پر پھینک دیا اور اُسکی لاش کو ئی چٹانوں سے ڈھانک دیا۔ چٹانوں کا وہ ڈھیر آج تک وہاں ہے۔

(Joshua یشوع، اصحاح ۸: ۲۴ تا ۲۹)

یہ صحیفہ، اِس سے پہلے کے کئی ابواب پڑھ لیجئے، بعد کے کئی ابواب پڑھتے جایئے، اور پھر تعجب کیجئے کہ 'تلوار' کا 'یہ' استعمال قرآن اور محمد ﷺ کے اِن معترضین کو نہ تو بائبل کو کتابِ مقدس ماننے میں کبھی مانع ہوتا ہے اور نہ بائبل کے انبیاء کو انبیاء ماننے میں! قرآن اور محمد ﷺ کے یہاں تو اللہ کے فضل سے ہم دیکھتے ہیں ''جہاد'' کے باب میں عدل اور احسان کے ضابطوں کے سوا کچھ نہیں مگر وہ اِن مبلغینِ بائبل کو معاذ اللہ 'ظلم' اور 'وحشت' نظر آتا ہے البتہ بائبل کتابِ مقدس ہے جسے دھڑ ادھڑ اور 'مشنری بنیادوں' پر پوری دنیا میں بانٹنا 'مسیح کو خوش کرنے' کا مقبول ترین ذریعہ!!! آخر یہ باتیں جن میں سے چند ایک یہاں ذکر ہوئیں عام لوگوں سے نہیں، انبیاء سے ہی تو منسوب ہیں اور کسی اور نے نہیں، بائبل نے ہی تو بیان کی ہیں!

ایسے بد دیانت معیار رکھنے والے کیا دنیا کو انصاف سکھائیں گے؟ إِنَّ اللّٰہَ لا یَھْدِی الْقَوْمَ الظَّالِمِیْن.

پھر صحیفہ قضاۃ پر آجایئے، یہاں بنی اسرائیل اپنے ایک قبیلے بنی بنیامین سے ناراض ہو کر قسم کھا بیٹھتے ہیں کہ آئندہ وہ اُن کو بیٹیاں نہیں دیں گے۔ اب ان کی نسل کیسے چلے گی؟ قسم توڑ دی تو 'گناہ' ہو گا لیکن بنیامین کی نسل بڑھنا بھی از حد ضروری ہے! اِس مسئلے کا حل یوں نکالا جاتا ہے:

اِس لئے اسرائیل کے لوگوں نے اپنے ۱۲،۰۰۰ سب سے بہادر سپاہیوں کو یبیس جلعاد شہر کو بھیجا۔ اُنہوں نے اُن فوجوں سے کہا، ''جاؤ اور یبیس جلعاد لوگوں کو عورتوں اور بچوں سمیت اپنی تلوار کے گھاٹ اُتار دو۔ تمہیں یہ ضرور کرنا ہو گا۔ یبیس جلعاد میں ہر ایک مرد کو مار ڈالو۔ اُس عورت کو بھی مار ڈالو جو ایک مرد کے ساتھ رہ چکی ہو۔ لیکن اُس عورت کو نہ مارو جس نے کسی مرد کے ساتھ جنسی تعلق نہیں کیا ہے۔'' فوجوں نے یہی کیا۔ اُن ۱۲،۰۰۰

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا
شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

سپاہیوں نے یبیس جلعاد میں ۴۰۰ ایسی عورتوں کو پایا جنہوں نے کسی مرد کے ساتھ جنسی تعلق نہیں کیا تھا۔ سپاہی اُن عورتوں کو کنعان کے سیلا کے خیمہ میں لے گئے۔ تب اسرائیل کے لوگوں نے بنیمین کے لوگوں کے پاس ایک پیغام بھیجا۔

(Judges قضات، اصحاح ۲۱: ۱۰ تا ۱۳)

سموئیل نبی کے صحیفہ اول پر آ جایئے:

داؤد اور اُس کے آدمی گئے اور جسوریوں، عمالیقیوں اور جزریوں پر چھاپا مارا۔ داؤد نے اُس علاقہ کے لوگوں کو شکست دی۔ داؤد نے اُن کی سب بھیڑیں مویشی، گدھے، اونٹ اور کپڑے لے لئے اور اُنہیں واپس اکیس کے پاس لایا لیکن داؤد نے اُن لوگوں میں کسی کو زندہ نہ چھوڑا۔ داؤد نے ایسا کئی بار کیا۔

(1 Samuel سموئیل ۱: اصحاح ۲۷: ۸-۱۰)

بائبل کے عہد قدیم کے صحیفے اِس جیسے واقعات سے بھرے پڑے ہیں کوئی ان کو اکٹھا کرنے لگے تو پوری ایک کتاب بن جائے۔ ہم نے اِن صحیفوں کی یہ چیدہ چیدہ نصوص ہی نقل کی ہیں تا کہ وہ تلوار جو اِن لوگوں کو محمد ﷺ کی سیرت میں نظر آتی ہے، جبکہ وہ حق اور عدل کی تلوار ہے اور صرف ظلم اور ناانصافی کے خلاف چلی ہے اور قرآن کے سائے میں رہ کر **اِس جنگ وخون ریزی سے بھری دنیا کو امن کی قلمرو بنا کر دِکھا چکی** ہے، بجائے اِس کے یہ لوگ اُس تلوار کو ایک نہایت بددیانت سیاق میں دکھا دکھا کر انسانیت کو گمراہ کر سکیں، ایک ایسی تلوار اِن کے مشنریوں کے بستے سے ہی نکال کر دکھا دی جائے جو واقعتاً خوفناک ہے۔ ہمارے نزدیک تو اِن نصوص کا پایۂ ثبوت کو پہنچنا ہی محل بحث ہے البتہ یہ لوگ اس کتاب پر جس میں مذکورہ بالا اقتباسات ایسی بے حساب نصوص ہیں لوگوں کو ایمان دلواتے پھر رہے ہیں!

"ایمان کے لئے کسی دور میں انسانوں پر خدا اتنے ہی دلائل آشکارا کرتا ہے جتنے کسی سچائی کے متلاشی کے لئے معقول حد تک ضروری ہوں .. ایک بڑی خلقت 'دستیاب دلائل' سے مدد لے کر ایمان لائی۔ اس کیلئے روشنی کی اتنی مقدار جو خدا نے زمین پر اشیاء کے نظر آنے کیلئے متعین کر دی تھی .. ، خدا اور اس کے نبیوں تک پہنچ پانے کیلئے کافی ہوئی۔ جبکہ ایک بڑی خلقت 'اپنی شرطیں' پوری کرواتے کرواتے اگلا جہان دیکھنے جا پہنچی!"

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات، و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اللّٰھُمَّ فَاشْھَدْ!!!

اِس نام سے جان ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

”دلیل کی قوت“ ھی تو

رسالتِ محمدی ﷺ کا اصل امتیاز ہے!

اسلام کی ’تلوار‘ کو موضوع بنانے والے عیسائیوں کیلئے یہ بات دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ وہ پہلا عیسائی جو نبی آخرالزمانؐ پر ایمان لایا، وقت کا ایک مقتدر بادشاہ تھا! اور وہ بھی جب مکہ میں اِس نبیؐ پر ستم کے پہاڑ توڑ دیے گئے تھے اور جب اِس کے پیروکاروں کو اپنی قوم کے ظلم سے چھپنے کیلئے پورے ملک میں کہیں جگہ نہ ملتی تھی! تب اِن میں سے کئی ایک ’پناہ گیر‘ ہو کر اس نصرانی بادشاہ کے ملک میں چلے گئے تھے۔ ان کی قوم ان کا پیچھا کرتی ہوئی بحرِ قلزم پار کر کے اُس ملک تک گئی اور بادشاہ سے اُن کی حوالگی کا مطالبہ کیا۔ تب بادشاہ نے ان پناہ گیروں کو طلب کیا، جن سے قرآن سن کر بادشاہ کی کایا پلٹ گئی، سورۂ مریم میں خدا کی کبریائی اور مسیحؑ کی عبدیت کا ذکر سن کر اس کی آنکھیں نمناک ہو گئیں اور یہ بادشاہ مکہ کے اِن پناہ گیروں کو ان کی ظالم قوم کو واپس دینے کی بجائے محمد ﷺ کو اپنا دل دے بیٹھا! محمد ﷺ پر پائی جانے والی تاریخ (سیرت) کی کوئی کتاب نہ ہوگی جس میں ’ہجرتِ حبشہ‘ کے عنوان سے یہ واقعہ درج نہ ہو!

اِس کے علاوہ بھی امام ابن قیمؒ نے اپنی مشہور کتاب ’ھدایۃ الحیاریٰ فی الرد علیٰ الیھود والنصاریٰ‘ میں متعدد واقعات نشان زد کئے ہیں جن سے صاف واضح ہو جاتا ہے کہ نصاریٰ کے بڑے اونچے اونچے ایوانوں میں محمد ﷺ کی

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

شانِ نبوت کا رعب کس طرح چھایا تھا۔ خود قیصر روم نے آپؐ کا نامۂ مبارک کس انداز میں وصول کیا بلکہ یہ خواہش تک ظاہر کی کہ ہو سکے تو 'میں اُس کے پیر دھوؤں'، صحیح بخاری کے اندر درج ہے۔ مصر کا نصرانی بادشاہ مقوقس، آپؐ کے نامۂ مبارک کا جواب کس ادب اور احترام سے دیتا ہے اور بیش قیمت تحائف آپؐ کی خدمت میں روانہ کر کے اپنے نیک جذبات کا کیا خوب اظہار کرتا ہے، تاریخ کا معلوم واقعہ ہے۔ عمان کے بادشاہ جیفر بن الجلندی کے پاس آپؐ کا نامہ بر جاتا ہے، عمان کا بادشاہ اُس سے آپؐ کے بارے میں اور آپؐ کے دین کے متعلق سوالات کرتے ہی خود اور اس کا بھائی عبید بن الجلندی دونوں حلقہ بگوش اسلام ہو جاتے ہیں۔ تاریخ کی مشہور ہستی حاتم طائی کے بیٹے عدیؓ بن حاتم جو اپنی قوم کے بادشاہ ہیں اور نصرانی ہیں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر شرفِ صحبت حاصل کرتے ہیں۔ نجران کے علاقہ سے، جو ۷۳ بستیوں پر مشتمل تھا اور ایک لاکھ مردانِ جنگی کہ سب کے سب عیسائی تھے اس کے تصرف میں تھے، ۲۴ سردار آپؐ کے پاس آکر ٹھہرتے ہیں اور ان میں سے کئی ایک مسلمان ہو جاتے ہیں، وفدِ نجران کا کچھ ذکر ابھی ہم آگے جا کر کریں گے۔

علاوہ ازیں، کیا یہ بات اِن کے نوٹ کرنے کی نہیں کہ...... "دلائل" رکھنے میں معاذ اللہ اِس نبیؐ کے ہاں کوئی کمی ہوتی تو یہ 'یثرب' کا رخ کیوں کرتا جہاں یہود کے اَحبار اپنے صحیفے کھول کر بیٹھے تھے؟ انبیاء کے صحیفے پاس رکھنے کے حوالے سے پورے عرب میں اَحبارِ یہود ہی کی دھاک تو بیٹھی تھی! کیا اِس واقعہ کی کوئی دلالت یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ کیونکر اِس نبیؐ کا دارالہجرت پورے عرب میں سے ایک یثرب ہی کو بنایا جاتا ہے! یہ تو درحقیقت پورے عرب کو دکھانے کیلئے تھا کہ بے شک یہ (عرب) خود اُمّی (ناخواندہ) ہیں مگر ایسا نہیں کہ اِس نبیؐ کے دلائل و آیات صرف اِن عربوں کو لاجواب کر سکتے ہوں بلکہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ احبارِ یہود جو علمِ نبوت کے ماہر مانے جاتے ہیں، ایسے 'ماہرینِ دینیات' بھی اِس نبیؐ کے سامنے کس طرح گھگیاتے ہیں اور

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اُن کی ہٹ دھرمی سب دیکھنے والوں کے روبرو کیونکر آشکارا ہوتی ہے۔

یقیناً پورے عرب کے متلاشیانِ حق نبی ﷺ کے پیچھے مدینہ پہنچ چکے تھے۔ یہ لوگ پہلی نبوتوں کا کچھ زیادہ علم نہ رکھتے تھے تو بھی مدینہ میں ہونے والے وہ مناظرے تو جو آپؐ کے اور احبارِ یہود کے مابین ہوتے رہے دیکھ ہی سکتے تھے کہ کس طرح اِنہی میں کا ایک آدمی اِن 'فریسیوں' پر بھاری پڑ رہا ہے! قدرتی ذہانت سے مالا مال اور تلاشِ حق سے سرشار عرب گزشتہ نبیوں اور صحیفوں سے کچھ اتنا باخبر نہ تھے تو بھی مدینہ میں برپا ہونے والے اِن مناظروں سے نہایت مفید نتائج پر تو پہنچ ہی سکتے تھے، اور کیا پہنچے نہیں؟! ''تعلیم'' کا یہ بھی تو ایک حصہ تھا! کہ اِس جماعت کو عنقریب دنیا بھر کے فلسفوں کا سامنا کرنا تھا! اِس ''تعلیم'' سے وجود میں آنے والی جماعت ہی کی جانب تو اُس سورت میں جو ''امیوں کے اکٹھ'' کا حوالہ جانی جاتی ہے، نگاہ والوں کی نگاہ مبذول کرائی جاتی ہے:

> ''وہی ہے جس نے (عرب کے) ناخواندہ لوگوں میں انہی میں سے ایک پیغمبر برپا کیا، جو انہیں اس کی آیات پڑھ پڑھ کر سناتا ہے، انکا (ظاہر و باطن) نکھار دیتا ہے، اور ان کو کتاب اور دانشمندی کی تعلیم دیتا ہے۔ حالانکہ یہ اس سے پہلے ایک کھلی گمراہی میں ہی تو تھے! اور (علاوہ اِن موجودین کے) دوسرے (اقوام) کے لئے بھی ان میں سے جو ابھی اِن میں شامل نہیں ہوئے۔ اور وہ تو زبردست حکمت والا ہے! یہ ہے اللہ کا فضل جس کو وہ چاہتا ہے دیتا ہے، اور اللہ تو بڑے فضل والا ہے۔ وہ لوگ جن کو تورات اٹھوائی گئی تھی پھر انہوں نے تورات اٹھا کر نہ دی انکی مثال ایسی ہی ہے جیسے وہ گدھا جس پر بہت سی کتابیں لاد دی گئی ہوں! بری ہے مثال ان لوگوں کی جنہوں نے اللہ کی آیات ہی کو جھٹلا دیا۔ ایسے ظالموں کو تو اللہ ہدایت کی توفیق نہیں دیتا۔

(سورۃ الجمعۃ ۲-۵)

اس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا
شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ۔ حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

جس کے پاس دلیل کی قوت نہیں کیا وہ پورے عرب میں سے یثرب ہی کا انتخاب کرتا؟ 'جنگ' کی نوبت نبی ﷺ کی طرف سے تو آئی ہی نہیں لیکن یہود کی طرف سے یہ نوبت آئی بھی تو اِس کو کچھ عرصہ لگا۔ کیسی کیسی مجلسیں اِس دوران علمائے یہود اور نبی آخرالزمان ﷺ کے مابین منعقد نہیں ہوئیں! کتنی ہی بار ایسا ہوا کہ سوالات کرنے آئے ہوئے یہودی مجلس برخاست ہونے پر آپؐ کے ہاتھ، اور بعض روایات میں آتا ہے، آپؐ کے پیر چوم کر اٹھے۔ ☆ ان کے بعض چوٹی کے علماء مانند عبداللہؓ بن سلام حلقہ بگوش اسلام بھی ہوئے۔ کتنی ہی بار ایسا ہوا کہ ان مناظروں میں احبارِ یہود کی بددیانتی کا تماشا برسرعام دیکھا گیا۔ یہ تک دیکھنے میں آیا کہ یہودی تورات کی عبارتیں نکال کر دکھاتے ہوئے نص کے متعلقہ حصے ہاتھ سے چھپا لیتے ہیں اور تب احبارِ یہود ہی میں سے اسلام قبول کر چکے صحابی عبداللہؓ بن سلام آنحضورؐ سے کہتے ہیں کہ اِنہیں کہیے جو حصہ ہاتھ کی اوٹ میں کر رکھا ہے اُس کو پڑھیں ☆ اور تب وہ شرمسار ہو کر اٹھتے ہیں!

مستشرقین کی ریس میں، اور یہ ادراک کئے بغیر کہ اِس کی زد 'کہاں' پڑنے والی ہے، کس 'ناقدانہ بے پروائی' سے آج کے کیتھولک اور پروٹسٹنٹ لکھاری اپنے تئیں 'ترپ کا پتہ' پھینکتے ہیں: 'اگر آپؐ نبی تھے اور دلیلیں پاس رکھتے تھے تو پھر نبیوں کے واقف یہود نے تو آپؐ کو پہچان کر نہ دیا' بلکہ اِن میں سے کئی سارے آج کل یہ بھی لکھتے پھر رہے ہیں (نقل کفر کفر نہ باشد) کہ 'محمد ﷺ اَن پڑھ عربوں کو ہی ساتھ ملا سکتے تھے مانتے تو تب جب کتاب کا علم رکھنے والے یہود آپؐ کو مان کر دیتے مگر یہود نے، کہ صرف وہی تھے جو انبیاء کی تاریخ سے واقف تھے، آپؐ کی اِس دعوت کا ذرہ بھر وزن نہ لگایا اور عرب اُمّیوں کے سوا کہیں آپؐ کو پزیرائی نہ ہوئی' (معاذ اللہ)۔ اِن

☆ سنن الترمذی رقم ۳۰۶۹، کتاب التفسیر، باب "ومن سورة بنی اسرائیل"...... سنن النسائی ۴۰۱۰ کتاب تحریم الدم باب الس حر...... مسند احمد ۱۷۳۹۷ اول مسند الکوفیین، حدیث صفوان بن عسال

☆ صحیح بخاری، حدیث رقم: ۶۳۲۰، کتاب الحدود، باب: الرجم فی البلاط۔

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ
ایقاظ
کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

حقائق کو فی الحال ایک جانب رکھتے ہوئے کہ آپؐ نے اِن 'اَن پڑھوں' کو قعرِ جہالت سے نکال کر علم وعرفان کے کس ثریا تک پہنچایا اور کیونکر اِن 'اُمّیوں' کو زمانے بھر کا استاد بناڈالا اور یہ کہ پورے جہان کے پڑھے لکھوں کے ہاں کہاں کہاں تک آپؐ کی پزیرائی ہوئی اور ابھی تک ہو رہی ہے...... کیا اِن معترضین سے، جنکی اکثریت نصرانی ہے، ہم یہ پوچھ سکتے ہیں کہ اِن یہود نے اِس سے پہلے کیا مسیحؑ کو پہچان کر دیا تھا؟! یہودی جو انبیاء کی تاریخ سے نہایت خوب واقف تھے مسیحؑ پر ایمان کیوں نہ لے آئے تھے؟!! کیا معاذ اللہ 'دلیل' کی کمی تھی؟؟! حالانکہ مسیح علیہ السلام کو تو بھیجا ہی یہود کی طرف گیا تھا!!! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر تو پھر آپؐ کی اپنی قوم ایمان لے آئی، مسیحؑ کو تو ان کی اپنی قوم جو کتاب کا علم رکھتی تھی، یعنی یہود، نے رد ہی کر دیا تھا! یہودیوں کے ایمان نہ لانے سے تم نصرانیوں کے یہاں مسیحؑ کی (معاذ اللہ) 'خدائی' پر حرف نہ آیا تو یہودیوں کے ایمان نہ لانے سے ہم مسلمانوں کے یہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ''نبوت'' کیوں متاثر ہونے لگی؟! مسیح علیہ السلام نے یہودی فریسیوں کو جیسی جیسی سنائیں کیا وہ تمہاری بائبل کے عہدِ جدید میں مذکور نہیں؟؟ کیا آج تک تمہارے یہاں یہ نہیں کہا جاتا رہا کہ اِن لوگوں نے (معاذ اللہ) تمہارے 'خدا' کو سولی چڑھوایا تھا؟ ہمارے ''نبیؐ'' نے ایسے لوگوں سے اپنی بچت کر لی بغیر اِس کے کہ ان پر ذرہ بھر ظلم کرے تو یہ ایک کہانی ہی الگ ہے مگر کیا یہ حق نہیں کہ انبیاء کی واقف اِس قوم کا رویہ مسیحؑ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہر دو کے ساتھ ایک سا ہی رہا؟ اصل چیز یہ ہے کہ ایک نبی جو خدا کے ہاں سے مبعوث ہوا ہو ان لوگوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرے جو پہلی نبوتوں کا نہایت خوب علم رکھتے ہوں اور نہایت مدلل انداز میں ان پر حجت قائم کرے۔ یہ کام ہمارے اعتقاد کے مطابق مسیحؑ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہر دو نے یہود کے روبرو بدرجۂ اَتم انجام دیا۔ یہود میں سے چند حق پرست مسیحؑ پر بھی ایمان لائے، یہود میں سے چند حق پرست محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لائے۔ یہود کی اکثریت نے مسیحؑ کے ساتھ بھی کفر کیا، یہود کی اکثریت نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی کفر کیا۔ پھر فرق

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر
آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

کیسا؟؟؟ البتہ خاص بات یہ ہے کہ یہود مسیحؑ کی اپنی قوم تھے اور مسیحؑ کو خاص بھیجا ہی انہی کیلئے گیا تھا لہٰذا مسیحؑ کو یہود کا سامنا کرنا ہی تھا، تاہم محمد ﷺ کی نہ یہ اپنی قوم تھی اور نہ ان کا سامنا کرنے کی آپؐ کو ویسی کوئی ضرورت۔ پھر بھی آپؐ کا یہود کے گڑھ میں جا بیٹھنا یہاں تک کہ بعض مواقع پر یہود کے بڑے بڑے اجتماعات کے وقت اُن کے عبادت خانوں کے اندر جا کر اُن سے بات کر کے آنا کیا اِس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ یہ تو خدا کا کوئی خاص منصوبہ تھا کہ اَخبارِ انبیاء سے واقف اِس قوم کے ساتھ اِس نبیؐ کے جدال اور اُن پر اِس کی حقانیت کی دھاک بٹھا کر پورے عرب کو دکھا دی جائے، بلکہ، اس کی زندگی کا ایک ایک لمحہ چونکہ بیک وقت تاریخ کے مستند ترین وثائق کا بھی حصہ بن رہا تھا، لہٰذا آپؐ کا یہ جدال - قرآن کی اُن سورتوں سمیت جو بنی اسرائیل کو خطاب کر کے اتاری گئیں - پوری انسانی تاریخ کو ہی دکھلا دیا جائے! یوں بھی قرآن کا ایک حصہ جو آسمانی امتوں کے صلاح وفساد سے متعلق تھا، عصرِ تنزیل کے وقت بنی اسرائیل کا آمنا سامنا کئے بغیر بلکہ بنی اسرائیل سے معاملہ کئے بغیر شاید پوری طرح واضح ہی نہ ہوسکتا تھا۔

بلکہ یہ معاملہ تو اور بھی دلچسپ ہو جاتا ہے! آنحضور ﷺ کی اپنی قوم نہ یہودی تھی اور نہ عیسائی۔ مگر آپؐ نے یہود ہی نہیں نصاریٰ کے ساتھ بھی پورا اتر کر دکھایا! یہ کوئی محدود سطح کی نبوت ہوتی، جیسا کہ اِس سے پہلے کی نبوتیں ہوتی رہی ہیں، تو ضرورت ہی نہ تھی کہ آنحضورؐ اِن ہر دو گروہ کے ساتھ طویل جدال کریں، آپؐ کی اپنی قوم کے عقلاء کی ایک بڑی تعداد تو مکہ میں اور پھر یہود کے ساتھ پالا پڑنے سے بہت پہلے مدینہ میں ہی آپؐ پر ایمان لے آئی تھی اور اُن کے لئے تو وہ معجزات کافی تھے جو وہ اپنی آنکھوں دیکھ چکے تھے! وہ طویل مناظرے جو آنحضور ﷺ نے یہود اور نصاریٰ ہر دو کے ساتھ کئے اسی لئے تو تھے کہ سب سے پہلے آپؐ کی اپنی قوم اور پھر پوری دنیا دیکھ لے نبوتوں کا تسلسل کیونکر محمد رسول اللہ ﷺ پر اختتام پزیر ہوا ہے۔ یہ سب تو تھا ہی اِسی لئے کہ

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تعمیری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

دراَصل یہ عالمی نبوت ہے اور آخری نبوت ہے! لہٰذا اِس کے ماسوا اگر کسی کو حق رکھنے کا زعم ہے (یقیناً ہمارا ایمان ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کو ملنے والی اصل تعلیمات حق ہی تھیں، ہم اُس وقت کی بات کر رہے ہیں جب آخری نبوت میدان میں آئی خصوصاً یہود اور نصاریٰ کا محمد ﷺ کو قبول نہ کرنا) تو وہ اِس نبیؐ کے جیتے جی سامنے آلے کہ اِس دعوت کو پھر پوری دنیا کے عقلاء تک پہنچنا ہے۔ بائبل کا عہدِ جدید پڑھیں تو یقیناً سچائی کا وہ اعتماد مسیح علیہ السلام کی شخصیت میں بولتا ہوا محسوس ہوتا ہے جو یہودی فریسیوں کے روبرو مسیحؑ کے خطبوں سے مترشح ہے۔ سچائی کی ایک اپنی زبان ہوتی ہے اور وہ خود بخود بولتی ہے۔ عام حالات میں یہ ایک حقیقت ہے پھر نبوت ایسی سچائی سامنے آئے تو تب کیا یہ حقیقت بول بول کر اپنا آپ نہ بتائے گی؟! پس وہ لوگ جنہوں نے بائبل کے عہدِ جدید میں یہودی فریسیوں کے روبرو مسیحؑ کا اعتماد دیکھا ہے وہ ذرا قرآن کی سورۃ البقرۃ اور سورۃ آلِ عمران پڑھ لیں، سورۃ البقرۃ احبارِ یہود کے روبرو اور سورۃ آلِ عمران علمائے نصاریٰ کے روبرو!!! علاوہ ازیں حدیث اور سیرت کی کتابوں سے وہ مناقشے پڑھ لیں جو نبی آخر الزمان ﷺ اور یہود و نصاریٰ کے چوٹی کے علماء کے مابین پیش آئے، اور پھر فیصلہ کر لیں کہ سچائی جب آدمی کے پاس ہو تو وہ کیونکر بولتی ہے!

حق کی قوت ہی تو اِس نبیؐ کی دعوت میں بولتی ہے! اِس حقانیت کی گواہی عقلائے عالم نے جتنی اِس نبیؐ اور اِس رسالت کے حق میں دی اور کس کے حق میں دی؟؟؟!

دلائل، بینات، آیات، معجزات، عقلی شواہد، آسمانی مؤیدات، تاریخی حقائق، قلوب پر وارد ہونے والی کیفیات، شریعت کے محیرالعقول خصائص، شخصی اوصاف، عظیم اخلاق، فتوحات، تحصیلِ اہداف، جو کچھ کہا وہ پورا ہوا، بدترین دشمنوں کا بالآخر آپؐ پر ایمان لا کر عقیدت اور فدائیت کی آخری حد تک چلے جانا اور ایک دو نہیں ایسے بے حساب اَن گنت واقعات کا رونما ہوتے چلے جانا.. یہ سب کچھ اِس نبیؐ کی زندگی میں یوں وافر پایا جاتا ہے کہ انسان کے متاثر ہو ہو جانے کے یہاں ہزارہا پہلو سامنے

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

آ جاتے ہیں...... مختصر یہ کہ اللہ کا آخری رسول!!! یعنی ایک ایسا حسین وخوب سیرت نادرِروزگار انسان جسے جہانوں کے مالک نے قلب انسانی کو اپنی بندگی کا شعور بخشنے کیلئے کھرب ہا کھرب انسانوں میں سے منتخب فرمایا ہو اور جو قلوب کیلئے آخری بار زمین پر آسمان کی خیر بانٹنے آیا ہو۔ کیا خدائے رب العالمین، کہ قادرِ مطلق ہے، ایسے انسان کو نہایت کافی شواہد اور مؤیدات کے بغیر ہی بھیج دے گا، کہ سچے اور جھوٹے میں معاذ اللہ کوئی فرق ہی نہ ہو اور لوگ اُس کے تعین میں یونہی سر پٹختے رہیں؟!! یہ نبیؐ تو ایک قرآن ہی لے آیا ہوتا تو کسی معجزے کی ضرورت باقی نہ تھی! کیا آج تک، جی ہاں آج تک، کسی بھی مذہب کی کتاب کسی بھی پہلو سے اِس کے مقابلے میں پیش کی جاسکی ہے یا پیش کی جاسکتی ہے؟؟؟ قرآن کا مقابلہ تو ہزاروں پہلوؤں سے کرنا پڑے گا، کیا صرف اِس ایک ہی پہلو سے کسی مذہب کی کتاب اِس کا مقابلہ کرسکتی ہے کہ وہ ''تناقضات'' سے مکمل طور پر پاک ہو؟؟؟ کوئی مذہب آج تک اِس قرآن کے مقابلے پر کچھ بھی تو نہیں لا سکا!!! یہاں 'رہنے' کا حق تو سب کو ہے مگر 'مقابلہ' کرنا کس کا بس ہے؟!!

ذرا ایک نظر دیکھ تو لیں ''قرآن'' پر دنیا میں جس طرح تحقیق ہوئی اور ہر شعبے ہر میدان کے محققین نے جس طرح اور جن ہزار ہا پہلوؤں سے اِس کو اپنے مطالعہ کا موضوع بنایا، اس کی نظیر کیا کسی اور 'کتاب' کی بابت بھی پیش کی جاسکتی ہے؟ اور کیا کسی اور 'کتاب' کی یہ حیثیت تھی اور کیا اُس کے بس میں یہ تھا کہ وہ ایک ایسے کڑے امتحان کی تاب ہی لے آئے؟؟؟

هُوَ الَّذِیٓ أَرۡسَلَ رَسُولَهُۥ بِالۡهُدَیٰ وَدِینِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهُۥ عَلَى الدِّینِ كُلِّهِۦ!!!

کیا یہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ خدا اپنی وہ سنت جو نبیوں کی تکذیب ہونے کی بابت دنیا میں ہمیشہ پائی گئی اپنے آخری رسولؐ کے معاملہ میں ختم ہی کر کے رکھ دیتا؟!! آخر وہ کچھ پردے تو اُس کو باقی رکھنا ہی تھے جو مکذبین کیلئے 'کچھ کہنے' کی گنجائش دنیا کے اندر باقی رہنے دیں۔ ''ماننے والوں'' کا سارا اجر اور سارا لطف اِسی کے دم سے تو ہے!!!

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

یہ تو نہ ہوسکتا تھا کہ وہ ''غیب'' کو اب ''غیب'' ہی نہ رہنے دے اور محض کچھ ہٹ دھرم مکذبین کے لحاظ میں ''ایمان بالغیب'' کے چاہت مندوں کا وہ لطف ہی اِس رسالت کے اندر (خدانخواستہ) ختم کر کے رکھ دے جو ''نبی کو پہچاننے'' اور آسمان کے ''لطیف پیغام'' پڑھنے میں رکھا گیا ہے!!!

أَمْ لَمْ يَعْرِفُوا رَسُولَهُمْ فَهُمْ لَهُ مُنكِرُونَ!!! (المؤمنون: ٦٩) ☆

کسی بھیڑ میں کھوئے ہوئے بچے کو یکلخت اُس کا باپ مل جائے وہ خوشی بھی اس کے مقابلے میں کیا خوشی جو مذہبی پروہتوں کی پیدا کردہ تاریکیوں میں گرفتار ایک سچائی کے طالب کو اُس کا ''نبی'' مل جانے پر ہوتی ہے:

وَإِذَا سَمِعُواْ مَا أُنزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُواْ مِنَ الْحَقِّ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ وَمَا لَنَا لاَ نُؤْمِنُ بِاللّهِ وَمَا جَاءنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ أَن يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ فَأَثَابَهُمُ اللّهُ بِمَا قَالُواْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَذَلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ وَالَّذِينَ كَفَرُواْ وَكَذَّبُواْ بِآيَاتِنَا أُوْلَـئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ (المائدة: ٨٣-٨٦)

''اور جونہی ایسے (پاک طینت) لوگ وہ کلام سنیں جو اِس رسولؐ پر اتارا گیا، تو تم دیکھو گے کہ اُن کی آنکھوں سے اشک بہہ نکلے ہیں، کہ وہ حق جو اس (کلام) میں تھا ان کی پہچان میں آ گیا، تب ان کی زبان پر (بےساختہ) آتا ہے: ''خدایا! ہم بھی (اِس پر) ایمان لائے پس تو ہمارا نام بھی (اِس کی) شہادت دینے والوں میں لکھ ڈال! اور بھلا ہم کیوں نہ ایمان لے آئیں اللہ پر اور (اُس کی جانب سے) ہم تک پہنچ جانے والے اِس حق پر جبکہ ہمارا سب چاؤ تو یہی ہے کہ ہمارا پروردگار ہمیں بھی صالحین میں شامل کردے''۔ یہ بول جو

☆ ''کیا اِن لوگوں کا رسول ہی اِن کی پہچان میں نہ آیا کہ یہ اُس کے ناآشنا بن رہے ہیں''؟

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

وہ بول گئے انہی کے ثواب میں تب اللہ نے اُن کو جنتیں دے ڈالیں کہ جن کے نیچے ندیاں بہتی ہیں اور وہ ان میں خلود پا کر رہنے والے ہیں۔ یہی تو جزا ہے ایسے نیکوکاروں کی! رہے وہ لوگ جو کفر کر گئے اور ہماری آیتوں کو جھٹلانے پر اتر آئے تو یہ دوزخ کے باشندے ہیں''

پس یہ تو نہ ہوسکتا تھا کہ خدا اِس بار اپنی وہ سنت ہی بدل دے جو انبیاء کی بابت دنیا میں ہمیشہ پائی گئی، یعنی ہر ظرف کو اس کی طلب مل کر رہے اور ہر مانگنے والے کی مانگ اس میں سے پوری ہو۔ قلوب کا خالق ایک ایک کا حال دیکھے اور ہر کسی کو اِس واقعۂ نبوت سے وہ کچھ دے جس کا وہ حق دار اور طلبگار رہے؛ تکذیب کا فیصلہ کر لینے والوں کیلئے بھی 'کچھ کہنے' کی گنجائش ہو، البتہ اللہ اور یومِ آخرت کے امیدواروں کیلئے ایمان و ایقان کے خزانے ہی خزانے ہوں۔ انبیاء کی بابت خدا کی یہ جو سنت ہے، اِسی پر تو درحقیقت اِس دارِ فانی کا پورا نقشہ استوار ہے، کہ وہ حقیقتیں جو سامنے آئیں تو اِس سارے نزاع کا فیصلہ ہی چکا دیں، وہ حقیقتیں اِس جہانِ ناقص میں سمانے کی ہی نہیں اور وہ تو اُس جہانِ کامل میں اپنے وقت پر ہی آئیں گی جب 'نہ ماننے' کی گنجائش ہی ختم کر دی جائے گی! ابھی تو یہ گنجائش بہرحال ہے اور ابھی تو اِس کو بہرحال رہنا ہے!

فَلَمَّا جَاءهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِندِنَا قَالُوا لَوْلَا أُوتِيَ مِثْلَ مَا أُوتِيَ مُوسَى أَوَلَمْ يَكْفُرُوا بِمَا أُوتِيَ مُوسَى مِن قَبْلُ (القصص: ٤٨)

پھر جب انکے پاس حق آیا ہماری طرف سے، تو بولے، اس (نبیؐ) کو ویسا کچھ کیوں نہ دیا گیا جیسا کچھ موسیٰؑ کو دیا گیا تھا۔ تو کیا اُس کے منکر نہ ہوئے تھے جو اِس سے پہلے موسیٰؑ کو دیا گیا تھا؟!

چنانچہ ایسا بہرحال نہیں ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام ڈھیر سارے معجزات لے کر آئے تو 'نہ ماننے' والے شرم سے پانی پانی ہو گئے ہوں اور 'کچھ کہنے' کیلئے ان کے پاس کچھ رہ ہی نہ گیا ہو! ہٹ دھرموں کیلئے مین میخ نکالنے کی گنجائش چھوڑ دی جانا خود اِس منصوبے ہی کا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات، ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے
اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

حصہ ہے، جس کے باعث کفر کرنے والوں کو دھڑلے کے ساتھ بولنے کی کوئی نہ کوئی صورت بہرحال دستیاب کرادی جاتی ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام اتنے حیرت انگیز معجزات لے کر مبعوث ہوئے تو بھی ایسا بہرحال نہیں ہوا کہ منکرین کے منہ کو تالے لگ گئے ہوں! پس معاندین کا پایا جانا نبوتوں اور رسالتوں کی تاریخ میں ایک باقاعدہ خدائی سنت ہے جو کہ ممکن نہ تھا کہ اِس آخری رسالت کے معاملہ میں موقوف ٹھہرادی جائے۔ ☆ ایسا ہوتا تو رسالت کا وہ نقشہ ہی تبدیل ہوکر رہ جاتا جس کے دم سے یہ خدائی منصوبہ اِس جہانِ انسانی کے اندر روبہ عمل لایا جاتا ہے۔ بہت کچھ ثواب وعذاب اُس کے اِسی منصوبے سے وابستہ ہے۔ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُل.. محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہرحال ایک رسول ہی ہیں۔ اِس سے بڑھ کر ہمارا کوئی دعویٰ نہیں۔ اور رسول آپ ؐ سے پہلے ہو گزرے ہیں۔ جو کچھ رسولوں کے ساتھ پیش آیا وہ سب کے علم میں ہے۔ بڑی بڑی حیثیت کے لوگ رسولوں کو جھٹلاتے رہے، اور بڑی بڑی حیثیت کے لوگ رسولوں کو

☆ اسی خدائی سنت کی یاددہانی کرا کر جابجا قرآن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دلائی جاتی ہے کہ یہ منصوبہ ہمیشہ اِسی نقشے پر روبہ عمل لایا گیا ہے اور اب بھی اس میں تبدیلی ممکن نہیں:

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ فَصَبَرُواْ عَلَى مَا كُذِّبُواْ وَأُوذُواْ حَتَّى أَتَاهُمْ نَصْرُنَا وَلاَ مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللّهِ وَلَقدْ جَاءكَ مِن نَّبَإِ الْمُرْسَلِينَ وَإِن كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ فَإِن اسْتَطَعْتَ أَن تَبْتَغِيَ نَفَقاً فِي الأَرْضِ أَوْ سُلَّماً فِي السَّمَاء فَتَأْتِيَهُم بِآيَةٍ وَلَوْ شَاء اللّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَى فَلاَ تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ وَالْمَوْتَى يَبْعَثُهُمُ اللّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ (الأنعام: ٣٤-٣٦)

"یقیناً تجھ سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا ہی گیا ہے، تب وہ اس جھٹلائے جانے پر صبر ہی کرتے رہے۔ اُن کو ایذا پہنچائی جاتی رہی یہاں تک کہ اللہ کی مدد ان کو آ پہنچی۔ (اب بھی) اللہ کے کلمے تبدیل ہونے والے نہیں۔ رسولوں کی کچھ خبریں تو تیرے پاس آ ہی چکیں۔ اگر ان کا اعراض کر جانا تجھ پر اتنا ہی شاق ہے تو اگر تیرا بس چلے کہ زمین میں تجھے کوئی ایسی سرنگ مل جائے یا آسمان میں کوئی ایسی سیڑھی کہ (جہاں سے) تو ان کو (ایسی خاص) نشانی لا کر دے دے۔ اللہ چاہتا تو ان سب کو ہی تو ہدایت پر اکٹھا کر دیتا، پس تو نادانوں میں مت ہو۔ مانیں گے وہی ہیں جو سنیں گے، اور جو ہیں ہی مردہ ان کو تو اللہ اٹھائے گا تب وہ اُس کی طرف لوٹائے جائیں گے"۔

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر
آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ
ایقاظ
کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

مانتے بھی رہے۔ رسالتِ محمدیؐ میں خدا کی سب سنتیں ہی تو پوری ہوئی ہیں، یہاں تک کہ مکذبین اور مستہزئین کے پائے جانے کی سنت بھی!

محمد رسول اللہ ﷺ کی تکذیب آج بھی ہو رہی ہے اور آپؐ کا ٹھٹھہ آج بھی اڑایا جا رہا ہے تو اس کی وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ محمد ﷺ وقت کے رسول ہیں۔ کوئی اور نبی اِن جھٹلانے والوں اور ٹھٹھہ اڑانے والوں کا موضوع نہیں تو اِس کی وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ وہ دورِ ماضی کے انبیاء ہیں نہ کہ زمانۂ حاضر کے۔

جس نبی کی انسانی دنیا میں منادی ہوگی، جس کی لائی ہوئی آیات و بینات زمانے کو چیلنج کریں گی، ظاہر بات ہے تکذیب اور ٹھٹھہ کرنے والے مریض ذہن اُسی کو اپنا ہدف بنائیں گے۔ یہ اگر دیکھیں تو آج روئے زمین پر ''نبوت'' کے سلسلہ میں محمد ﷺ کے سوا آخر کس کی منادی ہے اور کس کی لائی ہوئی آیات و بینات زمانے بھر کو چیلنج کر رہی ہیں......؟ کوئی ہے یہاں جو اقوامِ عالم کو مثلاً آج موسیٰ علیہ السلام پر ایمان کی دعوت دیتا پھر رہا ہو؟ مسیح علیہ السلام کی منادی کرنے والے یہاں ضرور ہیں مگر وہ مسیحؑ کی 'خدائی' کی دہائی دیتے پھر رہے ہیں نہ کہ مسیحؑ کی ''نبوت'' کی۔ ''خدائی'' یہاں سوائے خدائے واحد قہار و جبار کے کسی کی چل سکتی ہے؟ البتہ ''نبوت'' کا دعویٰ اور منادی تو روئے زمین پر آج ہے ہی صرف محمد ﷺ کی! کوئی مومن ہوگا تو اِس کا، کافر ہوگا تو اِس کا! اِس کے سوا تو کوئی اور چناؤ ہی نہیں!!! تو پھر کیا یہ لوگ اِس حقیقت سے کوئی نتیجہ اخذ نہیں کرتے کہ ''آسمانی رسالت'' کے حوالے سے سوائے محمد ﷺ کے آج نہ کسی کا دعویٰ، نہ کسی کی دعوت، نہ کسی کی منادی اور نہ کسی کا چیلنج!!! بطورِ ''خدا کا پیغمبر'' اِس ایک شخصؐ کے سوا آج نہ کسی پر ''ایمان لانے'' کے واقعات ہو رہے ہیں اور نہ کسی کو ''جھٹلانے'' کے اور نہ کسی کا ٹھٹھہ اور مذاق اڑایا جانے کے!!!

پس محمد ﷺ کے سوا یہاں میدان میں ہے ہی کون؟ یہ اِن پر ایمان لائیں، یا اِن کو جھٹلائیں، ہر دو صورت میں یہ خدا کی سنت ہی کو پورا کریں گے!!!

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

پس یہ خدائی سنت تو اپنی جگہ رہے گی، اور ہر کسی کو اِسی کے اندر ہی اپنی جائے مراد ڈھونڈنی ہے نہ کہ اِس سے باہر، البتہ اصل دیکھنے کی بات یہی ہے کہ آیا ایک نبی اُس قبیل کی وہ سب اشیاء خدا کے پاس سے لے کر آیا ہے جو اس سے پہلے انبیاء لے کر اُس کے ہاں سے آتے رہے یا اِس خاص پہلو سے اس کے ہاں معاذ اللہ کوئی کمی رہ گئی ہے؟ ہاں اِس خاص پہلو سے دیکھیں، اور ضرور دیکھیں، اور بار بار دیکھیں، وہ سب کچھ جو کسی نبی کے ہاں پایا گیا اِس آخری آسمانی رسالت میں اپنے عروج پر ملے گا۔

آج کے علمائے اسلام قرآن کے معجزاتی پہلوؤں کو نمایاں کرتے ہیں تو وہ اس لئے کہ محمد ﷺ کا یہ وہ سدا بہار معجزہ ہے جو ہر دور میں اپنے کرشمے دکھا سکتا ہے اور آج بھی ایسے ایسے پہلوؤں سے کرشمے دکھا رہا ہے کہ اَدوارِ ماضی میں اُن کا تصور تک نہ کیا جا سکتا ہو (اِن کے ذکر کا گو یہ مقام نہیں)۔ علمائے اسلام کا یہ طریق کار اس لئے بھی ہے کہ دورِ محمدیؐ علوم کی افزودگی کا دور ہے لہٰذا intellectual miracles ہی کو زیادہ سامنے لے آیا جائے جن کا کہ قرآن ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے، اور یہ معجزوں کی وہ قسم ہے جو صرف 'تاریخ' میں پڑھنے کی نہیں بلکہ ہر دور کا انسان ان کو خود بھی محسوس کر سکتا ہے۔ معجزوں کی یہ قسم اِس کثرت کے ساتھ رسالتِ محمدیؐ کو اِسلئے ملی کہ اِس کے زمانے میں عقول اپنے جوبن پر پائی جائیں گی اور اس کا تسلسل قیامت تک رہے گا۔ البتہ اِس کا یہ مطلب نہیں کہ حسی معجزات physical miracles میں معاذ اللہ اِس نبیؐ کے ہاں کوئی کمی رہنے دی گئی۔ اردو کے دستیاب لٹریچر میں 'سیرۃ النبی' کے مؤلف علامہ سید سلیمان ندویؒ نے نبی آخر الزمان ﷺ کے دو سو کے لگ بھگ حسی معجزے بہ تفصیل ذکر کئے ہیں اور نہایت چھان پھٹک اور عرق ریزی سے ان روایات کا موثوق ہونا ثبوت کے ساتھ واضح کیا ہے۔

رہ گیا نبی ﷺ کے حسی معجزات کی بابت معاندین کا یہ کہنا کہ یہ مسلمانوں کی اپنی ہی روایات سے ملتے ہیں دیگر 'ذرائع' سے ان کی تصدیق ہونا ممکن نہیں، تو گو اِس

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

کے کئی ایک جوابات ہیں مگر بائبل پر ایمان رکھنے والے یہ لوگ ہمیں یہی بتا دیں کہ وہ کونسا نبی ہے جس کے حسی معجزات کا ذکر نسلیں گزر جانے کے بعد اُس کے اپنے ہی پیروکاروں کے سوا کہیں اور پایا گیا ہو؟ موسیٰ علیہ السلام نے مصر میں خدا کے حکم سے معجزات کئے اور مسیح علیہ السلام کے آنے تک کوئی ڈیڑھ ہزار سال اِن معجزات کا ذکر چلتا رہا تو وہ بنی اسرائیل کی اپنی ہی روایات تھیں جو کہ ایک قابل وثوق طریقے سے ذکر ہوتی تھیں جسے جھٹلانے کی کوئی وجہ نہ تھی۔ مصر میں موسیٰ علیہ السلام نے جو معجزے برسرعام دکھائے تھے ان کا ذکر کیا بنی اسرائیل کے علاوہ بھی کسی کے پاس رہا؟ ان معجزات کا ثبوت آلِ فرعون کے 'آرکائیوز' سے لاکر تو کبھی نہیں دیا گیا!!! عیسیٰ علیہ السلام کے معجزے جو بطور نبی چھ سو سال تک یعنی پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تک ذکر ہوتے رہے (اور ان کی 'خدائی' کے ثبوت کے طور پر آج تک ذکر ہو رہے ہیں) پیروانِ مسیحؑ کے سوا اُن معجزات کا ذکر کس کے پاس پایا گیا؟ یہود یا پھر دیگر اقوام کے 'ریکارڈ' سے تو ان کے ثبوت لا لاکر کبھی پیش نہیں کئے گئے!!!

موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کا معاملہ تو ابھی پھر کچھ مختلف رہا ہوگا، اِس نبیؐ کے تو اِنجازات acheivements ہی اتنے رہے کہ یہ سوال اٹھنے کی گنجائش ہی باقی نہ رہی۔ پورے کا پورا جزیرۂ عرب ہی تو اِس نبیؐ پر ایمان لے آیا!!! کوئی اور یہاں رہا کہاں کہ اُس سے کچھ بھی دریافت کیا جائے؟!! پورے کے پورے جزیرۂ عرب ہی نے تو گواہی دے ڈالی کہ "محمدؐ اللہ کا بندہ اور اُس کا رسول ہے"!!! اِس جزیرۂ عرب سے اِن معجزات کی گواہی نہ لیں تو کہاں سے لیں؟!! جہاں معجزے پیش آئے گواہیاں وہیں سے تو لی جائیں گی!!! مسیحؑ کے معجزے اگر فلسطین میں ہوئے تو اس کی گواہیاں امریکہ سے تو نہیں ملیں گی!!! تاریخ کی نگاہ جس منظر پر تھم جاتی ہے ذرا ایک نظر رک کر یہ بھی تو اس کو دیکھ لیں: نبوت کے تیئسویں سال یہ "اللہ کا بندہ اور اللہ کا رسولؐ" جب انسانوں کے ٹھٹھ میں گھرا جبلِ عرفات پہ اپنی

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات، و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

قصواء☆ کی پیٹھ پر چڑھا ایک لاکھ چوبیس ہزار پاکیزہ ترین نفوس سے خطاب کر رہا تھا اور جو کہ آج تک ''تاریخ'' کے کانوں میں گونج رہا ہے!!! محض یہ سن کر کہ ابراہیمؑ کا یہ فرزند کہ جسے سرورِ دو عالم بنا دیا گیا ہے بیتِ عتیق کے گرد اگرد تاریخ کی منفرد ترین تقریب اِمسال منعقد کرنے جا رہا ہے اور یہ کہ زمین پر چراغِ نبوت کا سب سے بڑا اور آخری جلوہ اِس بار ہو جانے والا ہے، پورا جزیرۂ عرب ہی تو اُمڈ آیا تھا!!! کوئی تصور تو کرے اُس منظر کا جب سفید لبادہ میں ملبوس خدا کے اِس آخری پیغمبرؐ نے ہاتھ بلند کیا اور تا حد نگاہ بیٹھے 'جزیرۂ عرب' سے یہ پوچھا کہ کیا وہ آسمان کی امانت ان تک پہنچا چکا؟ تو اُس کے جواب میں ایک لاکھ چوبیس ہزار آوازیں آئی تھیں کہ ''ہاں''!!! تب اُس نے اپنے بھیجنے والے کی طرف نگاہ کا رخ کر کے یہ شہادت تاریخ کے ماتھے پر ثبت کر دی اللّٰھم فاشھد ''خدایا! گواہ رہنا!!!''

دنیا کے انصاف پسند بتائیں، اِس نبیؐ کے معجزے ڈھونڈنے اور ان کے ثبوت اکٹھے کرنے کیلئے جزیرۂ عرب سے باہر ہم کہاں جائیں؟؟؟!!!

جیسا کہ ہم نے کہا: ہر وہ خیر اور خوبی جو پہلے انبیاء کے ہاں پائی گئی، اُس میں یہ نبیؐ اُن سے مختلف نہ ہوگا، صرف قوی تر اور نمایاں تر ہوگا! کچھ کمی نہیں، اضافہ ضرور ہوگا، یعنی کچھ ایسی باتیں ہوں گی جو خاص اِسی نبیؐ کو دی گئی ہوں!!!

پس اگر حسی معجزات physical miracles کے ثبوت evidence کا سوال ہے تو ایک پوری قوم کی گواہی اگر اِس امر کیلئے کافی نہیں تو تاریخ کا کونسا واقعہ پھر دنیا میں معتبر رہ جاتا ہے؟ یا تو یہ کہہ دیں کہ دنیا میں معجزات نام کی کوئی چیز کبھی ہوئی ہی نہیں، پھر اُس صورت میں ہمیں وہ معجزے بھی نہ سنائیں جن سے کنواری مریمؑ کے بطن سے پیدا ہونے والا ایک انسان 'خدا' ثابت کر دیا جاتا ہے یا پھر مانیں کہ معجزات کی صورت میں خدا کی قدرت تاریخ کے اندر وقتاً فوقتاً اپنا آپ بتانے کیلئے اور اپنے فرستادہ

☆ قصواء: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ناقہ کا نام۔

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا
شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

انبیاء کی غیبی تائید کیلئے نگاہِ انسانی پر آشکارا ہوتی رہی ہے۔اور اگر معجزے دنیا میں ہوئے ہیں اور ایک اِن لوگوں کو نہیں دنیا کے ہر ایک مذہب کو اِس بات کا دعویٰ ہے تو اس کے ثبوت کا جو معیار وہ مذہب اپنے لئے رکھے گا ہم اپنے نبی کے معجزات ثابت کرنے میں اُس معیار پر سب سے بڑھ کر پورا اتر کر دکھائیں گے! کیا یہ ایک معقول ترین بات نہیں؟ پس یا تو معجزات دنیا میں ہوئے ہی نہیں اور اگر ہوئے بھی ہیں تو ان کے ثبوت کی بابت کوئی دعویٰ آج درخور اعتنا ہی نہیں جب تک کہ ہر شخص وہ معجزہ آپ اپنی آنکھ سے نہ دیکھ لے یا وہ معجزہ خود اُس کے دور میں نہ ہو لے.. اور یا پھر معجزے دنیا میں ہوئے ہیں اور اُن کے وقوع کی بابت کسی مذہب کے پیروکاروں کا دعویٰ بھی سنا جا سکتا ہے۔ موخر الذکر صورت میں لازماً یہ سوال اٹھے گا کہ اِس کو ثابت کرنے کے کچھ معیار ہونے چاہئیں۔ یہاں امتِ محمد ﷺ کا چیلنج ہے کہ جو معیار تم اپنے دعویٰ کے ثبوت کیلئے رکھو، انہی معیاروں پر ہمارے نبی کے معجزات کے ثبوت پر ہم سے بات کر لو!!!

یہاں تک تو بات تھی ان معیاروں کی جو دوسرے اپنے لئے رکھنا چاہیں اور ان میں وہ جتنے کڑے ہونے کی ہمت رکھیں ہو لیں، ہم خدا کے فضل سے اُن معیاروں پر اُن سے بڑھ کر پورا اتریں گے۔ البتہ اِس کے بعد رہ جاتی ہے بات اُن معیاروں کی جو ہم اپنے لئے رکھتے ہیں اور جن پر پورا اترنا کسی اور کے بس کی بات نہیں......!

ہاں یہ ایک بات ایسی ہے جو اللہ کے فضل سے ہمارے ہی پاس ہے اور صرف اور صرف امتِ محمد ﷺ کا خاصہ ہے......اور یہ ہے علم الِاسناد و روایت Sicience of Narration and Documentation۔ ''روایت'' اور ''اسانید'' البتہ صرف اور صرف اِس نبیؐ ہی کا معجزہ ہے!!! یہ چیز البتہ کسی اور کے پاس تھی اور نہ ہے۔ دنیا کا یہ منفرد ترین اور عجوبۂ روزگار فن اِس امت کے علماء کے ہاتھوں، کہ جو اب قیامت تک کیلئے انبیاء کے وارث ہیں، صرف اور صرف اِس مقصد کیلئے وجود میں آیا کہ اِس نبیِ خاتم المرسلین ﷺ کی زندگی کے سب واقعات محقق طور پر محفوظ کر کے قیامت تک آنے والی

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

نسلوں پر احسان کر دیا جائے۔ علم الاسناد، واقعتاً علمِ تدوینِ تاریخ کا ایک حیرت کدہ ہے اور مسلم عبقریت Muslim genius کا ایک منہ بولتا ثبوت۔ صرف ایک مبارک ہستی کی زندگی کا "اسکیچ" لینے کیلئے ہزار ہا راویوں کے اسکیچ بھی کمال دِقت کے ساتھ محفوظ کر لئے گئے!!! ایک ایک کا نام، ولدیت، کنیت یا لقب اور اگر ایک سے زیادہ کنیتیں یا لقب تھے تو وہ، زمانہ جس میں وہ شخص پایا گیا، کس کس سے حدیث سنی، کس کس کو آگے حدیث روایت کی، اُس کا اپنا عقیدہ، دینی و علمی حالت، حتیٰ کہ بہت سے حالات میں اُس کی نفسیاتی کیفیت، اُس کی دیانت اور امانت کس معیار کی تھی، حافظہ کس پائے کا تھا، اس کے اہم حالاتِ زندگی.. غرض ہزاروں راویوں کے مفصل کھاتے biographies سربمہر کر دیے گئے۔ ایک ایک پر جتنی جرح ہو سکتی تھی بلا رورعایت جرح کی گئی۔ بڑے بڑے نام ضعیف نکلتے تھے تو ادنیٰ تامل کئے بغیر ضعیف قرار دے دیے گئے۔ پھر صرف راوی کے حالات ہی نہیں ایک ایک سند پر الگ سے سیر حاصل بحث ہوئی۔ ایک راوی کا دوسرے سے دعوائے سماع ثابت ہوتا ہے یا نہیں، اِس پر دفتروں کے دفتر لکھنا پڑے تو لکھے گئے، صرف اِس لئے کہ آسمان کی آخری امانت زمین والوں کیلئے بدرجۂ تمام محفوظ کر دی جائے۔ ایک ایک سند کے اتصال اور انقطاع پر ایسی ایسی بحث اور ایسے ایسے دقائق کہ آدمی کے پاس داد دینے کو لفظ تک باقی نہ رہیں! جس مورخ نے بھی مسلم محدثین کے ہاں پایا جانے والا "علم رجال" اور "علم تخریج" دیکھا ہے وہ دنگ ہو کر رہ گیا ہے کیونکہ اس کی نظیر اُس کے سان گمان میں نہ آ سکتی تھی۔ بخدا یہ ظاہر بین دنیا جو 'اہرامِ مصر' اور 'پیسا ٹاور' اور 'تاج محل' کو عجائبِ جہاں گنتی ہے اگر کہیں مسلم محدثین کے ہاں پائے جانے والے "علم رجال" کو دیکھ لے جس کو 'تعمیر' کرنے میں کئی نسلوں تک ہزاروں افراد کی پوری پوری زندگیاں صرف ہوئیں تو وہ دنیا کے باقی سب عجوبے بھول جائے۔ ایسی کمال کی ایک میزان وجود میں لائی گئی ہے کہ کھرا اور کھوٹا یوں الگ کر دیا جاتا ہے کہ سنار بھی سونے کی ایسی پرکھ کرنے سے عاجز رہ جائے!

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

امتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں پائی جانے والی مرویات narrations کی اِس خصوصیت کو سامنے رکھیں، ہر شخص یہ شہادت دے گا کہ اہلِ کتاب کی روایت کردہ کوئی تاریخی رپورٹ رتبے میں اُس درجے کو پہنچ ہی نہیں سکتی جو اللہ کے فضل سے ہماری مرویات کو حاصل ہے۔ بلکہ حق تو یہ ہے کہ اُن کی بیشتر 'معتبر' روایات رتبے میں ہمارے ہاں پائی جانے والی اُس روایت کو بھی نہیں پہنچتیں جسے ہمارے علمائے اِسناد 'ضعیف' قرار دیتے ہوں! کیونکہ ہمارے ہاں پائی جانے والی ایک 'ضعیف روایت' میں بھی راویوں کی پوری سند موجود ہوتی ہے، محض کسی ایک آدھ راوی کے ضعف کی وجہ سے یا سند میں کہیں انقطاع آ جانے کے باعث اُس کو ضعیف قرار دے دیا گیا ہوتا ہے۔ اِن لوگوں کی تو معتبر سے معتبر روایت میں بھی 'سند' نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی، راویوں کا ضعف یا سند کا اتصال دیکھنے کی تو نوبت ہی بھلا کیوں آنے لگی!

امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں ہونے والے تاریخ کے دو نہایت عظیم کام: ایک حفاظتِ قرآن، اور دوسرا فنِ رجال کا وجود میں لایا جانا.. زمین پر ختمِ نبوت کے دو اتنے بڑے ثبوت ہیں کہ اِس کے بعد 'ثبوت' مانگنے والا کوئی اندھا ہی ہوسکتا ہے۔

بخدا!!! کوئی شخص امتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص دیکھے تو سہی جو خدا کی جانب سے اِسے بخشے گئے ہیں!!! ہم جس نعمت میں ہیں کسی کو اِس کا کیا اندازہ!!!

☆☆☆☆☆

آیات و بینات اور معجزات کا ذکر ہو چکا۔ حق یہ ہے کہ انبیاء صرف معجزات دکھانے نہیں آتے کہ جہاں کسی سے بات ہوئی فوراً معجزہ لا دکھایا بلکہ 'بات' کی بجائے بھی معجزات ہی سے کام چلایا! معجزات انبیاء کی زندگی میں ایک خاص ضرورت پوری کرنے کیلئے ہی ہوتے ہیں نہ کہ ہر ضرورت پوری کرنے کیلئے! یہ دنیا بہرحال سعی اور جہد کی دنیا ہے خرق عادت واقعات انبیاء کے ہاتھ پر ہوتے ضرور ہیں مگر انبیاء سعی وجہد کی دنیا میں ہی کچھ بنیادی ترین تبدیلیاں برپا کر کے جاتے ہیں۔ پس اصل یہی

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے نصرے کی مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

ہے کہ انبیاء حجت و بیان کا حق ادا کریں۔ انبیاء کا جدال قرآن میں سب سے بڑھ کر مذکور ہوا ہے۔ خرقِ عادت واقعات اپنی جگہ برحق مگر اصل یہ ہے کہ انبیاء خدا کی راہ میں جہاد کریں اور حق پرستوں کی ایک بڑی تعداد کو جوت کر انسانی محنت کے نتیجے میں اُس حق کا قیام کروائیں جس کے ساتھ وہ مبعوث ہوئے ہیں۔ لٰہذا انبیاء کی زندگی میں دیکھنے کی بات یہی نہیں کہ وہ کیا کیا معجزات کر گئے ہیں بلکہ دیکھنے کی بات یہ بھی ہے کہ وہ انسانی زندگی پر کس حد تک اثر انداز ہو کر گئے ہیں اور انسانی فکر و عمل کو کونسی ایسی سمتیں دے گئے ہیں جو نہایت دور رس اثرات کی حامل ہوں۔ اس پہلو سے غیر مسلم مؤلفین تک نے ☆ محمد ﷺ کے تاریخ انسانی پر اثرات کے حوالے سے جو جو کچھ لکھا ہے اس سے عقل والوں کو دنگ کر کے رکھ دیا ہے۔

'محمد ﷺ کی تلوار' کے عیب جوؤں کو کچھ جواب ہم دے چکے۔ محمد ﷺ کے ''جہاد'' بمعنیٰ ''قتال'' کی بابت اِس سے زیادہ گفتگو کی اِس مختصر کتاب میں گنجائش نہیں۔ ''دلیل'' کی قوت درحقیقت ایک نبی کے ''جدال'' کے اندر بولتی ہے۔ فکر و شعور اور عقل و منطق کی دنیا میں باطل کو نیست و نابود کر دینے پر بہترین مثال قرآنی اندازِ خطاب خود ہے۔ اِس کی عملی تصویر کسی کو دیکھنا ہو تو وہ محمد ﷺ کا معرکۂ حجت و بیان دیکھے۔ اُسے اپنے سامنے ایسا پُر اِعتماد، اپنی حقانیت پر آخری حد تک مطمئن، خدا کی نصرت اور معیت پر کمال حد تک واثق، خوش گفتار، صریح البیان، فصیح اللسان، منطقی اسلوب کا مالک، باطل سے ناقابل یقین حد تک برسر پیکار اور حق کے احقاق کیلئے آخری حد تک تلا ہوا اور اِس پر کوئی مفاہمت قبول نہ کرنے والا باہمت شخص نظر آئے گا جس کا حوصلہ پہاڑوں پہ بھاری ہو۔ اِس کی بے شمار مثالیں آپؐ کے عہد مکی و مدنی سے پیش کی جا سکتی ہیں مگر ایک مختصر منظر

☆ ایک غیر مسلم مصنف تاریخ انسانی پر سب سے بڑھ کر اثر انداز ہونے والی ایک سو شخصیات پر کتاب تالیف کرتا ہے، تو سب سے پہلے نمبر پر پیغمبرِ اسلامؐ کو لانے پر مجبور ہوتا ہے:
The 100: A Ranking of the Most Influential Persons in History
by Michael H. Hart

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

ہم اِن لوگوں کو اہل کتاب کے ساتھ ہونے والے جدال ہی کا دکھائیں گے۔ بائبل کے عہد جدید میں اِنہوں نے مخالفوں کے روبرو مسیح علیہ السلام کا بھی اعتماد دیکھا ہے، جو کہ ایک سچے آدمی کا خاصہ ہوا ہی کرتا ہے۔ ''دلیل'' کی قوت آدمی میں جب بولتی ہے تو اس کا کیا رعب ہوتا ہے، اِس کا اندازہ یقیناً مسیحؑ کی زندگی کو دیکھ کر ہوتا ہے کیونکہ وہ اللہ کا سچا نبی تھا اور ''ایمان بالغیب'' کے داعیِ اولین کو ایک ایسا ہی غیر متزلزل یقین دکھانا ہوتا ہے! وجہ یہ کہ یہ معرکہ ہے ہی ''ایمان بالغیب'' کا جس میں کچھ پردے حائل رکھے جانا ''پلان'' کا حصہ ہے ورنہ بات اگر ''ایمان بالشہادۃ'' کی ہوتی تو اِس ''شدتِ یقین'' کو سامنے لایا جانے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ ایک ''غیر متزلزل یقین'' جس سے منکر دہل کر رہ جائیں، اِس کی ایک نہایت مختصر جھلکی یہ نبیِ خاتم المرسلین ﷺ کی شخصیت میں بھی دیکھیں، کہ یہ جھگڑا، جیسا کہ ہم نے عرض کیا، ہے ہی ''ایمان بالغیب'' کا:

عرب میں سب سے بڑا کلیسا نجران کے اندر پایا جاتا تھا۔ رومن ایمپائر اِس پر بے تحاشا خرچ کرتی اور اِسے مال ودولت اور وسائل کی کوئی کمی نہ آنے دیتی تھی۔ جزیرۂ عرب میں نجران کے گرجا کو کعبۂ مکہ کے بعد بطورِ عبادت گاہ سب سے نمایاں مقام حاصل تھا۔ بلکہ مقابلے میں لاکر اِس کو 'کعبۂ نجران' تک کہا جاتا تھا۔ عرب کا مشہور شاعر، الاعشیٰ یہاں سے ایک بھاری عطیہ پاکر اِس کا قصیدہ کہہ چکا ہے اور وہ آج بھی عربی ادب کا حصہ ہے۔ ۹ھ ہجری میں اِس کلیسا کے اسقفِ اعظم Chief Bishop حارثہ بن علقمہ کو نبیِ آخرالزمان کی جانب سے نامۂ مبارک جاتا ہے کہ ہدایت قبول کریں اور اگر قبول نہ ہو تو جزیہ دے کر مملکتِ اسلام کے زیرنگیں ہوں۔ عرب کی یہ سب سے بڑی عیسائی مذہبی شخصیت تب نجران کی دو چوٹی کی شخصیتوں کو لے کر، کہ جو مشترکہ طور پر امورِ مملکت انجام دیتے تھے ایک عبدالمسیح جس کا لقب عاقب تھا اور دوسرا ایہم یا شرحبیل جس کا لقب سید تھا، بمع ۲۴ سردارانِ نجران مدینہ پہنچتی ہے، جبکہ وفد کی کل تعداد ساٹھ ہے۔ سورۃ آلِ عمران کا ابتدائی حصہ اِسی موقعہ پر نازل ہوا، لہٰذا بقیہ واقعہ ہم تفسیر کے مشہور نام ابن کثیرؒ، اور سیرت

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

کے مشہور نام زاد المعاد از ابن قیمؒ سے اپنے الفاظ میں مختصر طور پر نقل کریں گے:

نجران کے اِس وفد کو اعزاز و اکرام کے ساتھ مسجد نبوی میں ٹھہرایا گیا۔ نجران کے ساٹھ عیسائی نمائندے بشمول عرب کا سب سے بڑا عیسائی عالم اور بشپ مسجدِ نبوی کے مہمان! اِن نصاریٰ کے اپنے مذہب کے مطابق نماز پڑھنے کا وقت ہو جاتا ہے اور وہ مسجدِ نبوی کے اندر ہی اپنی نماز پڑھنے لگتے ہیں۔ مسجد نبوی کے اندر نصاریٰ کی نماز! لوگ انہیں روکنے کیلئے بھاگتے ہیں، مگر نبی آخر الزمان ﷺ روکنے والوں کو روک دیتے ہیں کہ دَعُوْهُمْ ''اِن کو چھوڑ دو''۔ تب یہ لوگ مشرق کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ آخر نبی ﷺ کی ان کے ساتھ مجلس ہوئی۔ دو چوٹی کے عیسائی عالم وفد نجران کی جانب سے گفتگو کر رہے تھے۔ نبی ﷺ نے ان دونوں کو مخاطب کر کے فرمایا: أَسْلِمَا یعنی ''خدا کے فرماں بردار بندے بن جاؤ''۔ دونوں نے جواب دیا: أَسْلَمْنَا 'ہم خدا کے فرماں بردار ہیں'۔ آپؐ نے فرمایا: إِنَّكُمَا لَمْ تُسْلِمَا فَأَسْلِمَا ''تم خدا کے فرماں بردار نہیں ہو، یکسو ہو کر خدا کے فرماں بردار بن جاؤ''۔ وہ بولے: بَلَىٰ قَدْ أَسْلَمْنَا قَبْلَكَ 'کیوں نہیں، ہم آپ سے پہلے کے فرماں بردار ہیں'۔ فرمایا: كَذَبْتُمَا، يَمْنَعُكُمَا مِنَ الإِسْلَامِ ادّعَاؤُكُمَا لِلّٰهِ وَلَدًا وَعِبَادَتُكُمَا الصَّلِيْبَ وَأَكْلُكُمَا الْخِنْزِيْرَ ''غلط کہتے ہو۔ خدا کی (یکسو) بندگی کیسی جب تمہارا دعویٰ ہے کہ خدا کا بچہ ہے، جب تم صلیب کو پوجتے ہو اور خنزیر کھاتے ہو''۔ تب وہ دونوں بولے: 'تو پھر اے محمدؐ! مسیحؑ کا باپ کون ہے'؟ اِس کا جواب آپؐ نے فوری نہ دیا، کہ اِس کا جواب قرآن کو خود دینا تھا۔ تب سورۂ آل عمران کی ابتدا کی اَسی سے اوپر آیتیں نازل ہوئیں (جن میں مسیحؑ کی حقیقت ہی نہایت تفصیل کے ساتھ بیان ہوئی ہے)۔ یہ آیات ان کو پڑھ کر سنا دی گئیں۔ خاص طور اس سلسلۂ آیات کا یہ حصہ:

''عیسیٰؑ کی مثال خدا کے ہاں ایسی ہی تو ہے جیسی آدمؑ کی، جسے اُس نے مٹی سے بنا ڈالا تھا اور پھر کہا تھا 'ہو جا' سو وہ ہو گیا! حق تیرے رب کی طرف سے

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات، و ویب سائٹ ایقاظ کے تعمیری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے هے باقی آرامِ جاں همارا

ہے، پس تو شک میں پڑنے والوں میں نہ ہو۔ تو پھر اب بھی جو شخص تجھ سے اِس معاملہ میں جھگڑنے پر (مصر) ہے، جبکہ یقینی علم تیرے پاس پہنچ چکا ہے، تو پھر کہہ دے: "آ جاؤ، ہم بلا لاتے ہیں اپنے اپنے فرزندوں کو اور اپنی اپنی عورتوں کو اور خود اپنے آپ کو، پھر ہم (مل کر) مباہلہ کرتے ہیں اور باطل بات کرنے والوں پر خدا کی لعنت بھیج ڈالتے ہیں"۔ یہی ہے حق کا ٹھیک ٹھیک بیان، اور نہیں ہے کوئی الٰہ مگر ایک خدا ہی، اور بے شک اللہ ہی طاقتور ہے اور حکمت کا مالک"۔

(آل عمران: ۵۹-۶۲)

اِسی سلسلۂ آیات میں وہ مشہور آیت تھی جو اہل کتاب کو دعوت دی جانے کی بنیاد ہے، اور جسے آپ نے ملوکِ نصاریٰ کو اپنے خطوط میں بھی لکھ کر بھیجا تھا:

"اے اہل کتاب! آ ؤ ایک ایسی بات کی طرف جو ہم میں اور تم میں یکساں ہے، یہ کہ نہ عبادت کریں ہم مگر ایک اللہ کی، اور نہ شریک کریں اُس کے ساتھ کسی چیز کو، اور نہ پکڑیں ہم اپنے میں سے کسی کو اللہ کے ماسوا، رب۔ تو اگر وہ منہ پھیر لیں تو تم لوگ کہہ دو کہ پھر گواہ رہو، ہم تو صرف اللہ ہی کو اپنا رخ بندگی سونپ دینے والے ہیں"

(آل عمران: ۶۴)

اسی دوران، نجران کے نصاریٰ کا سن کر احبارِ یہود بھی آ پہنچے۔ اب یہود اور نصاریٰ کے مابین بھی بحثیں ہونے لگیں۔ نصاریٰ اور یہود دونوں ابراہیمؑ پر اپنا حق جتا رہے تھے۔ اِس پر ان دونوں کو قرآن کی آیت سنائی گئی:

"اے اہل کتاب! تم کیوں حجت کرتے ہو ابراہیمؑ کے بارہ میں، حالانکہ نہیں نازل کی گئی تھی تورات اور نہ انجیل مگر ابراہیمؑ کے بہت بعد، تو کیا تم سمجھتے نہیں ہو؟

(آل عمران: ۶۵)

شجرِ سلف سے پیوستہ؛ فضائے عہد سے وابستہ... حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر
آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اور اس سے ذرا بعد:

''ابراہیم نہ کبھی یہودی تھا اور نہ عیسائی، وہ تو تھا خدا کا یکسو فرماں بردار۔ اور نہ تھا وہ مشرکین میں سے۔ ابراہیمؑ پر سب سے بڑھ کر حق تو ان کا ہے جو اس کی پیروی کر کے دکھائیں......''

(آل عمران:۶۵)

یہ بھی مذکور ہے کہ اِس موقعہ پر یہود اور نصاریٰ دونوں کے مجمع نبی ﷺ کو مخاطب کر کے کہنے لگے: 'تو اے محمدؐ صاحب! کیا آپ کی چاہت ہے کہ مسیحؑ کو چھوڑیں اور آپ کو پوجنے لگیں؟' آپؐ کا جواب تھا: ''اللہ کی پناہ کہ ہم اللہ کے ماسوا کسی کو پوجیں یا اُس کے ماسوا کسی کو پوجنے کی دعوت دیں۔ اُس نے مجھے اِس چیز کے ساتھ مبعوث نہیں کیا نہ مجھے یہ مشن سونپا ہے!''۔ اور پھر سورۂ آل عمران کے اسی سلسلۂ آیات کا یہ حصہ سنایا گیا:

''کسی بشر سے کبھی یہ بات نہیں ہوسکتی ہے کہ اللہ اُسے کتاب اور فہم اور نبوت عطا فرمائے اور پھر وہ لوگوں سے کہنے لگے: خدا کو چھوڑ تم میرے ہی بندے بن جاؤ، وہ تو یہی کہے گا کہ تم اللہ والے بنو......''

(آل عمران:۷۹)

غرض معاملہ کو آخری حد تک واضح کر دیا گیا کہ مسئلہ خدا کی کبریائی اور مسیحؑ کی عبدیت کا ہے۔ مسیحؑ خدا کی برگزیدہ مخلوق ہے مگر خدا کا شریک کوئی نہیں۔ خدا کی کبریائی محمد ﷺ اور امتِ محمد ﷺ کا سب سے بڑا موضوع ہے۔ مباہلہ کی آیت نجران کے بشپ اور علمائے نصاریٰ کو سنا دی گئی۔ ان کو سوچنے کیلئے پورا ایک دن دے دیا گیا۔ سارا دن وہ ان آیات اور اس جدال پر غور وفکر کرتے رہے۔ اگلی صبح نبی ﷺ نکلے، اپنے ساتھ اپنے نواسوں حسنؓ اور حسینؓ اور چچیرے بھائی علیؓ کو لیا، پیچھے پیچھے نبیؐ کی صاحبزادی فاطمہؓ چل رہی تھیں۔ یوں اپنا یہ خانوادہ ساتھ لئے آپؐ مباہلہ کیلئے تیار ہو کر

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات، و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے
اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ہمارا

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

نکل آئے۔ اب مسیحؑ کو خدا کا بیٹا کہنے والے بشپ اور دیگر علمائے نصاریٰ کی باری تھی کہ مقابلے پر نکلیں اور اپنے اس عقیدہ پر کہ ’خدا کی کوئی اولاد ہوئی ہے‘ باطل بات کہنے والے فریق پر خدا کی لعنت ہو جانے کی دعا میں شامل ہوں۔ نبی ﷺ نکل چکے تھے اور اساقفۂ نصاریٰ کے منتظر تھے۔ وفد نے خدا کی وحدانیت کے موضوع پر نبی ﷺ کو اِس قدر سنجیدہ اور مباہلہ کیلئے اس قدر تیار دیکھا تو عاقب اور سید ایک دوسرے کے ساتھ سرگوشی کرنے لگے: تم جانتے ہو جس قوم نے بھی کسی نبی سے مباہلہ کیا نہ ان کا کوئی بڑا بچا اور نہ ان کے کسی چھوٹے نے نشو ونما پائی۔ اگر مباہلہ کر لیتے ہیں تو اپنا کچھ بھی نہ بچے گا۔ اپنے دین پہ قائم ہی رہنا ہے تو اِس کے ساتھ صلح کی شروط طے کر لو اور واپس اپنے گھر چلے جاؤ۔ تب انہوں نے مباہلہ سے انکار کیا اور اپنے دین پر قرار رہتے ہوئے جزیہ تسلیم کر کے واپسی کا عزم کیا۔

بشپ کے اپنے بھائی کرز بن علقمہ نے نبی ﷺ کے دستِ مبارک پر اسلام قبول کیا۔ واپسی سے کچھ ہی دیر بعد عاقب اور سید بھی مسلمان ہو چکے تھے۔ اپنی جانب سے افسرِ مجاز کے طور پر نبی ﷺ نے پہلے حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ اور بعد ازاں حضرت علی بن ابی طالبؓ کو نجران بھیجا، جن کی تعلیم اور حسن تعامل کے زیر اثر، کچھ ہی دیر میں نجران سے آنے والا ’جزیہ‘ ’’زکات‘‘ میں بدلنے لگا، یعنی نجران مسلمان ہو گیا......

جبکہ اہل نجران کو اپنے دین پر باقی رہنے کی آزادی دینے کیلئے جو وثیقہ لکھ کر دیا گیا تھا وہ بھی خاص طور پر حق رکھتا ہے کہ ’محمد ﷺ کی تلوار‘ کا چرچا کرنے والے اسے بغور پڑھیں:

بسم الله الرحمن الرحيم. من محمد النبي إلى الأسقف أبي الحارث وأساقفة نجران وكهنتهم ورهبنتهم وأهل بيعهم ورقيقهم وملتهم وسوقتهم وعلى كل ما تحت أيديهم من قليل وكثير جوار الله ورسوله لا يغير أسقف من أسقفته ولا راهب من رهبانيته ولا كاهن من كهانته ولا يغير حق من حقوقهم ولا سلطانهم ولا مما كانوا عليه. على ذلك جوار الله ورسوله أبدا ما نصحوا

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

وأصلحوا عليهم غير منقلبين بظالم ولا ظالمين. (از زاد المعاد، مؤلفه ابن القیم)

''شروع اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔ نبی محمد ﷺ کی طرف سے برائے بشپ ابو الحارث ودیگر اساقفۂ نجران، علاوہ ازیں وہاں کے کاہنوں، راہبوں، گرجا گھروں کے لوگوں، ان کے خدام، ان کے اہل ملت اور ان کے گلی کوچوں کے لوگوں کیلئے۔ ہر وہ چیز جو ان کے ہاتھ میں ہے چاہے کم ہے چاہے زیادہ اس پر ان کو اللہ اور اس کے رسولؐ کی جانب سے تحفظ حاصل ہوگا۔ ان کا کوئی بشپ نہ بدلا جائے گا۔ ان کا کوئی راہب اور کوئی کاہن نہ بدلا جائے گا۔ ان کے حقوق میں سے کوئی حق موقوف نہ کیا جائے گا اور نہ ان کے افسران میں سے کوئی تبدیل کیا جائے گا۔ وہ جس طریقے پر رہتے آئے ہیں ان کو اس سے ہٹایا نہ جائے گا۔ اِس پر اُن کو اللہ اور اس کے رسولؐ کی جانب سے حاصل تحفظ برقرار رہے گا جب تک کہ وہ اخلاص اور بہتری کی راہ پر قائم رہیں، نہ کسی ظالم کے ساتھ مل کر پھریں اور نہ خود ظلم کی راہ پر چلنے لگیں''

کیا یہ اہل کتاب بھی اپنی تاریخ سے عدل اور انصاف اور احسان پر مبنی ایسا کوئی وثیقہ لا کر دکھا سکتے ہیں جس طرح کے وثیقے محمد ﷺ کی طرف سے صلح پر آمادہ قوموں کو جاری کر کے دیے جاتے تھے؟؟؟

آج جو لوگ 'محمد ﷺ کی تلوار' کو بنیاد بنا کر اپنے دل کی بھڑاس نکال رہے ہیں، کون نہیں جانتا ان کو اصل تکلیف 'محمد ﷺ کی تلوار' سے نہیں بلکہ ان کی اصل تکلیف یہ ہے کہ اِنکے سامنے ایک ایسا حق ہے جسے نہ یہ قبول کرنے کیلئے تیار ہیں اور نہ زمین میں اُسکا راستہ چھوڑ دینے پر۔ البتہ یہ ایک ایسا حق ہے جس کے مقابلے پر آنے کی یہ ہمت بھی نہیں رکھتے! ''محمد ﷺ کی دلیل'' کے بارے میں تو یہ اپنا اظہارِ تکلیف کرنے سے رہے، لے دے کر 'تلوار' بچ جاتی ہے اسی کے خلاف بول بول کر دل کا غم تو ہلکا کیا جاسکتا ہے!

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

شجر سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات، وویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس

نام

سے

ھے

باقی

آرامِ

جاں

ھمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر
آ گہی بخش مجلہ، مطبوعات، و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس
نام
سے
ھے
باقی
آرامِ
جاں
ھمارا

حصۂ سوم

قل موتوا بغیظکم

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر
آ گہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس

نام

سے

ھے

باقی

آرامِ

جاں

ھمارا

ایک بار پھر دھرا دیا جانا بے جا نہ ھوگا کہ اِس بحث میں ھمارا فریقِ نزاع مغرب کا وہ ایک خاص طبقہ ھے جو ھمارے دین اور ھمارے مقدسات کے خلاف نفرت کی آگ بھڑکا رھا ھے، نہ کہ بالعموم مغرب۔

در حقیقت تو یہ ایک ٹولہ ھے جو مغرب سمیت پوری انسانیت کی تباھی کا ایجنڈا رکھتا ھے۔ پوری دنیا کو "اسلام" اور "محمدﷺ" سے خوفزدہ کرنے میں ایسی مستعدی دکھانا اصل میں تو اسکے اِسی سوچے سمجھے منصوبے کا حصہ ھے۔

پوری کتاب کا موضوع ھی مغرب کا یہ خاص طبقہ ھے تاھم حصۂ سوم کا مطالعہ کرتے ھوئے یہ بات بطورِ خاص قاری کے پیشِ نظر رھے۔

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر
آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس
نام
سے
ھے
باقی
آرامِ
جاں
ھمارا

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ هَلْ تَنقِمُونَ مِنَّا إِلاَّ أَنْ آمَنَّا بِاللّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلُ وَأَنَّ أَكْثَرَكُمْ فَاسِقُونَ

(المائدۃ: ۵۹)

”کہو:

اے اہل کتاب! تمہیں ہم سے شکایت ہے کیا، سوائے اِس بات کے کہ ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اُس سب کچھ پر جو ہم پہ نازل ہوا اور اُس سب کچھ پر جو اِس سے پہلے نازل ہوا، اور سوائے اس بات کے کہ تمہاری اکثریت بدکردار ہے؟“

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

'شکایت'.. ہے کیا؟

سامنے کی بات ہے، انسانی فطرت اور انسانی عقل وشعور میں سب سے بڑھ کر اِسی دین کی پزیرائی ہے۔ ہر قسم کے تناقضات اور نقائص سے پاک۔ خدا کے ہاں سے جو کچھ آیا ہے اُس کی مکمل تصدیق اور زمین پر جو کچھ خانہ سازی ہوئی اُس کا نہایت سخت رد اور ہر شخص کو اُس سے بیزار رہنے کی شدید تاکید۔ پوری انسانی زندگی کیلئے آسمانی وحی پر مشتمل مفصل ہدایت۔ کوئی شعبہ، ہدایت کے بغیر اِس میں چھوٹا نہیں۔ کوئی نبی، کوئی کتاب، کوئی حکم ایسا نہیں جو خدا کی جانب سے آیا ہو اور اُس کو اِس دین کے پیروکار تسلیم نہ کرتے ہوں۔ یہ ہے ہی ''اسلام'' یعنی مان لینا اور تسلیم کرتے جانا......

'ماننے' اور 'تسلیم کرتے جانا' زمین پر خدا کے وفاداروں کا شیوہ رہا ہے۔ خدا کی جانب سے آئی ہر چیز کو ماننے کا یہ تاریخی کردار جو کہ زمین پر خدا کو باقاعدہ مطلوب ہے، اور ازل سے چلا آیا ہے، اور جس کے دم سے یہ دھرتی سلامت اور اِس کا حسن باقی ہے، اِس وقت امتِ محمد ﷺ کے اندر محصور ہے!!!

اِس پر دو رائیں نہیں ہوسکتیں کہ خرد کی تسکین جتنی اِس دین کے اندر ہے کہیں اور نہیں۔ خدا بھی راضی، عقل بھی مطمئن، شعور بھی روشن، نظر بھی شاداب.. یہاں بھرپور طور پر دنیا بھی ملتی ہے اور آخرت بھی، فرد بھی اور معاشرہ بھی، علم بھی اور عمل بھی، روح

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

بھی اور مادہ بھی۔ نہ وحی، عقل کے آڑے آئے اور نہ عقل، وحی کے ساتھ دست و گریباں۔ نہ دنیا آخرت کی قیمت پر، اور نہ حصولِ آخرت ترکِ دنیا کی شرط پر۔ غرض ایک کامل شامل دین جس کے حق ہونے پر قلب بھی گواہی دے اور عقل بھی، تاریخ بھی اور آسمانی صحیفے بھی اور نوامیسِ کائنات بھی۔ نہ خدا کے ساتھ کوئی مسئلہ، نہ نبیوں میں سے کسی کے ساتھ کوئی جھگڑا، نہ رسولوں میں سے کوئی 'محلِ نظر'، نہ کتابوں میں سے کسی کا انکار، نہ کسی نص کو چھپانے کی کوئی ضرورت، نہ کسی آسمانی خبر کو 'گول' کر جانے کی کوئی نوبت، نہ تحریف اور نہ تاویل.. خدائی تنزیل کا حرف حرف سلامت، اور انسانی عقل کی سرگرمی کیلئے نہایت وسیع میدان......کوئی ایک بھی تو کمی نہیں!!!

اِس کا مقابلہ اب ہو تو کیسے؟؟؟ سوائے یہ کہ وہی ابوجہل والا معاملہ ہو، جیسا کہ سیرت ابن اسحاق میں آتا ہے کہ اخنس بن شریق نے جب ابوجہل سے 'اندر کی بات' جاننے پر اصرار کیا کہ محمدؐ کے ساتھ تم لوگوں کا معاملہ ہے کیا، تو اُس کا جواب تھا: چودھراہٹ لینے پر ہمارا اور بنوعبدمناف (نبی ﷺ کا قبیلہ) کا پورا زور لگا۔ انہوں نے لنگر لگائے، ہم نے بھی لنگر کھول دیے۔ انہوں نے لوگوں کو سواریاں دے دے کر روانہ کیا، ہم نے بھی سواریاں فراہم کر ڈالیں۔ انہوں نے لوگوں پر روپیہ نچھاور کیا، ہم نے بھی روپیہ نچھاور کر دیا۔ یہاں تک کہ جب معاملہ ریس کے گھوڑوں جیسا ہو گیا کہ جب دونوں سوار گھٹنوں کے بل ہو جاتے ہیں تو بنوعبدمناف بولے 'ہم میں تو ایک نبی ظاہر ہو گیا ہے'، یہ بات اب ہم کہاں سے لے کر آئیں، بخدا ہم تو اس کو نہیں مانیں گے''☆!

چنانچہ ایسا دین تو آسمان ہی سے اترے تو اترے، اور جو کہ محمد ﷺ پر اتر چکا ہے، زمین پر یہ پیدا ہو تو کہاں سے ہو؟! وہ بات جو اِس دین میں ہے، اُس کو یہ کہاں

☆ سیرت ابن اسحاق جلد اول، باب من عذب فی اللہ بمکۃ من المؤمنین

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

سے لے کر آئیں؟!...... یہ اِسکو نہیں مانتے، کوئی بڑی بات نہیں مگر اِس سے ٹکر لینے کی حسرت بھی تو دل میں بے حدوحساب بیٹھی ہے، اُس کو بھلا کیسے پورا کریں؟!!!

مگر بات یہاں ختم کب ہوتی ہے؟ خدا نے ایسا بڑھیا دین نازل کیا تو وہ اسی لئے تو کیا کہ لیظھرہ علی الدین کلہ! ایسا اعلیٰ سچ اُس نے نازل کیا تو اسی لئے کہ زمین میں اُس کا ایک کردار ہو اور انسانی دنیا میں اِس کے تقاضوں کے مطابق تبدیلیاں ہوں۔ یہ سچ اُس نے عقول اور قلوب ہی کیلئے نازل کیا اور اُن تک تو اِس کو بہرحال پہنچنا ہے۔

'انسانی دنیا' وہ کینوس ہے جس پر خدا کی آخری کتاب اور خدا کے آخری رسولؐ کو ''انسانیت'' کی وہ تصویر بنانی ہے جو خدا کے ہاں قبولیت کی سند رکھتی ہو۔ دیکھنے میں آرہا ہے، آسمانی نقشے پر 'گلوبل ویلج' کی اِس 'صورت گری' کا عمل اب ایک خاص رفتار دھارنے لگا ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق دوسری جنگِ عظیم کے بعد غیر مسلم اقوام میں سالانہ ہزاروں کے حساب سے لوگ مسلمان ہونے لگے ہیں اور رفتہ رفتہ یہ 'ہزاروں' اب 'لاکھوں' میں بدلنے والے ہیں......

ایک وقت تو بہرحال آنا ہے کہ پوری زمین شریعتِ محمدؐ کی قلمرو بنے گی اور کرۂ ارض کے ہر گھر میں قرآن کا بول بالا ہوگا۔ یہ خبر ہمیں اُسی نبیؐ نے دی ہے جس نے ہمیں روم و فارس کے مفتوح ہونے کی پیش گوئی کرکے دی تھی۔ تاریخ کے اِس حالیہ مرحلے میں.. پس جوں جوں اس تصویر کے خدوخال نمایاں ہوتے جارہے ہیں، جوں جوں قرآن اور محمد ﷺ کی دعوت کے آگے براعظموں کی حدیں غیر مرئی ہونے لگی ہیں، جوں جوں انسان ساختہ نظریات اور نظام دیوالیہ ہوتے جارہے ہیں، جبکہ خرافات پر مبنی ادیان اِس سے پہلے ہی دیوالیہ ہوچکے ہیں اور ان کے عود کر آنے کا بظاہر اب کوئی امکان نہیں.. توں توں اُن عناصر کی بے چینی بڑھ رہی ہے جو اپنے آپ کو ملتِ اقوام کے 'امام' سمجھتے ہیں اور جن کو یہ علم ہے کہ 'امامتِ اقوام' کی اِس گدی سے ان

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا
شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے نصرہ مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

کو کوئی بے دخل کرنے والا ہے تو وہ قرآن اور محمد ﷺ کا دیا ہوا عقیدہ ہے۔

قرآن اور محمد ﷺ کے پرچم بردار جنہوں نے کسی وقت اِن لوگوں کی عظیم رومن ایمپائر کو جہان کے اہم ترین مراکز سے اکھاڑ پھینکا تھا اور ایک ایک کر کے ایشیا وافریقہ کے سب مقبوضات سے اِن کو بے دخل کر کے یورپ کے نہایت چھوٹے اور تاریک براعظم کے اندر محصور کر دیا تھا، اور بلکہ یورپ ہی میں حق اور روشنی کے وہ مینار کھڑے کرنا شروع کر دیے تھے جن کی حرارت اور تابنا کی ذرا دیر اور برقرار رہتی تو اُس سرد براعظم کی بہت سی برف پگھل چکی ہوتی.. قرآن اور محمد ﷺ کے وہی پرچم بردار ایک وقتی تعطل کے بعد آج ازسرنو صف آرا ہو رہے ہیں اور اب کے روشنی اور تاریکی کا یہ مقابلہ براعظموں کی حدیں پھلانگ جانے والا ہے! دین میں کوئی زبردستی نہیں اور دنیا کی زندگی زندگی یہاں ہر شخص اور ہر قوم کو ہی اپنے باپ دادا کے دین سے چمٹ رہنے کا پورا پورا اختیار حاصل ہے، کہ اِس کی جوابدہی اُس کو خدائے رب العالمین کے ہاں جا کر ہی کرنی ہے، مگر امامتِ اقوام کی گدی پر براجمان رہنے کا وقت باطل کے حق میں اب اغلباً ختم ہو جانے والا ہے۔ باطل کیلئے یہ اگر کوئی خطرہ ہے تو اِس 'خطرے' کا یقینی مصدر دو ایسے مبارک نام ہیں کہ جن سے بڑھ کر مسلمانوں کو دنیا میں کوئی چیز عزیز نہیں: ایک ''قرآن'' اور دوسرا ''محمد ﷺ''!.. دو مبارک ترین نام جن میں ایک امت کی زندگی پنہاں ہے تو ایک رعشہ زدہ نظامِ باطل کی موت پوشیدہ ہے!

اب اِس دین میں کوئی ایسی بات ہے جو عقول اور قلوب میں نہایت خوب جگہ پاتی ہے اور جس پر باطل کو دسترس نہیں بلکہ اِس کے مقابلے پر کھڑا ہونے کا ہی یارا نہیں.. خصوصاً ایک ایسے وقت میں جب دنیا پڑھ لکھ گئی ہے.. تو یہ اِس دین کی ایک خدا داد خوبی ہے نہ کہ اِس کا کوئی قصور.......!!! کسی کو بزورِ شمشیر اِسے قبول کر لینے پر نہ کبھی مجبور کیا گیا ہے اور نہ کیا جا رہا ہے البتہ کسی کو اِس سے اگر یہ شکایت ہے کہ یہ اُن خوبیوں سے ہی کیوں مالا مال ہے جو انسانی قلب و ذہن میں اِس کو سب سے بڑھ کر جگہ لے کر

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

دے سکتی ہیں اور یہ کہ انسانی فطرت صرف اور صرف اِسی ایک دین کو ہی پہچان کر کیوں دیتی ہے اور وہ سب اَدیان کے ساتھ 'برابر کا سلوک' کیوں نہیں کرتی؟!...... ہاں کسی کو اِس دین سے اگر یہ شکایت ہے.. کسی کو محمد ﷺ کے نامِ نامی سے البتہ اگر یہی بیر ہے تو وہ جس دیوار سے چاہے جا کر اپنا سر پھوڑے، اِس پر کوئی بھلا ان کی کیا مدد کر سکتا ہے؟!!! البتہ یہ واضح کر دینا ہر مسلمان اپنے حق میں قابل فخر جانے گا کہ دنیا میں جو کوئی ہمارے دین سے اور ہمارے نبیؐ سے بیر رکھ کر سامنے آئے گا اُس کے ساتھ بیر نبھانا ہمارے دین اور ہمارے نبیؐ کا ہم پر وہ کم سے کم حق ہے جس کے بغیر ''مومن'' کی تعریف بھی ہم پر صادق نہیں آتی:

لَا تَجِدُ قَوْماً يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُوْلَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُوْلَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (المجادلۃ: ۲۲)

'جو لوگ اللہ پر اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے خواہ وہ ان کے باپ بیٹے یا بھائی یا خاندان کے ہی لوگ ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان (پتھر پر لکیر کی طرح) نقش کر دیا ہے اور فیض غیبی سے ان کی مدد کی ہے اور وہ ان کو بہشتوں میں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا ہمیشہ ان میں رہیں گے اللہ ان سے خوش اور وہ اللہ سے خوش یہی گروہ اللہ کا لشکر ہے (اور) سن رکھو کہ اللہ ہی کا لشکر مراد حاصل کرنے والا ہے'' ☆

☆☆☆☆☆

☆ ترجمہ: فتح محمد جالندھری

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا
شجر سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس کے علاوہ بھی 'دہر میں اسمِ محمدؐ' سے ان کو کئی ایک شکایتیں ہیں......

بیشتر اَدیان اِس وقت 'ری فارمیشن' کی عالمی نظریاتی تحریک کے آگے پوری طرح سپر ڈال چکے ہیں، سوائے ''اسلام'' کے جو کہ نہ صرف 'ری فارمیشن' کے قابو نہیں آرہا بلکہ اِس کے آگے ___ پورے عالم اسلام میں ___ الٹا 'ری فارمیشن' ایسے زور آور ایجنڈے کی حامل تحریک کو ہی سپر ڈالنا پڑ رہی ہے!!!

یعنی جو ایک ڈرامہ بڑی حد تک رچایا ہی اس لئے جارہا تھا کہ اسلام کو 'ری فارم' کردیا جائے، تاکہ اُن کی مرضی کے ایک 'جہانِ نو' کے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ دور ہو، جس کے نتیجے میں پورے روئے زمین کے ثقافتی عمل کو ایک خاص ایجنڈے کے حق میں 'مونوپولائز' کرلیا جائے (جس کا نقشہ کچھ یوں کھینچا جارہا ہے کہ 'اخلاق' کو مرکزی حیثیت دیتے ہوئے عملاً پوری دنیا کا ایک ہی مذہب ہوگا جس کے ذریعے لوگوں کا 'مابعد الطبیعیاتی' شوق پورا کرادیا جایا کرے گا، جبکہ اَدیان میں پائے جانے والے 'فرق' کو ایک نہایت رمزی، واجبی اور ثانوی سی چیز بنا کر رکھا جائے گا جس کی حیثیت 'سالن' میں جو کہ 'ایک' ہی ہوگا 'حسبِ ذائقہ نمک مسالے' کی ہوگی اور اسی سے ایک 'تنوع' کا کام بھی لیا جاتا رہے گا!)...... چنانچہ ایک ڈرامہ جو بڑی حد تک رچایا ہی ''اسلام'' کو قابو کرنے کیلئے جارہا تھا وہ ہر جگہ کام دے رہا ہے البتہ اِسی ''اسلام'' ہی کے محاذ پر نا کام جارہا ہے!

توراتی و انجیلی صحیفوں کی نصوص چاہے کچھ بھی کہیں اور کچھ بھی مفہوم رکھیں اور کچھ 'نا قابل توجہ' ٹولے ان نصوص کا جو بھی مطلب بیان کرتے پھریں، یہ انتظام بہر حال کرلیا گیا ہے کہ ایک بڑی سطح پر ان توراتی و انجیلی نصوص کا وہی اور اتنا ہی مفہوم سامنے لایا جائے جو آج کی 'ماڈرن حقیقتوں' کے ساتھ کمال ہم آہنگی رکھے! اِس بات کا بھی انتظام ہوگیا ہے کہ بائبل کی وہی نصوص جو مثال کے طور پر پوپ اربن دوئم کو کوئی خاص مفہوم دیتی رہی تھیں وہ اب پوپ جان پال دوئم اور پوپ بنی ڈکٹ شانز دہم کو اس سے یکسر مختلف ایک مفہوم دے دیں جبکہ جان پال اور بینڈکٹ کے

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

بعد جو پوپ آئے گا اُس پر کسی دن اس سے بھی مختلف معانی القاء کر دیں! غرض اپنے 'دور' اور 'موقعہ ومناسبت' کی رعایت سے اور اپنی 'پسند' کی عالمی صورتحال کو وجود میں لانے یا باقی رکھنے کیلئے جس وقت بائبل سے تلوار نکلنا ضروری ہو اُس وقت تلوار نکل آئے اور جس وقت زیتون کی ٹہنیاں چونچوں میں دبائے فاختائیں ہی ہر طرف اڑتی نظر آنا ضروری ہو اس وقت فاختاؤں کے غول ہی برآمد ہوں ☆ ......!

☆ اہل بائبل کی اِس بات کو فقہ اسلامی کی اس بات پر قیاس کرنا درست نہ ہوگا کہ فقہائے اسلام بھی کسی خاص صورتحال میں 'قتال' کے احکام کا اطلاق کریں گے تو کسی اور صورتحال میں 'امن' سے متعلق شرعی نصوص کا۔

واقعہ یہ ہے کہ فقہائے اسلام جس وقت 'قتال' کا حکم دیں گے اس وقت 'امن' سے متعلق نصوص کی تحریف یا تاویل نہیں کر رہے ہوں گے۔ اسی طرح جب 'امن' کو کسی صورتحال میں شریعت کا اقتضاء سمجھیں گے تب 'قتال' کو کتابِ شریعت میں چھپانے یا گول کر جانے کی ضرورت نہ جانیں گے۔ پس شریعت اسلامی یا فقہ اسلامی ایک مربوط اکائی ہے؛ جس میں ہر قسم کی صورتحال کیلئے ایک خاص حکم ہے اور اس 'خاص حکم' کا تعین کرنے کیلئے کسی صورتحال کے سامنے آجانے پر وقت کے علمائے اسلام کو اجتہاد کرنا ہوتا ہے۔ البتہ کوئی چیز بھی یہاں ایسی نہیں جس پر 'شرمندہ' ہوا جائے یا جس پر 'مٹی ڈالنے' کی ضرورت جانی جائے، یا جس کی نہایت منطقی توجیہ اور عادلانہ تطبیق نہ ہوسکتی ہو۔

البتہ اہل بائبل اپنی ان نصوص (جن پر عمل پیرا ہونا 'کسی وقت' یہ غلط قرار دے رہے ہوں گے) کی بابت: کسی وقت کہیں گے کہ ان نصوص کو حقیقت پر ہی محمول نہ کیا جائے، اور کسی وقت کہیں گے کہ ان کا وقت گزر گیا ہے (مگر ضرورت پڑنے پر 'تلوار' پھر بھی نکل آئے گی، کلیسا نے اپنے باغیوں اور دشمنوں ہر دو کو تاریخ کی طویل صدیاں جس طرح تلوار کی دھار پر رکھا ہے وہ کوئی اکا دکا واقعہ نہیں بلکہ دو میلینیم پر حاوی تاریخ ہے، آج اِن لوگوں کا یہ کہنا کہ یہ اسے own نہیں کرتے اتنی 'سادہ' بات نہیں جتنی ان کی جانب سے ظاہر کی جا رہی ہے)۔ چنانچہ جس وقت یہ لوگ 'امن' کے راگ سنا رہے ہوں گے اُس وقت یہ اُس 'قتال' پر اظہارِ افسوس تک کر لیں گے جسے صرف ان کے بادشاہ نہیں بلکہ ان کا کلیسا باقاعدہ مذہبی بنیادوں پر کروا تا رہا تھا۔ حتیٰ کہ یہ کلیسا کے اس قتال پر 'معافی' تک مانگ لیں گے۔ البتہ جس وقت کلیسا کے سر پر خون سوار ہوگا

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

(بقیہ حاشیہ از گزشتہ صفحہ)

اس وقت مسیحؑ کے اس حکم پر عمل کا یا تو وقت نہیں ہوگا کہ 'جو کوئی تمہارے دائیں گال پر تھپڑ مارے اس کے آگے اپنا بایاں گال بھی کر دو' اور یا پھر اس کا 'مطلب' کچھ اور ہوگا! غرض 'قتال' اور 'امن' کی بابت ان کے ہاں کوئی ایسی 'فقہ' نہیں جو سب کے 'دیکھنے' کی ہو اور جس میں مختلف احوال میں پیش آنے والے سب احکام مذکور ہوں اور ان کی جانب رجوع کیا جانا سب ادوار پر لازم ہو۔

اِن کے احبار و رہبان کو تحلیل و تحریم کا جو بے تحاشا حق حاصل ہے، اور جس کی بنا پر قرآن نے ان پر ''شرک'' کی فرد جرم عائد کی ہے (دیکھئے سورہ توبہ: آیت ۳۱)، احبار و رہبان کے اسی 'حق' کی تو یہ کارگزاری ہے کہ یہ لوگ جس وقت جو چاہیں اسی کو اپنا 'سرکاری' موقف قرار دے لیں اور جیسے چاہیں خود اپنے معاشروں اور پوری دنیا کو 'مذہب' کے نام پر بے وقوف بنائیں۔ آج ان کے ہاں ادوارِ ماضی کے بہت سے کلیسائی مواقف سے اظہارِ برأت کیا جا رہا ہے تو اس کیلئے بھی وہی تحلیل و تحریم کا حق ہی استعمال کیا جا رہا ہے جو کہ پہلے بھی برقرار تھا اور آج بھی برقرار ہے اور آئندہ بھی برقرار رہے گا۔ پس سوال تو یہ ہے کہ اِس بات کی آخر کیا ضمانت کہ کل جو پوپ آئے گا وہ اِن کے آج کے مواقف کو متروک نہیں ٹھہرا دے گا؟؟؟ 'شریعت' اگر کوئی موم کی ناک ہے تو اس کو تو جدھر کو چاہیں پھیر لیں!!! اس کو 'ری فارم' کرنے پر بھلا کیا لگتا ہے؟!!!

ظاہری بات ہے اِس تحریکِ 'ری فارمیشن' کی اصل مڈبھیڑ تو اُس دین کے ساتھ ہوگی جس کی ''شریعت'' دائمی ہے اور جس میں سرمو تبدیلی روا نہیں رکھی جاتی، بلکہ کسی کو حق ہی نہیں کہ وہ اس کے کسی ایک بھی مفہوم میں ترمیم کرے چاہے عالم اسلام میں اس کا کوئی بھی منصب ہو!!!

تو پھر دیکھ لیجئے، اسلام آج بھی اُس مضبوط چٹان کی طرح سر اٹھائے کھڑا ہے جس کے ساتھ 'تبدیلی' اور 'ارتقاء' کی ہزاروں بے قابو امواج مسلسل اپنا سر پھوڑ رہی ہیں.. استشراق کے دیے ہوئے خطوط پر آج کے سینکڑوں 'انتہائی ترقی یافتہ ادارے' جنہوں نے نہایت منظّم اور 'سائنٹیفک ورک' میں ہرگز کوئی کسر نہیں چھوڑ رکھی، دینِ اسلام کو اس کی پٹری سے سرکانے کیلئے اپنا ایڑی چوٹی کا زور لگا چکے ہیں، ان میں سے کسی کا محاذِ جنگ 'اسلامی عقیدہ' ہے تو کسی کا محاذ 'اسلامی شریعت'، مگر نہ اسلامی عقیدہ اپنی جگہ سے ہل کر دے رہا ہے اور نہ اسلامی شریعت، بلکہ ہر دو کی پیش رفت اِس وقت بھی اللہ کے فضل سے دیدنی ہے.. یہ ''دینِ محمدؐ'' کا ایک معجزہ ہے جسے دیکھنے کیلئے صرف ان دیو ہیکل منصوبوں پر نظر ہونا ضروری ہے جو اِس وقت اَدیان اور اَفکار کو 'مونو پلائز' کرنے اور 'گلوبلائزیشن' کے حوالے سے اپنے دیرینہ خواب پورے کرنے کیلئے سرگرمِ عمل ہیں!

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

مختصر یہ کہ عالمی قیادتیں، یعنی شاہانِ وقت، اپنی رموز میں جو فرمائش کر دیں، 'خدا' اور 'مذہب' کے نام پر وہی حاضر ہو!

وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَناً قَلِيلاً وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ (المائدة: ٤٤)

''اور مت بیچو میری آیتوں کو تھوڑے مفاد کے عوض۔ اور جو لوگ فیصلے نہ کریں اس کے مطابق جو خدا نے نازل فرمایا، تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں''

پس اِس نبی کا کوئی ایک معجزہ تھوڑی ہے......! خدا نے محمد ﷺ کو زمین میں ایک شان دی ہے تو کسی کے جزبز ہونے یا کسی کے زور لگانے سے بھلا وہ کیونکر چھن سکتی ہے؟!

یہ صرف دینِ محمدؐ ہے جس کا ایک ایک لفظ عین اُسی معنیٰ پر محمول ہوتا ہے جس معنیٰ میں وہ ایک بار کہہ دیا گیا تھا، اور قیامت تک اُسی پر محمول ہوگا! اِس کے اپنے ہی ناسخ ومنسوخ کا معاملہ ہو تو الگ بات ہے، جو کہ دورِ تنزیل ہی میں مکمل ہو جانے والا ایک واقعہ ہے اور نہایت مستند بنیادوں پر ضبط میں لایا جا چکا ہے، البتہ اِس کی شریعت میں جو چیز ایک بار آ چکی اس کا لفظ بھی اپنی جگہ پر رہتا ہے، اُس کا معنیٰ بھی ویسے کا ویسا رہتا ہے اور اُس کا حکم بھی پتھر پر لکیر۔ ساری دنیا اِدھر سے اُدھر ہو جائے اِس کی ایک چیز اپنی جگہ سے نہیں ہلتی۔ یہ شریعت زمانوں کو بدلے مگر زمانے اِس کا کچھ بھی نہیں بگاڑ پاتے! وہ شریعت ہی کیا جو زمانے کے تھپیڑے کھا کر 'تشکیل' ہو جایا کرے!!! ☆

محمد ﷺ اپنے پیچھے بلا شبہ ایسی ہی ایک چیز چھوڑ گئے ہیں جسے آپؐ کے ماننے والے آسمان کی آخری اَمانت جانتے ہیں اور اس میں تصرف کا حق آج تک

☆ قریب قریب ہر مذہب کے پلیٹ فارم سے آج فخر یہ کہا جا رہا ہے کہ پچھلے کچھ عشروں میں وہ ایک ارتقاء سے گزرا ہے۔ اِس میں شک بھی نہیں کہ انسان ساختہ اشیاء کی یہی خوبی جانی جائے گی کہ وہ 'ارتقاء' کو قبول کرے! اِس حوالے سے کچھ گفتگو پچھلی فصول میں ہو چکی ہے۔ اس سلسلہ میں پوپ کی وہ پوری تقریر ویٹی کن کے ویب سائٹ سے دیکھ لینا بھی مفید ہوگا جس کا حوالہ صفحہ ۹۸ پر گزر چکا ہے۔

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا
شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ — ایقاظ — کے تحریر و مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِنہوں نے کبھی کسی سلطان کو دیا ہے اور نہ کسی ولی کو۔ غیر عالم کو اِس میں حق ہی نہیں کہ وہ تفسیر کے کام کو ہاتھ تک لگائے۔ رہے اہل علم و ولایت تو وہ اس کی صرف تفسیر کر سکتے ہیں اور ایسا کرتے ہوئے اِس کے ایک ایک لفظ تو کیا ایک ایک اشارے کے پابند رہتے ہیں اور یہاں ان کو بار بار خدا خوفی کی تاکید ہوتی ہے۔ جس قدر جہنم کے ڈراوے شریعت کی تفسیر اور تعبیر کے معاملہ میں ملتے ہیں دین کے کسی معاملہ میں نہیں ملتے۔ دین کی تفسیر اور تعبیر میں ڈنڈی مارنے والوں کیلئے محمد ﷺ کے امتیوں کے ہاں باقاعدہ کچھ نام پائے جاتے ہیں، مثل 'علمائے سوء' اور 'فقیہانِ دین فروش' جس سے بڑھ کر کوئی گالی اِن کی قاموس میں پائی ہی نہیں جاتی! 'فتویٰ فروشی' سے بڑھ کر کوئی چیز اِس امت کے ہاں قابل نفرین نہیں!

خدا نے جو اَمانت محمد ﷺ کو دی، محمد ﷺ نے وہ اَمانت رہتی دنیا تک کیلئے اِس امت کو سونپ دی ہے...... اور اِس بات کو یقینی بنانے کیلئے کہ قیامت تک آنے والے انسان کو یہ من وعن پہنچے اور محمد ﷺ کی اِس امانت میں کسی زیر زبر کا فرق تک نہ آنے پائے اور اس کو کوئی ایک بھی معنیٰ 'نیا' نہ پہنا دیا جائے.. اِس ایک بات کو یقینی بنانے کیلئے ہزار ہا بار ایسا ہوا کہ اِس امت کے مفسرین ومحدثین وفقہاء اپنی جان پر کھیل جاتے رہے اور وہ آج بھی اِس کیلئے خدا کے فضل سے پوری طرح تیار ہیں!

اِس اَمانت کا لفظی ومعنوی تحفظ کرنے کے جو عظیم الشان فضائل اِس امت کے ہاں بیان ہوتے ہیں انہیں سن کر لوگ پھانسی کے پھندے تک چوم لیتے ہیں! کیونکہ یہ ایک ایسا کام ہے جو انبیاء کی جانشینی ہے۔ کسی کو کیا اندازہ یہ کیسی فضیلت ہے!؟ یعنی انبیاء کی خلافت!!! ایک ایسی گدی سے یہ امت بھلا کیسے دستبردار ہو؟ اِس سے دستبردار ہو کر کیسے یہ ان قوموں کی صف میں جا کھڑی ہو جن سے ہدایت کا سرا چھوٹ گیا ہے؟ یہی تو وجہ ہے اِس امت کے اہل سنت کو ''اَبدال'' کا نام دیا گیا کیونکہ اہل زمین کیلئے تا قیامت انبیاء کا بدل اب یہی ہیں! اِس شرف کے عوض تو ان

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

کو پوری دنیا دے دینی پڑے تو یہ دے ڈالیں!!! پس وہ چیز جو اِس امت کا اخص الخاص امتیاز ہے اور جو کہ اِسے اپنے نبیؐ کے خاتم النبیین ہونے کے ناطے آسمان سے ملا ہے.. اپنے اِس اخص الخاص امتیاز کو یہ امت کیا 'ری فارمیشن' کے کسی جھانسے میں آکر قربان کر دے؟؟؟!

چنانچہ یہ بھی جہانِ نو کے اِن نقشہ گروں کیلئے ایک بھاری 'زک' ہوئی جو ''محمد ﷺ کے دین'' کے ہاتھوں اِن کو مسلسل اٹھانا پڑ رہی ہے، یعنی یہ دین اِن لوگوں کی 'ری فارمیشن' کے قابو آ کر نہیں دے رہا!!!

یہ شان کرۂ ارض پر ایک ہی ہستی کو حاصل ہے .. یعنی محمد ﷺ!!!......ایک ایسی ہستی جس کا فرمایا ہوا ایک ایک لفظ آج بھی روئے زمین پر ڈیڑھ ارب انسان کے ہاں ''پتھر پر لکیر'' مانا جاتا ہے جبکہ وہ ''لفظ'' اپنے معانی و مضمرات میں اِس قدر واضح، صریح اور وقیع ہیں کہ زمینی سیارچے کیلئے باقاعدہ ایک سمت طے کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ زمین پر اپنی اجارہ داری قائم کرنے کیلئے پریشان شیاطین اپنی راہ کی سب سے بڑی رکاوٹ آج اِسی نام نامی کو جانتے ہیں۔

نظر آ رہا ہے کہ آنے والے دنوں میں سب سے بڑا معرکہ امتِ محمدؐ کو شاید اسی محاذ پر درپیش ہوگا۔ یہ کوئی مبالغہ نہیں کہ اِس امت کو اپنے مسلمات سے پھیر دینے کیلئے کچھ پہاڑوں سے بھاری منصوبے عنقریب سامنے آنے والے ہیں اور کفر کو اپنا کل زور اِسی بات پر لگا دینا ہے کہ ''اصلی اسلام'' اِس امت کے ہاں 'پرانا' اور 'متروک' ٹھہرا دیا جائے۔ آنے والے دن شاید اپنی کوکھ میں اِس امت کے عالموں اور داعیوں کیلئے کچھ غیر معمولی آزمائشیں لے کر آ رہے ہیں؛ اُن اداروں کی محنت کے کچھ نتائج 'نکلنے' والے ہیں جو مسلمانوں کے ہاتھ سے 'چودہ صدیاں پرانا اسلام' چھڑوا کر ایک 'روشن خیال اسلام' تھمانے کیلئے کئی دہائیوں سے رات دن ایک کئے ہوئے ہیں اور اِس مقصد کیلئے عالم اسلام میں ان کو ہزاروں چینل دستیاب ہو چکے ہیں۔

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

شجر سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

جیسا کانٹا یہ اپنی راہ میں اِس ''دینِ محمد ﷺ'' کو آج سمجھتے ہیں ویسی 'تکلیف دہ' کسی چیز سے اِن کو گویا تاریخ میں کبھی پالا نہ پڑا ہوگا! اِن کے ہاں آج جو کچھ لکھا جا رہا ہے ایک نظر اُسے پڑھ کر یا ان کی ویب سائٹوں پہ جا کر دیکھئے، یہ اِس کو آج اپنی بقا کی جنگ قرار دے رہے ہیں۔ وہ 'اسلام' جس میں کتاب اور سنت کی نصوص کو من وعن لیا جاتا ہے اُس 'اسلام' کو یہ اپنے مجوزہ 'عالم نو' کے حق میں ایک ڈراؤنے خواب کے طور پر پیش کرتے ہیں اور اُس سے ہر قیمت پر اور آج ہی نمٹ لینے کو 'اب یا کبھی نہیں' کا سوال بنا رہے ہیں۔

وہ اسلام جو ''دین محمدؐ'' کے ایک ایک لفظ کو من وعن لیتا ہے اس کا ہمارے ہاتھ سے چھڑوا دیا جانا آج اگر وہ اپنی بقا کا مسئلہ بنا چکے ہیں تو اُس کو ہاتھ سے جانے نہ دینا ہمارے لئے تو ہمیشہ سے ہی بقا کا مسئلہ ہے!

ہم بھی اور وہ بھی جس طرح صدیوں سے زمین پر بستے آئے ہیں، 'بقائے باہمی' کا وہی پرانا طریقہ ہم نے تو آج بھی رد نہیں کیا ہے۔ اس میں کسی ترمیم کا ہماری جانب سے تو مطالبہ نہیں ہوا ہے۔ یہ مطالبہ تو ___ اپنی مرضی کا ایک جہان تشکیل دینے کیلئے ___ آج اُن کی جانب سے آرہا ہے کہ ہم اور ہمارے بچے کیا پڑھیں اور کیا نہ پڑھیں، کیا اعتقاد رکھیں اور کیا اعتقاد نہ رکھیں، یہاں تک کہ محمد ﷺ اور آپؐ کے فرمائے ہوئے کے ساتھ ہمارا رشتہ اور ہماری وابستگی کس نوعیت کی ہو اور کس نوعیت کی نہ ہو.. ہمارا یہ سب کچھ عین ان کی مرضی کا ہو، یہ مطالبہ آج اگر ان کی جانب سے ہو رہا ہے اور ان کے اِس مطالبہ کو ہر قیمت پر مان لیا جانا ان کے خیال میں ان کی 'بقا کا مسئلہ' ہے، جبکہ شرعِ محمد ﷺ کو لفظ بلفظ مان کر رہنا ہمارے لئے تو ہے ہی ہماری بقا کا مسئلہ.. تو پھر کیا شک رہ جاتا ہے کہ دو امتوں میں سے کسی ایک کی بقا کا مسئلہ آج خود اُنہی کی جانب سے کھڑا کر دیا گیا ہے۔

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر
آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

تو پھر پوری دنیا گواہ ہو، جھگڑا اِس وقت یہ نہیں کہ وہ اپنے گھر میں کیسی تاریکی رکھنا چاہتے ہیں، جھگڑا یہ ہے کہ اُن کو ہمارے گھر کی روشنی پر اعتراض ہے۔ ہمیں یہ روشنی خدا نے محمد ﷺ کی راہ سے دی ہے، ورنہ اِس سے پہلے تو ہم اُن اقوام سے بھی کہیں بڑھ کر تاریکی میں تھے (وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ) ☆ یہ روشنی تو بہرحال قیامت تک نہیں بجھنے کی، ہاں اِس کو پھونکیں مارنے والے آسمان کے ساتھ ماتھا ضرور لگا لیں گے:

يُرِيدُونَ أَن يُطْفِؤُوا نُورَ اللّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللّهُ إِلاَّ أَن يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ (التوبة: ۳۲-۳۳)

''یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نُور کو اپنے منہ سے (پھونک مار کر) بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کئے بغیر رہنے کا نہیں، اگرچہ کافروں کو بُرا ہی لگے۔ وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا تاکہ اس کو تمام دین پر غالب کرے اگرچہ کافر ناخوش ہی ہوں''

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

یہ گرد نہیں بیٹھے گی!

کبھی مغرب کے محض کچھ 'مستشرقین' ہی پائے جاتے تھے جو 'علم' اور 'تحقیق' کے نام پر قرآن اور محمد ﷺ کے خلاف اپنا صدیوں کا کینہ اُگلتے اور اپنے زہر بجھے نشتر جی بھر کر چلاتے، مگر اُن کی تنہائی کے دن گئے، یہاں اب اُن کے 'راز داں' مغربی دانشوروں اور مفکروں کی ایک فوجِ ظفر موج ہے جس کو 'پوری توجہ' دینا شاید آج ہمارے بس سے بھی باہر ہو..

کبھی مغرب کی توپ بردار فوجوں اور وردی میں ملبوس کمانڈروں کو ہی امتِ محمد ﷺ کے خلاف 'مقدس جنگ' کی مہم تفویض تھی۔ اِن کی توپوں اور فوجوں اور طیاروں کا کام اب بھی جاری ہے مگر یہاں اب 'صلیب کی جنگ' کے لئے صبح شام پریشان رہنے والے مغرب کے پارلیمنٹیرینز اور بیوروکریٹس کی ایک ناقابل اندازہ تعداد موجود ہے۔ ایسے ایسے تھنک ٹینک بٹھا دیے گئے جو دینِ محمد ﷺ کو روئے زمین سے مٹا دینے کیلئے ہزار ہزار سالہ منصوبے اپنی دراز میں رکھ کر بیٹھے ہوں گے۔ ہزارہا جہتوں سے یہ اِس جنگ کو آگے بڑھانے کیلئے سرگرم ہوں گے..

کبھی مغرب کے پوپ، پادری اور مشنری ہی ہوتے تھے جو ہمارے ہاتھ سے قرآن چھڑوا دینے کے خواب دیکھتے.. مگر اب مغرب کی انجیل بردار این جی اوز بھی کہ جن کی آج کوئی حد ہے اور نہ حساب، عین اُسی مشن پر ہیں......

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

کبھی مغرب کے چیدہ چیدہ خواص ہی میدان میں تھے.. اوراب ہم دیکھتے ہیں کہ مغرب کا دنیا بھر میں گونجتا اور دھاڑتا ہوا میڈیا ہے......اور ہمیں 'فرنچائز' بنا کر نگلنے کیلئے بے چین مغرب کے دیوہیکل ملٹی نیشنلز، جو اپنے بھاری بھرکم چندوں میں کسی ایک بھی دشمنِ اسلام کا حصہ رکھنا نہیں بھولتے..

قرآن اور محمد ﷺ کے خلاف یہ بغض جو کبھی وہاں کے چند زبان دراز پادریوں اور گنے چنے مستشرقوں سے چلا تھا اب ٹی وی چینلوں اور سینما سکرینوں سے کہیں آگے گزر چکا ہے..

غرض مغرب کی تنظیمیں، انجمنیں، ادارے، شخصیات، ڈپلومیٹ، سرکاری و نجی ہرکارے، جن کے اعصاب پر 'دینِ محمد ﷺ کی پیش قدمی' سوار ہے... سبھی، اپنا اپنا 'فرض' اور اپنا اپنا ''بغض'' لئے، ہمارے سامنے ایک ایک کر کے بے نقاب ہو رہے ہیں......

قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ ☆، زبانوں اور قلموں کی نوک پر جو کچھ آچکا، قرآن اور نبیِ اسلام ﷺ کے حوالے سے خاکوں اور فلموں میں جو کچھ سامنے لایا جا چکا اور اپنے اس 'آزادیِ اظہار' کی جس دھڑلے کے ساتھ وکالت ہو چکی.. ان کا یہ بغض جو پھوٹ پھوٹ کر باہر آرہا ہے، یہ اُس کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں جو سینوں میں چھپا ہے۔

سمجھئے ایک برتن ہے جو لبالب بھرا ہے، کبھی کچھ چھلک جاتا ہے تو ہمارا غم وغصہ مظاہروں اور احتجاجوں کی صورت دھار لیتا ہے اور جونہی اُس کا 'چھلکنا' کسی حد تک قابو میں لے آیا جاتا ہے ہم مطمئن ہو کر اپنی اپنی دنیا میں مگن ہو جاتے ہیں۔ مگر بہت کم لوگ ہیں جو اُس بغض کا اندازہ رکھتے ہیں جو اِس 'برتن کے اندر' مسلسل کھول رہا ہے اور باہر

☆ سورۃ آل عمران: آیت ۱۱۸ ''بغض ان کے مونھوں سے ہی چھلک پڑا ہے، ابھی جو اُن کے سینے چھپائے پھرتے ہیں وہ کہیں بڑھ کر ہے''

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

آنے کے لئے کچھ 'محفوظ ترین'، 'موثر ترین' اور 'نہایت دور مار راستوں' کا بڑی شدت کے ساتھ متلاشی ہے۔ اور بلکہ کیا بعید ایسے بہت سے 'محفوظ ترین'، 'موثر ترین' اور 'دور مار' راستے ہمارے دائیں بائیں سرگرمِ عمل ہوں، بلکہ تو ہمارے ہی بہت سے وسائل اور ہمارے ہی بہت سے افراد اور بہت سے اداروں اور ہمارے ہی نہایت اعلیٰ دماغوں کو کام میں لا رہے ہوں......!

حقیقتِ حال سے واقف لوگ جانتے ہیں کہ اِن کے وہ لوگ جو اپنا بغض چھپا کر نہیں رکھ سکتے وہ اِن کے جلد باز قسم کے لوگ ہیں اور جو کہ اِن کی اکثریت نہیں۔ پس اِن فلموں اور مووِیوں اور اخباروں میں اپنے بغض کے ساتھ نمایاں ہونے والے لوگ دراصل تو اپنے پیچھے ایک خطرناک حقیقت کا پتہ دے رہے ہیں!

واضح نظر آ رہا ہے کہ شیاطینِ مغرب قرآن اور محمد ﷺ کے ساتھ ماتھا لگانے کا کوئی خاص تہیہ کر چکے ہیں۔ طریقوں طریقوں سے یہ اِس کوشش میں ہیں کہ اِس امت کی کتاب اور اِس کے رسول کو یہ جدید انسان کی نظر میں معیوب اور ناقابل التفات ثابت کر کے دکھا دیں اور 'امنِ عالم' کیلئے ایک بڑا خطرہ۔ اِن کی پوری کوشش ہے کہ قرآن اور محمد ﷺ کی بابت یہی 'اِمیج' عالمی رائے عامہ کے اندر گہرے سے گہرا کر دیں۔

چاند پر تھوکنے والا عبرت کا نشان ضرور بنتا ہے۔ قرآن اور محمد ﷺ کے خلاف زبانیں کھولنے والے آج کے یہ شیاطین بھی ذلت و رسوائی سے ہی دامن بھر کر جا رہے ہیں۔ خود اِن کے یہ گھٹیا ہتھکنڈے ہی اس بات کا سبب بن رہے ہیں کہ اِن کے اپنے معاشروں میں ہدایت کے متلاشی طبقے اللہ کی آخری کتاب اور اس کے آخری رسولؐ کی جانب پہلے سے بھی بڑھ کر رخ کرنے لگیں اور جبکہ ہم مسلمان اپنے قرآن اور اپنے نبیؐ کے ساتھ اپنی محبت اور عقیدت میں اور بھی پختہ ہو جائیں!

ہرگز نہ سمجھنا چاہیے کہ اس بھنبھناہٹ کے پیچھے جو ہمیں مغرب کی ان حرکتوں کے اندر صاف محسوس ہو رہی ہے محض کچھ کارٹونسٹ یا کچھ اخباری منشی ہیں۔ حق یہ ہے کہ

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

اِس کے پیچھے ان کے بڑے بڑے دماغ ہیں جو اسلام کی اس پیش قدمی کے ہاتھوں جو قلوب اور عقول کی دنیا میں ہو رہی ہے رو ہانسے ہو چکے ہیں، اور جنہیں اس سے نمٹنے کیلئے اتنی ڈھیر ساری 'دانش' کے باوجود آج کچھ سجھائی نہیں دے رہا۔ سچ ہے، وقت کے نبی کے ساتھ ٹکر لے رکھنا عقل و ہوش کی خوبیوں کو ہی آدمی کیلئے وبال جان بنا دیتا ہے!

وَمَكَرُوْا مَكْراً وَّمَكَرْنَا مَكْراً وَّهُمْ لا يَشْعُرُوْنَ. فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ أَنَّا دَمَّرْنَاهُمْ وَقَوْمَهُمْ أَجْمَعِيْنَ (النمل: ۵۰-۵۱)

''انہوں نے ایک چال چلی، اور ہم نے ایک چال چلی کہ جس کی ان کو خبر بھی نہ ہوئی۔ تو دیکھ لو پھر اُن کی چال کا کیا انجام رہا، یہ کہ ہم نے اُن کو اور ان کی قوم سب کو برباد کر ڈالا''۔

ایسی ہی توہین آمیز حرکات، بار بار، یہ لوگ اب قرآن کے حوالے سے کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ اِس پر اِن کے ہاں باقاعدہ فلمیں آنے لگی ہیں...... قرآن میں جہاد سے متعلق آیات کی نشاندہی کر کر کے بھی دراصل یہ لوگ یہی 'ثابت' کرنے کی کوشش میں ہیں کہ شریعتِ اسلامی کے مصادر __ معاذ اللہ __ 'دہشت گردی' کی تعلیمات سے پُر ہیں!

سارے جتن اس لئے کہ کسی طرح ان کی پڑھی لکھی اقوام، 'دین' کی تلاش میں 'قرآن' اور 'محمدؐ' کے پاس نہ پھٹکنے پائیں، بلکہ 'قرآن' اور 'محمدؐ' کا نام ہی سن لیں تو بدک کر بھاگ کھڑی ہوں! 'کلیسا' کے خلاف بغاوت کی ان آخری صدیوں کے دوران، اپنے پڑھے لکھوں کی نظر میں 'بائبل' کو ڈھکوسلہ تو یہ خود ہی ثابت کر چکے۔ بہ الفاظِ دیگر، ایک آسمانی ہدایت کیلئے اپنی اقوام کے یہاں یہ آپ ہی اپنی توقع سے بھی کہیں بڑھ کر ایک 'خلا' پیدا کر چکے۔ پس آج جب قرآن اور محمد ﷺ کی سچی تعلیمات اُن معاشروں کے در پر دستک دے رہی ہیں اور ذہنوں کے عرصوں سے بند کواڑ وہاں کھلنے لگے ہیں.. تو محمد ﷺ کے مقابلے میں 'کفار کے سرداروں' کی پریشانی آج نہایت دیدنی ہے!

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات، و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

معاملہ اس قدر دلچسپ ہوگیا ہے کہ آج اِن کے لئے نہ تو بائبل کی جانب واپسی ممکن ہے اور نہ ہی قرآن کے راستے میں اَڑ کر بیٹھ رہنا آسان!!!

مگر 'قرآن' اور 'محمدؐ' سے ان کے پریشان ہونے کی اور بھی بے شمار 'وجوہات' ہیں......!

جہاں یہ حقیقت ہے کہ ایک مسلمان کیلئے سب سے بلند مرتبت اور ہدایت کا حقیقی مصدر اللہ کی کتاب اور اس کا رسولؐ ہے، وہاں یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جن وانس کے جملہ شیاطین کو سب سے بڑھ کر تکلیف اللہ کی کتاب اور اس کے رسولؐ سے ہی ہوتی ہے۔ پوری انسانیت کو تباہی کے گڑھے میں جھونک دینے کیلئے بے چین شیطانوں کی راہ میں آج کوئی رکاوٹ ہے تو بس یہی۔ ''وارثانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم'' کے سوا پوری دنیا رام ہو چکی، کم از 'مقابلے' پر آنے کیلئے کوئی تیار نہیں۔ ان کے ساتھ نظریات کی گولہ باری میں سوائے اسلام کے کوئی دین اور کوئی اخلاقی فلسفہ آج 'میدان' میں کھڑا نہیں رہ گیا......

کتاب اللہ اور رسول اللہؐ سے اُن کا بغض یقیناً اس سے کہیں گہرا ہے، مگر دنیا میں حالیہ بدامنی اور خون خرابے کو دینِ اسلام کے کچھ پاکیزہ ترین عنوانات کے ساتھ نتھی کر کے وہ اِس مار پر بھی ہیں کہ دنیا میں اپنی خباثت کیلئے بہت سا راستہ صاف کر لیں۔ دین اسلام کے اِن پاکیزہ ترین عنوانات میں سرفہرست ایک اللہ کی آخری کتاب ہے اور دوسرا اللہ کا آخری رسولؐ۔ جہاں قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کئی صدیوں تک ماتھا لگا رکھنے والے اِن کے مستشرق اپنا پورا زور صرف کر لینے کے بعد آخر ہار چکے، اور قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل اُن کے معاشروں میں پزیرائی پا رہے ہیں، وہاں اب ان کے صحافتی یاوہ گو اور الیکٹرانک میڈیا کے پنچ درجہ بدزبان، قرآن اور محمدؐ کے مقابلے میں اپنی اقوام کی ڈوبتی نیا 'پار' لگانے کیلئے میدان میں اترے ہیں..!

اپنے گھروں کی پریشانی الگ، اور 'تیسری دنیا' کو ہاتھ سے نکلتا دیکھنے کی اذیت الگ! مسلم اقوام اپنے گھروں کی آپ مالک بنیں اور تین صدیوں سے منہ کو جو

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

حرام لگ چکا ہے مسلم بیداری کے سبب اس کا جاری رہنا اب خطرے میں پڑ جائے، کیا سردارانِ کفر اس کو بڑے آرام سے سہہ جائیں؟!

آج کے یہ ابولہب اور ابوجہل امتِ محمد ﷺ کو از سرِ نو اٹھتا دیکھ کر حواس باختہ ہیں اور سیدھے سیدھے قرآن اور محمد ﷺ کی شان میں گستاخی اور دشنام طرازی پر اتر آئے ہیں۔

بارودی خاکے عام کرکے، اور فلم 'فتنہ' وغیرہ میں قرآن و محمد ﷺ کو '(معاذ اللہ) دہشت گردی کا اصل منبع' کہہ کہہ کر گویا وہ یہ ثابت کرنا چاہتے تھے کہ عالم اسلام میں بڑھتا ہوا یہ جو جذبۂ جہاد ہے، اور جو کہ اُن کی نظر میں 'امن عالم کیلئے خطرہ' ہے، اِس کے پیچھے اُن کا اپنا برپا کیا ہوا فساد اور اُن کا اپنا روا کردہ عالمی استحصال نہیں بلکہ اِس کے پیچھے محمد ﷺ کی جہادی تعلیمات ہیں جو مسلمانوں کو 'بلا وجہ' ہتھیار اٹھانے کے سبق دیے جارہی ہیں......!

قرآن اور محمد ﷺ پر (معاذ اللہ) 'عالمی نقضِ امن' کا الزام تھوپ کر، اور میڈیا کے زور پر اِس کا چرچا کرکے، دراصل وہ یہ کہنا چاہ رہے ہیں کہ آج کی اِس کشیدہ صورت حال کا ذمہ دار نہ تو اُن کا اپنا پیدا کردہ عالمی عدم توازن ہے اور نہ اُن کی وہ استعماری ہوس اور وہ قبضہ جاتی مہم جو مسلم 'کالونیوں' کو تین صدیوں سے مسلسل روندرہی ہے اور جو کہ درحقیقت اُن کی اپنی توسیع پسندانہ ذہنیت، اُن کی اپنی دَراندازخصلت اور دنیا کے سب وسائل پر قبضہ جمانے کیلئے بے چین اُن کی اپنی دجالی سرشت کا ہی ایک طبعی و لازمی نتیجہ ہے اور جس کے باعث تین صدیوں سے یہ دنیا عالمی جنگوں کا اکھاڑا بننے اور بارود کی بارش کا مسلسل نظارہ کرنے پر مجبور کررکھی گئی ہے!

شیاطین ایک تیر سے کئی شکار کر لینے کی چال پر ہیں۔ اپنی اقوام کی نگاہ میں امن عالم کے رکھوالے نظر آنے کیلئے، یہ اپنے ہی پیدا کردہ اس خون خرابے کی ذمہ داری نہ صرف آج کے 'جہادیوں' کو بلکہ قرآن اور محمد ﷺ کی تعلیمات ہی کو اٹھوا دینا چاہتے ہیں، تاکہ 'نہ رہے بانس، نہ بجے بانسری'۔ دنیا جب بھی اس خون خرابے کی شکایت کرے تو

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

دنیا کی نظر اِن کے اپنے ظلم واستحصال کی بجائے یہاں کے کچھ سر پھرے 'جہادیوں' کی جانب چلی جایا کرے اور پھر وہ محض آج کے اِن 'جہادیوں' پر بھی نہ رکے بلکہ سیدھی قرآن اور رسول اللہؐ تک پہنچے اور یوں اس خون خرابے کا 'گہرا' اور 'دیرپا حل' وہ 'جہادیوں' کے خاتمہ میں نہیں بلکہ 'قرآن اور محمدؐ پر ایمان' کا خاتمہ کردیا جانے میں ہی تلاش کرنے لگے☆۔ نہ یہ لوگ خون خرابہ رکنے دیں (کیونکہ اِس کے پیچھے یہ خود ہیں اور اِن کی دجالی ہوس ہے) اور نہ دنیا ان عالمی مصائب کی جڑ ___ معاذ اللہ ___ قرآن اور محمدؐ کے سوا کہیں اور ڈھونڈے! یوں فساد بھی یہ مچائیں اور اس کی ذمہ داری بھی دینِ اسلام کے پاکیزہ ترین ناموں کو اٹھوائیں۔ امت اسلام مار بھی کھائے اور اس ماردھاڑ کی ذمہ داری بھی معاذ اللہ اس کی کتاب اور اس کے نبیؐ پر ڈال رکھی جائے!

ولا یحیق المکر السیئ الا بأهله

یہ محض چال بھی نہیں، انکا یہ بے حد وحساب کینہ وبغض واقعتاً محض 'جہادیوں' کے ساتھ نہیں بلکہ اصل میں تو وہ دینِ اسلام اور نبیِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے۔

☆ یہی وجہ ہے کہ مغرب کے بہت سے اسٹریٹجسٹ اپنے افسرانِ بالا کو تکرار واصرار کے ساتھ یہ مشورے دے رہے ہیں کہ اِس جنگ کا محور War On Terror سے شفٹ کر کے War On Extremism کردیں اور ان کو بار بار 'متنبہ' کررہے ہیں کہ وہ 'جڑوں' کو چھوڑ کر خوامخواہ 'شاخوں' کو پکڑنے کی کوشش کررہے ہیں اور یہ کہ اسی وجہ سے War On Terror میں ابھی تک کچھ ان کے ہاتھ نہیں آیا......! 'جڑوں' سے ان کی کیا مراد ہے؟ یہ ہے اسلامی نصوص کو بلا تاویل اور بلا تحریف ان کے حقیقی معنوں کے ساتھ لینے والے رجحانات جو عالم اسلام میں روز بروز مضبوط ہورہے ہیں، اور جس کو یہ لوگ extremism یعنی 'انتہاپسندی' کے عنوان سے ذکر کرتے ہیں۔

چنانچہ مغرب میں اگر کوئی دن اور جان رہی تو اب اگلے مرحلے میں شاید آپ دیکھیں گے، کہ یہ جنگ عالم اسلام کے 'مسلح طبقوں' سے بڑھ کر ان طبقوں کے خلاف ہوجائے گی جو قرآنی ونبویؐ تعلیمات کو من وعن ماننے پر مشتمل 'نظریات' رکھنے والے ہوں۔ گو ایک طریقے سے یہ جنگ اب بھی لڑی جارہی ہے مگر تب یہ علی الاعلان اور 'قراردادیں' پاس کرکے لڑی جائے گی۔ آنے والے دن ایسا بہت کچھ لے کر آسکتے ہیں۔

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

مگر......سبحان اللہ! کچھ ہوا ہے تو یہ کہ ایک حقیقت آپ سے آپ عیاں ہوگئی ہے۔'جہادیوں' کو امت اسلام کو یہ بتانے پر بہت محنت نہیں کرنا پڑی کہ ان کا سامنا آج کس دشمن سے ہے۔ جبکہ اُن کی اپنی اقوام کے ہاں بلکہ پوری دنیا میں 'قرآن اور محمدؐ' پہلے سے کہیں بڑھ کر مجالس کا موضوعِ سخن بنے۔ اَن گنت زبانوں میں ترجمہ شدہ قرآنی نسخے اور سیرت کی کتابیں دھڑا دھڑ بکیں اور لوگوں کو یہ جاننے کیلئے کچھ اضافی اسباب ہاتھ آئے کہ 'قرآن' کیا عظیم الشان آسمانی دستاویز ہے اور 'محمد ﷺ' کون ذاتِ بابرکات؟!......جبکہ ان بدبختوں کے اپنے حصے میں صرف ذلت آ رہی ہے اور ایک عنقریب شکست (انشاءاللہ)

☆☆☆☆☆

یہ اظہر من الشمس ہے کہ وہ چیز جسے یہ لوگ 'دہشت گردی' کے نام سے ذکر کرتے ہیں وہ تین صدیوں سے عالم اسلام پر روا رکھے گئے ظلم کا ایک نہایت نا قابل ذکر جواب ہے۔ جس چیز کو یہ لوگ 'دہشت گردی' کہتے ہیں اور اس کے 'ڈانڈے' تلاش کرنے کے دعوے کے تحت ان کے بدزبان ہماری کتاب اور ہمارے نبیؐ تک پہنچتے ہیں، درحقیقت تو اس کے ڈانڈے اس ظلم اور 'عالمی داداگیری' کی طرف جاتے ہیں جسے یہ ہم پر روا رکھے ہوئے ہیں اور اسی میں ابھی اور آگے بڑھنا چاہتے ہیں اور جس کا جواب دینے والے، ایک مظلوم قوم کے اندر لازماً پیدا ہوتے ہیں۔ مگر ان بدبختوں کو کیا سوجھی کہ انہوں نے چاہا عالم اسلام کے ان مٹھی بھر 'مزاحمت کاروں' کے ساتھ ساتھ، لگے ہاتھوں، 'قرآن' اور 'اسم محمد ﷺ' کا بھی 'دہشت گردی' کے نام پر گھونٹ بھر جائیں اور یوں یہ قصہ ہی ہمیشہ کیلئے ختم ہو جائے۔ ان پلید زبانوں کو کیا معلوم کہ قرآن اور محمد ﷺ تک پہنچنا ان شاءاللہ ان کو کتنا مہنگا پڑنے والا ہے۔

ان کے وہ لوگ جو بہت کھل کر ہمارے اِن مقدس ناموں کے سر آتے ہیں محدود تعداد میں ہوں گے، مگر ان کے وہ لوگ جو گھما پھرا کر ہمارے اِن مقدسات پر مسلسل کیچڑ اچھال رہے ہیں بہت بڑی تعداد میں ہیں۔ ان کی ساری سعی یہ 'ثابت'

اس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

کرنے کیلئے ہو رہی ہے کہ 'دہشت گردی' (جو کہ دہشت گردی نہیں درحقیقت عالم اسلام کی جانب سے ظلم کے جواب کی تا حال ایک نہایت ضعیف کوشش ہے) کے خاتمہ کیلئے پہاڑوں اور جنگلوں میں 'جہادیوں' کے پیچھے بھاگ بھاگ کر کیوں ہلکان ہو رہے ہو، تمہارا اصل مسئلہ اور تمہارے اس مجوزہ 'عالم نو' کی راہ میں اصل رکاوٹ تو وہ ''تعلیمات'' ہیں جہاں سے عالم اسلام کا عملیت پسند عنصر سب کی سب غذا پاتا ہے! لہٰذا کچھ کرنا ہے تو سب سے پہلے ان ''تعلیمات'' ہی کا کچھ کرو جو عالم اسلام میں زندگی دوڑا دینے کا باعث بنتی ہیں۔ چنانچہ ہزار ہا طریقوں سے اب یہ قرآن اور محمد ﷺ کو اپنا ہدف جنگ بنا چکے ہیں۔ کئی ایک مسلم ملکوں میں آج یہ نوبت آنے کو ہے کہ قرآن کی کچھ مخصوص آیات وہاں کے عوامی فورموں پر پڑھنا تک (معاذ اللہ) معیوب سمجھا جائے اور نبی ﷺ کی تعلیمات کا ایک خاصا قابل ذکر حصہ وہاں کے نصابوں تک سے خارج کر دیا جائے، کیونکہ 'دنیا کے بڑوں' کو قرآن اور نبوی تعلیمات کے وہ حصے پسند نہیں! ہمارے بہت سے دماغوں کو بیش قیمت سکالرشپ دی جاتی ہیں کہ وہ قرآن اور محمد ﷺ کی بابت پھیلائے گئے شکوک کو 'علم' اور 'تحقیق' کی زبان دیں اور مغربی ثقافت کے معیاروں پر اہل کتاب کے صحیفوں اور نبیوں کا تو نہیں البتہ قرآن اور محمد ﷺ کا محاکمہ کریں۔ اور کچھ کو جھانسہ دیا جاتا ہے کہ وہ اِن تعلیمات کو مغربی معیاروں کے 'مطابق' ثابت کرنے کی کوشش کریں! طریقوں طریقوں سے نہ صرف عالم اسلام بلکہ مغرب میں پائے جانے والے تعلیم یافتہ مسلمانوں کو اِس پوزیشن میں لایا جا رہا ہے کہ وہ قرآنی ونبوی تعلیمات کے ایک حصے کی بابت معاذ اللہ ایک قسم کی شرم ساری محسوس کریں اور اس کی ایسی توجیہات کریں جس سے ان قرآنی ونبوی تعلیمات کے معاملہ میں 'معذرت خواہانہ' رویے یہاں کے عام مسلمانوں میں خوب خوب پروان چڑھیں۔ فی الواقع اُن کا ایک بہت بڑا طبقہ ہے جو اس طریقے سے مصادرِ اسلام کی جڑیں کاٹنے کے منصوبے چلا رہا ہے۔ اُن کے وہ بدزبان جو کھل کر ہی قرآن اور نبی ﷺ کو یہ طعنے دینے چل پڑتے ہیں اِس کہانی کو مکمل کرنے کا محض چھوٹا سا ایک

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات، و ویب سائٹ ایقاظ کے تعمیری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

کردار ہیں۔ اُن کے بڑے بڑے کردار تو وہ نہیں جو سامنے ہیں۔ مسلمان اپنی کتاب اور اپنے نبیؐ کے حق میں اب نہ اٹھیں گے تو کب اٹھیں گے؟

نہایت واضح کیا جانا چاہیے کہ یہ گرد جو ہم میدان میں دیکھ رہے ہیں اور جو کہ بہرحال اِنہی کے ہاتھوں اٹھائی گئی ہے، اب اتنی آسانی سے بیٹھنے والی نہیں......

آئے روز ان کا کوئی نہ کوئی ابوجہل قرآن اور محمد ﷺ پر آوازے کسنے لگتا ہے۔ آئے دن کسی نہ کسی ابن اخطل کا 'کالم' آیا ہوتا ہے۔ روز کسی نہ کسی کعب بن اشرف کی زبان کھلتی ہے۔ روز کوئی نہ کوئی نضر بن الحارث قرآن اور محمد ﷺ پر فلمیں ریلیز کر رہا ہوتا ہے۔ روز کوئی نہ کوئی عقبہ ابن ابی معیط ٹی وی چینلوں پر بیٹھا منہ بنا رہا ہوتا ہے......اور اِس وتیرہ میں اب برابر اضافہ ہو رہا ہے۔

صاف بات ہے کہ امتِ اسلام کی نظر میں اپنی کتاب اور اپنے نبیؐ کی ناموس کے سوال پر آخری ترین حد تک چلے جانا ایک ایسا عمل ہے جس سے بڑھ کر کوئی چیز اس کی چودہ سو سالہ تاریخ میں باعث شرف نہیں رہی اور اِن دو مقدس ناموں کی عظمت پر اپنا سب کچھ وار دینا اِس کو اپنے در و دیوار، اپنے سب قومی و ملکی مفادات، حتیٰ کہ اپنے جگر گوشوں اور اپنی عزت و آبرو سے بڑھ کر عزیز ہے۔

پس یہ 'آزادیِ اظہار' جس سے مغرب آج دستبردار ہونے پر تیار نہیں اور جس کا سہارا لے کر، بلکہ جس کے ثبوت کے طور پر، مغرب کے اوباش قرآن اور محمد ﷺ کی توہین تک چلے جانا اپنا 'حق' جانتے ہیں اور مغرب بدستور ایسی 'آزادی' کو اپنی تہذیب کا ایک 'امتیازی وصف' گردانتا ہے اور جو کہ امتِ اسلام کیلئے ایک ایسا سوال ہے جو کسی بھی مفاہمت سے بالاتر ہے اور جو کہ اِس امت کے لئے 'زندگی موت' کا مسئلہ ہے......

واضح کر دیا جانا چاہیے: یہ نام نہاد 'آزادیِ اظہار' کرۂ ارض کی دو امتوں کے مابین آج ایک ایسی جنگ کی گرد اٹھا رہا ہے جو اپنی کوکھ میں پوری دنیا کے خدوخال بدل دینے کے مضمرات رکھتی ہے.. اور جس کی بابت وہ خود شاہد ہیں کہ پہل اُن کی جانب سے

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ہمارا

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

ہوئی ہے...... ایک طرف تمہارا یہ 'آزادیِ اظہار' ہے جس سے دستبردار ہونا تم اپنے اصولوں کی موت جانتے ہو، تو دوسری طرف ''ناموسِ کتاب ورسولِ ربّ العالمین'' ہے جس سے دستبردار ہونا ہم امتِ اسلام اپنے حق میں موت سے بدتر جانتے ہیں۔

کیا یہ دھرتی اتنے بڑے تصادم کی متحمل ہے؟ کیا یہ بہتر نہ تھا کہ ہمارے مقدسات کی بابت تم اپنے اوباشوں کی زبان کو لگام دے کر رکھتے اور ہمارے دین، ہمارے عقیدے اور ہمارے تہذیبی و تعلیمی خدوخال کو 'تیسری دنیا' سمجھ کر ان میں ٹانگ اڑانے سے باز رہتے؟

دانشمندی کا تقاضا تو یہی تھا کہ اِس 'گلوبل ویلج' میں، جس کا کوئی ایک چوتھائی محمد ﷺ پر جان دیتا ہے، ناموسِ رسالت کو ایک عالمی قدر کے طور پر لیا جاتا اور 'آزادیِ اظہار' کو جہاں اور بہت سی 'قدروں' کی نکیل ڈال رکھی گئی ہے وہاں اِس عالمی قدر کا بھی پابند کر دیا جاتا، تا کہ اس 'عالمی بستی' میں وہ 'بقائے باہمی' جس کا ڈھنڈورا سب سے زیادہ اُنہی کی جانب سے پیٹا جاتا ہے، بالفعل ممکن ہوتی۔ لیکن اگر اُن کا خیال ہے کہ اِس بستی میں ہر کسی کو اُنہی کی شروط پر رہنا ہے، اور اگر اُن کا پیش کردہ نقشہ ایک ایسی بستی کا نقشہ ہے جس میں خدا کے نبیوں اور خدا کی کتابوں کی ناموس سلامت نہیں، خصوصاً جہاں امام البشر ﷺ کی ناموس کی ضمانت نہیں...... تو پھر ایسی بستی میں ڈیڑھ ارب باشندے یقیناً ایسے پائے جاتے ہیں جنہیں اِس بستی میں جینے سے بڑھ کر یہاں اپنی کتاب اور اپنے نبیؐ کی ناموس پر مرنا عزیز ہوگا۔ تب ایسی 'بستی' میں 'امن' کے خواب دیکھنے سے بڑھ کر کوئی فریب خوردگی ہوسکتی ہے اور نہ اپنی اِن یکطرفہ شروط پر اس میں 'امن' اور 'بقائے باہمی' کی صدائیں بلند کرتے چلے جانے سے بڑھ کر مکاری اور شیطنت کی کوئی قسم۔

شیاطینِ مغرب کا یہ خبیث وتیرہ جو اللہ کی آخری کتاب اور اللہ کے آخری رسول ﷺ کی بابت اب آگے سے آگے بڑھتا جا رہا ہے یقیناً اِس سے پہلے بھی سامنے آتا رہا ہے مگر پچھلے چند سال سے ایک خاص شیطنت کے ساتھ اِس کیلئے جو فضا بنائی جا رہی ہے اس سے 'گلوبل ویلج' میں پائی جانے والی قوموں اور قبیلوں کے مابین 'بقائے

اس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

باہمی 'co-existence' کے سوال کی نہایت خوفناک جہتیں یقیناً سامنے آ چکی ہیں۔ ہر کوئی دیکھ سکتا ہے ہمارے نبیؐ کی حرمت و ناموس پر یہ حملہ اُن کی جانب سے ہوا تو تبھی یہ گرد میدان میں اٹھی ہے۔

محمد ﷺ کی لائی ہوئی ہدایت جو اپنی نصوص میں مستند، ثبوت میں قطعی، معانی میں واضح اور تاثیر میں دور رس ہے اور مسائلِ دنیا و آخرت کا نہایت خوب حل دیتی ہے...... اپنی لائی ہوئی اِس ہدایت کی صورت میں محمد ﷺ آج بھی اِس امت کی قیادت فرما رہے ہیں۔ اِس 'گلوبل ویلج' میں یہ امت قدم رکھے گی تو آپؐ کی ہی سرکردگی میں۔ کبھی ایسا نہ ہوگا کہ یہ امت اپنی کسی پیش قدمی اور جادہ پیمائی کے وقت یہ بھول جانے کی روادار ہو: 'سالارِ کارواں ہے میر حجازؐ اپنا'!!!

'کارواں' کا یہ ''سالار'' ابدی اور دائمی ہے۔ اِسی کے پیچھے تو ہمیں آخرت میں صفیں بنانی ہیں......!!! صلّی اللّٰہ علیہ و آلہ و سلّم

وہ ہم میں سے کوئی بدبخت ہی ہوگا جو اُن کی تجویز کردہ کسی دنیا میں اپنے نبیؐ کا دامن پکڑے بغیر جانے کا روادار ہو۔ کوئی یقین کرے نہ کرے، اس امت کی پرداخت ہی ایسی ہوئی ہے کہ ایسے شخص کے تو اپنے گھر والے اُس پر لعنت بھیجے بغیر نہ رہیں گے، قیامت کی روسیاہی تو ابھی بعد کی بات ہے!

جو کوئی بھی ایک ایسی 'جدید دنیا' کے خواب دیکھتا ہے جس میں اِس امت کو اپنی کتاب اور اپنے نبیؐ کو چھوڑ کر آنا ہوگا یا زیادہ سے زیادہ اپنی کتاب اور اپنے نبیؐ سے ایک 'واجبی' سا تعلق رکھنا ہوگا وہ یقیناً احمقوں کی جنت میں بستا ہے۔

ایک اندھا بھی دیکھ سکتا ہے کہ خدا اور محمد ﷺ کے فرمائے ہوئے کو پتھر پر لکیر ماننا اور اس کے ایک ایک لفظ کا وہی چودہ صدیاں پرانا اسٹیٹس برقرار رکھنا اِس امت کو اپنی جان سے بھی بڑھ کر عزیز ہے۔ اور تو اور، وہ یہ دیکھ سکتا ہے کہ اس روح کو زندہ کرنے کی صدائیں ہی آج یہاں مضبوط سے مضبوط تر ہو رہی ہیں۔

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا
شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

ہماری کتاب اور ہمارے نبیؐ کا دامن ہمارے ہاتھ سے چھڑوا کر یہ ہمیں گلے لگا لینے تک کیلئے تیار ہیں! بخدا، محمد ﷺ کے کسی گناہگار سے گناہگار امتی سے پوچھ کر دیکھ لو، اِس شرط پر وہ ان بدبختوں کے گلے لگنا تو کیا، آیا وہ ان کا منہ دیکھنے کا بھی روادار ہے؟؟؟

مسئلہ زیادہ سے زیادہ کچھ لاعلمی اور جہالت کا ہوسکتا ہے بلکہ ہے، جس کا مداوا ہونا بے شک ضروری ہے، البتہ کسی ایک بھی امتی کی اپنے نبیؐ سے وفاداری خدا کے فضل سے محلِ نظر نہیں ہوسکتی۔

اُن کے تھنک ٹینکس کو پڑھ کر دیکھ لیجئے، ہماری کتاب اور ہمارے نبیؐ کا دامن ہمارے ہاتھ سے چھڑوا دینا آج وہ اپنی بقا کا مسئلہ قرار دے رہے ہیں، یعنی اپنی زندگی کسی کی موت میں دیکھ رہے ہیں۔ کیونکہ اپنے نبیؐ کا دامن ہر صورت میں پکڑ کر رکھنا دنیا کے اس کارزار کا مسئلہ ہو یا آخرت میں پار لگنے کا، ہمارے لئے تو یہ ہمیشہ سے بقا کا مسئلہ ہے۔

اُن کی 'بقا' کا یہ سوال جو آج خود ان کی جانب سے پورے زور کے ساتھ اٹھایا جارہا ہے اگر سادہ لفظوں میں رکھا جائے تو یوں ہوگا کہ: یا اِس دنیا میں اپنے اغراض و مقاصد سمیت 'وہ' رہیں گے اور یا پھر ڈیڑھ ارب انسانوں کو حکم دینے کی حیثیت رکھنے والا ''اسم محمد ﷺ''!

اُن کا محمد ﷺ کے ساتھ ماتھا لگانے کی کوشش تو ہے ہی ان کی بدبختی، البتہ ہماری خوش قسمتی کہ اپنی بقا کے اِس سوال کا عنوان محمد ﷺ اور آپؐ کے دین سے ہماری وابستگی ہے، یعنی ایک ایسی چیز کے ساتھ ہماری وابستگی جس کا قیامت تک رہنا یقینی ہے!

نہ اتنے سادہ ہم ہیں اور نہ اتنا چالاک ہونے کا زعم وہ رکھیں، کہ سمجھا ہی نہ جا سکے کہ ان کی جانب سے محمد ﷺ کی ناموس کو کیوں آج موضوعِ بحث بنایا جارہا ہے؟! اصل میں تو (معاذ اللہ) نبی ﷺ کی اُس حیثیت کا گھونٹ بھرنا مقصود ہے جو آپؐ کو آج

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے نصرمی مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

بھی زمین میں ایک بھرپور کردار دلواتی ہے۔ اصل میں تو اُن کیلئے آپؐ کی وہ حیثیت تکلیف دہ ہے جو زمین کی ایک چوتھائی آبادی کو، جو کہ چند عشروں میں نصف ہو سکتی ہے، زندگی کے ہر ہر شعبے میں باقاعدہ ایک جہت دیتی ہے اور یہ ایک ایسی صالح جہت ہے جو زمین کی اِس چوتھائی آبادی کو 'خدا رخ' کروا دیتی ہے۔ اصل مسئلہ پس اہل زمین کو رخ اور جہت دینے کا ہے، جس کا عنوان آج ''ناموسِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم'' ہے۔ اگر یہی بات ہے تو بخدا وہ نہایت صحیح جگہ پہنچے ہیں!!! اور تو اور خود ہمارے 'بھٹکے ہوئے آہو کو سوئے حرم' لے چلنے کا یقینی ذریعہ بننے والے ہیں!!!

کوئی بھی معرکہ آسان نہیں ہوتا، نہ یہ معرکہ آسان ہوگا، مگر یہ معرکہ جس کی گرد اُن کی جانب سے اٹھائی گئی ہے اِس میں اگر ہم پیٹھ نہیں دکھاتے تو یہ ہمیں زندگی ہی دے کر جانے والا ہے کیونکہ اِس میں کوئی شک ہی نہیں کہ ''ہدیِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم'' کو قیامت تک زندہ رہنا ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن تھام رکھ کر ہم کبھی مار کھانے والے نہیں! سب جانتے ہیں اِس معرکہ میں پہل اُن کی جانب سے ہوئی ہے، البتہ ہمارے ڈٹ جانے کے نتیجے میں اِس کے بطن سے ایک ایسی روشنی برآمد ہونے والی ہے جو 'دہر میں اسم محمدؐ سے اجالا کر دے'! اِس کی گرد بیٹھنے کے ساتھ ہی ___ ان شاء اللہ ___ دنیا اُس سورج کو نصف النہار پہ دیکھے گی جس کی روشنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حاسد کی آنکھیں چندھیا کر رکھ دے...... وما ذٰلک علی اللہ بعزیز!!!

ہر اُس ''امتی'' کو نوید ہو جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت و ناموس کو جہان کا موضوع بنا دینے کیلئے آج اپنا تن من دھن لگا دے اور تاریخ کے اِس نہایت اہم موڑ پر آپؐ کے دین کا علَم بلند سے بلند کرنے کیلئے اپنا آرام اور چین قربان کر لے اور اپنی محبت کا ثبوت دے کر ان ''امتیوں'' میں اپنا نام لکھوانے کی سعی کرے جن کی بابت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی زبان مبارک سے فرمایا تھا:

مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِی لِیْ حُبّاً نَاسٌ یَکُوْنُوْنَ بعدِی، یوَدُّ أحدُھم لو

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

رَآنِي بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ. (صحیح مسلم، عن أبی هريرة، رقم: ۷۳۲۳)

''میرے ساتھ شدید ترین محبت رکھنے والے میرے کچھ امتی ایسے ہوں گے جو میرے بعد آئیں گے۔ان میں سے ایک ایک کی یہ تمنا ہوگی کہ اپنا سب اہل و مال دے کر بھی اُس کو مجھے ایک نظر دیکھ لینا نصیب ہو جائے''!!!

نیز جن خوش قسمتوں کی بابت آپؐ نے یہ مسرور کن بات فرمائی، بلکہ اِن خوش قسمتوں کے بالمقابل کچھ بدبختوں کی نشان دہی بھی کر دی:

''وَدِدْتُ أنا قد رأينا إخواننا''. قالوا: أولسنا إخوانک يا رسول الله؟ قال: ''أنتم أصحابی، و إخواننا الذين لم يأتوا بعد''. فقالوا: كيف تعرف من لم يأت بعد من أمتک يا رسول الله؟ فقال: ''أرأيت لو أن رجلا له خيل غُرٌّ محجلة بين ظهری خيل دهم بهم ألا يعرف خيله''؟ قالوا: بلیٰ يا رسول الله. قال: ''فإنهم يأتون غراً محجلين من الوضوء، وأنا فرطهم على الحوض. ألا لَيُذَادَنَّ رجالٌ عن حوضی كما يُذَادُ البعيرُ الضالُ، أناديهم ألا هلم، فيقال إنهم قد بدلوا بعدک، فأقول: سحقا سحقا. (صحیح مسلم، عن أبی هريرة، رقم: ۳٦۷)

''مجھے تمنا ہوئی کہ کہیں ہم اپنے بھائیوں کو بھی دیکھ سکتے''!!! صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟ فرمایا: ''تم میرے ساتھی ہو، ہمارے بھائی وہ ہیں جو ابھی نہیں آئے''!!! صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ کے وہ امتی جو ابھی آئے ہی نہیں آپ اُن کو پہچان کیسے لیں گے؟ فرمایا: ''کیا خیال ہے کسی آدمی کے گھوڑے ایسے ہوں جن کے سم اور پیشانیاں اجلی سفید ہوں وہ انہیں ان گھوڑوں میں سے صاف نہ پہچان لے گا جن کا سارا جسم کالا مٹیالا ہو''؟ صحابہ نے عرض کی: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! فرمایا: ''تو وہ یوں آئیں گے کہ وضو کے اثر سے ان کے

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا
شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے نصرہ مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اعضاء چمک رہے ہوں گے اور میں ان سے پہلے حوض پر (ان کے استقبال کیلئے) موجود ہوں گا۔ خبردار! ایسے لوگ بھی ہوں گے جو میرے اس حوض سے دھتکارے جائیں گے جس طرح اِدھر اُدھر سے آیا ہوا کوئی اونٹ دھتکار دیا جاتا ہے۔ میں ان کو پکاروں گا 'آ گے آؤ آ گے'! تو کہا جائے گا یہ وہ ہیں جو آپ کی راہ پر نہ رہے تھے۔ تب میں کہوں گا: ''دفع ہو جاؤ دفع''

سبحان اللہ! کوئی آج اِس دست مبارک سے جام لطف وسعادت پانے کی سعی کر رہا ہے اور کوئی اس کے در سے دھتکارے جانے کا بندوبست کرنے میں مصروف!!! اف، خدایا! کیا اس بدقسمتی کا اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ حشر کے میدان میں چل چل کر پیاس سے بلکتا کوئی شخص رسالت مآبؐ کے پاس پہنچے اور اُس کو اس ہستیؐ کے دہن مبارک سے اپنے لئے جو پہلا لفظ سننے کو ملے وہ سُحقاً سُحقاً ہو، یعنی ''دفع، نابکار، دفع''!!!

افسوس اُس 'اُمتی' پر جو اپنے نبیؐ کے دشمن کے ہاں عزت و آبرو کی تلاش میں سرگرداں پھرے! حیف ایسے 'ایمان' پر جو نبیؐ اور اس کی شریعت کی جانب آدمی کی پیٹھ کرادے اور نبیؐ کے مخالفوں اور ان کی راہوں سے ہی آدمی کو کل امیدیں لگوادے!

تف ہے 'اسلام' کے دعویدار اُن لبوں اور اُس زبان پر جسے شاتمِ رسول کو تحفظ دینے والے کسی ظالم کے ساتھ تبادلۂ خیر سگالی نصیب ہو! اُن ہاتھوں پر جنہیں کسی دشمنِ رسول کے ساتھ گرمجوش مصافحہ 'عطا' ہو! ان بازوؤں پر جو 'معانقہ' کیلئے کسی پلید جثّے کے گرد حمائل ہوں! اس 'ڈپلومیسی' پر جس کا بریف کیس حرمتِ رسولؐ پر مفاہمت کے عوض سے ہی بھر سکتا ہو......!

یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ!

''اُس دن، جب کچھ چہروں پرنور برسے گا تو کچھ پر کلنک''!!!

خدایا! یہ کیسا دن ہوگا کہ نہ جس کا ''نور'' کہیں جانے والا ہوگا اور نہ جس کی ''کالک''!

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس
نام
سے
ھے
باقی
آرامِ
جاں
ھمارا

حصۂ چہارم

صلوا علیہ وآلہٖ!!!

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس
نام
سے
هے
باقی
آرامِ
جاں
همارا

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنك حميد مجيد۔

اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنك حميد مجيد۔

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر
آ گہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَاباً مُّهِيناً

(الأحزاب: ٥٦–٥٧)

”اللہ خود اور اس کے فرشتے اِس نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ ایمان والو! تم بھی اس پر درود بھیجو اور سلام بھیجو۔

وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسولؐ کے لئے باعث اذیت بنتے ہیں، اللہ نے ان کو ملعون ٹھہرا دیا ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی، اور ان کے لئے اس نے ذلیل کر دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے“

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

معجزے ہی تو کیے ہیں !!!

هَلْ تَطلُبُوْنَ مِن الْمُخْتَارِ معجزةً   يَكْفِيْهِ شَعْبٌ مِنَ الأَجْدَاثِ أَحْيَاهُ!

اِس برگزیدہ ہستی سے معجزہ مانگتے ہو! یہ کم تو نہیں کہ پوری کی پوری ایک قوم اُس نے قبروں سے اٹھا نکالی اور اُس کی رگوں میں زندگی دوڑا دی!

مَنْ وَحَّدَ الْعَرَبَ حَتّىٰ كَانَ وَاتِرُهُمْ   إِذَا رَأَىٰ وَلَدَ الْمَوْتُوْرِ آخَاهُ

کیا یقین کرنے کی بات ہے کہ کسی نے 'عرب' کو شیر وشکر کر ڈالا؟! یہاں تک کہ قاتل اور مقتول کی اولاد اپنا انتقام بھول کر بھائی بھائی بن گئے!

وَكَيْفَ سَاسَ رُعَاةُ الإِبِلِ مَمْلَكَةً   مَا سَاسَهَا قَيصِرٌ مِنْ قَبْلُ أَوْ شَاهُ

صحرا کے شتربان کیونکر جہاں بانی کرنے لگے، اور جہانبانی ایسی جو کسی 'سیزر' کے بس میں رہی ہو اور نہ کسی 'شاہ' کے!

سَنُّوا الْمُسَاوَاةَ لا عَرَبَ وَلا عَجَمَ   مَا لِامْرِئٍ شَرَفٌ إِلّا بِتَقْوَاهُ

شتربانوں نے وہ مساوات قائم کر دکھائی کہ عرب عرب رہے اور نہ عجم عجم! آدمی کے پاس دکھانے کو کوئی رتبہ ہی باقی نہ رہا، سوائے یہ کہ وہ خدا سے کتنا ڈر کر رہتا ہے!

وَقَرَرتُ مبدَأَ الشّورىٰ حكومتهم   فَلَيْسَ لِلْمَرْءِ مَا تَمَنَّاهُ

اور بقیہ زمانے کیلئے اصول ٹھہرا دیا کہ ان کی حکومت کی اساس شوریٰ ہے، یہ نہیں کہ ہر شخص کی جو مرضی آئے وہ کرتا پھرے!

وَرَحَّبَ النَّاسُ بِالإسْلامِ حِيْنَ رَأوْا　　　أنَّ السَّلامَ وَأنّ الْعَدْلَ مَغْزَاهُ

اِس اسلام کو لوگ خوش آمدید نہ کہتے تو اور کیا کہتے!!!؟ کیا دیکھ نہیں رہے تھے کہ سلامتی اور عدل ہی تو اِس دین کا لب لباب ہے؟!

يَا مَنْ رَأىٰ عُمَراً تَكْسُوْهُ بُرْدَتَهٗ　　　وَالزَّيْتُ أُدُمٌ لَهٗ وَالْكُوْخُ مَأْوَاهُ

ارے اے مورخ جس نے پیوند پوش عمرؓ کو دیکھ رکھا ہے، وہ عمرؓ جس کا سالن روغن کے سوا کچھ نہیں اور جس کی آرام گاہ کٹیا سے زیادہ نہیں!

يَهْتَزُّ كِسْرىٰ عَلىٰ كُرْسِيِّهٖ فَرَقاً　　　مِنْ بَأسِهٖ مُلُوْكُ الرُّوْمِ تَخْشَاهُ ☆

مگر یہی عمرؓ ہے جس کے ڈر سے کسریٰ اپنے تخت پہ بیٹھا تھر تھر کانپتا ہے اور جس کی شدتِ گرفت سے رومن شہنشاہوں پر لرزہ طاری ہے!

اے بادشاہ!

ہم کہ بت پوجتے، مردار کھاتے تھے!

''اے بادشاہ! ہم لوگ ایک ایسی قوم تھے کہ سرتا سر جاہلیت میں گرفتار تھے۔ بت پوجتے تھے۔ مردار کھاتے تھے۔ بدکاریاں کرتے تھے۔ ہمسایوں کو ستاتے تھے۔ بھائی بھائی پر ظلم کرتا۔ طاقتور کمزور کو کھا جاتا۔ دریں اثنا، ہم میں ایک شخص پیدا ہوا، جس کی شرافت اور صدق و دیانت سے ہم لوگ پہلے سے واقف تھے۔ اُس نے ہم کو اسلام کی دعوت دی۔ اُس نے ہمیں سکھلایا کہ ہم پتھروں کو پوجنا چھوڑ دیں۔ سچ بولیں۔ خون ریزی ترک کر دیں۔ یتیموں کا مال نہ کھائیں۔ ہمسایوں کو آرام دیں۔ پاک دامن عورتوں پر

☆ مصر کے شاعر محمود غنیم کے مشہور قصیدہ 'رُعاۃُ الإبل' سے چند اشعار۔

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا
شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

بدنامی کا داغ لگانا چھوڑ دیں۔ نماز پڑھیں۔ روزہ رکھیں۔ زکوٰۃ دیں۔ ہم اس پر ایمان لائے۔ شرک اور بت پرستی چھوڑ دی اور تمام اعمال بد سے دامن کش ہوگئے۔ اِس جرم پر ہماری قوم ہماری جان کی دشمن ہوگئی اور ہم کو مجبور کرتی ہے کہ اسی گمراہی میں پھر واپس جائیں‘‘

(مہاجرین حبشہ کا بیان، بہ لسانِ جعفر بن ابی طالبؓ، روبروئے نجاشی ☆)

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

روشنی کا مینار، تہذیب کا نقش گر!

یہ ہے روشنی کا مینار، تہذیب کا نقش گر ___ محمد ﷺ ___ جو روحِ انسانی کو جہالت کی بیڑیوں سے آزاد کرانے کیلئے آسمان سے ایک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا تھا اور جو کہ اُس نسخہ کا ایک ایک لفظ پورا کرا لینے کے بعد دنیا سے رخصت ہوا۔ یہ ہے وہ معلمِ اخلاق جس نے برہنہ ہو چکی انسانیت کے تن کو تہذیب کی چادر از سرنو پہنائی۔ ظلم اور استحصال کی ایک نہیں ہزاروں صورتیں ختم کرائیں!!!

دین کا استحصال، اَخلاق کا استحصال، تہذیب کا استحصال، حق کا استحصال.. ظلم اور جہالت کی کونسی صورت ہے جو اپنے عروج کو نہ پہنچ چکی تھی اور جسے خدا کے اِس آخری نبیؐ نے نابود کئے بغیر چھوڑ دیا؟!!

سب سے بڑا جھوٹ وہ ہے جو خدا کے نام پر بولا جائے۔ سب سے بڑا ظلم وہ ہے جو خدا کے نام پر روا رکھا جائے...... انسان کی بدبختی یہاں تک نہ تھی کہ اُس کی روح، اُس کے فکر، اُس کی خرد اور اُس کے ضمیر پر منوں کے حساب سے ظلم اور جہالت کا انسانی ملبہ ڈال دیا گیا تھا، بلکہ بدبختی یہ ہو چکی تھی کہ یہ ظلم خدا کے نام پر ڈھایا جا رہا تھا!

☆ حضرت جعفر بن ابی طالبؓ کے خطبہ کا ایک حصہ جو نجاشی کے دربار میں دیا گیا، (مسند احمد رقم: ۲۱۴۶۰)۔ یہ خطبہ سیرت ابن اسحاق سمیت سب کتب سیرت میں بھی پایا جاتا ہے۔

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریر و مضامین میں معاون ہیں

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

مورخ آج ہمیں ہر امت، ہر قوم اور ہر مذہب کے عبادت خانوں میں دیو داسیوں پر گزرنے والی ایسی ایسی کہانیاں سناتا ہے، جنہیں سن کر پوری نوعِ انسانی کا سر شرم سے جھک جائے۔ محمد ﷺ نے تہذیب کو اس کا غصب شدہ لبادہ دلوایا تو دنیا نے دیکھا، ہر ہر مذہب اور ہر ہر دھرم ہی اپنا یہ ننگ چھپا لینے پر مجبور ہو گیا۔ کسی خردمند کو آج اِس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ بعثتِ محمدیؐ کے نتیجے میں دنیا کا ہر مذہب اور ہر مذہبی رویہ ہی ایک ارتقا سے گزر چکا ہے اور یہ عمل ہنوز جاری ہے......

کہاں وہ دن کہ کعبہ میں ایک جانب بت پوجے جاتے ہیں تو دوسری جانب برہنہ طواف ہوتا ہے۔ خدا کا تقرب پانے کیلئے آئے ہوئے مرد ہی نہیں عورتیں عریاں ہو کر طواف کرتی ہیں، کہ جن کے وہ الفاظ جو وہ برہنہ بدن مطاف میں اترتے وقت کہا کرتی تھیں، آج تک حافظۂ تاریخ نے محفوظ کر رکھے ہیں:

الْيَوْمَ يَبْدُوْ بَعْضُه أو كُلُّه   فَمَا بَدَا مِنْهُ فَمَا أُحِلُّه ☆

"آج تو بدن کا کچھ حصہ کھلے یا پھر سارا ہی کھل جائے۔ خیال رکھو میرے بدن کا جو حصہ کھل جائے اس (سے لطف اٹھانے) کی میری طرف سے اجازت نہیں"!

اور کہاں وہ دن کہ مکہ فتح ہوتا ہے تو بیت اللہ میں پڑے بتوں پر تیشے چل جاتے ہیں اور پورا عرب دم بخود ہو کر دیکھتا ہے۔ تن تنہا کوئی شخص بھلا یوں بھی کامیاب ہوتا دیکھا گیا ہے؟!!! 'جزیرہ' آج اِس "اللہ کے بندے اور اللہ کے رسول" کے ساتھ کھڑا ہے!!! پھر اگلے ہی حج پر مدینہ سے علی بن ابی طالبؓ کو سورۂ توبہ کی آیات دے کر اور اِس اعلان نامے کے ساتھ مکہ دوڑایا جاتا ہے:

لا يحج بعد العام مشرك ولا يطوف بالبيت عريان ☆

"خبردار! آئندہ کوئی مشرک حج کرنے آئے اور نہ کوئی برہنہ بیت اللہ کا طواف کرے"!!!

☆ مسلم، كتاب: التفسير، باب: في قوله تعالى "خذوا زينتكم عند كل مسجد"

☆ البخاری: كتاب التفسير, باب: قوله: وأذان من الله ورسوله الى الناس يوم الحج الأكبر

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ، حقیقت دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

کہاں وہ تہذیب جو دخترِ حوا کو جنسِ بازار کے طور پر جانتی ہے۔ چمڑی اور غازے کی کمائی جس کے ہاں 'ریونیو' کی ایک بڑی مدّ ٹھہرتی ہے۔ معاشرے کا ایک 'معزز' عبداللہ بن اُبی جہاں کئی اور کاروبار کرتا ہے وہاں اس نے 'جنسِ لطیف' پر بھی 'انوسٹمنٹ' کر رکھی ہے؛ اِن عورتوں کو اپنے حسن و اَدا کی کمائی سے بستی کے ایک شملہ بردار کے حق میں 'ذریعۂ آمدن' بن کر رہنا ہے! (وہی چیز جو 'حقوقِ نسواں' کے نام پر خدا کی اِس مخلوق کا استحصال کرنے والے آج بھی کر رہے ہیں۔ کون نہیں جانتا 'شوبز' جو آج کی دنیا میں ساہوکاری کی ایک بدترین و کریہہ ترین و بے رحم ترین شکل ہے، پوری کی پوری انڈسٹری 'عورت' کی چمڑی پہ قائم ہے!)......

جس یثرب میں یہ نبیؐ پاک پیر دھرے، بھلا کیسے ہوسکتا ہے وہاں 'ابن اُبیوں' کے یہ سب ناپاک کاروبار جوں کے توں چلیں! اعلان ہوجاتا ہے:

وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّناً لِّتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا (النور:۳۳)

''اور اپنی لونڈیوں کو پیشے پر مجبور مت کرو، جبکہ وہ عصمت کی زندگی گزارنا چاہیں، اِس لئے کہ تم کو دنیا کی زندگی کا مفاد مطلوب ہے''

کہاں وہ تاریکی جسے مسلمان بچہ بچہ 'دورِ جاہلیت' کے نام سے جانتا ہے.. اور کہاں اِس نبیؐ پر اترنے والا یہ آسمانی شاہکار جس کے دم سے 'انسانیت' کا برہنہ سر پھر سے ڈھانپا جاتا ہے اور 'روئے تہذیب' کی پراگندگی پھر سے سنوار دی جاتی ہے.. یہ سورت جس کو پڑھ کر عورت کا 'ماں'، 'بیوی'، 'بیٹی' اور 'بہن' والا روپ پھر سے جہانِ انسانی کا مقبول ترین دستور ٹھہرتا ہے.. آسمان کا یہ شاہکار ''نور'' کہلاتا ہے، یعنی ''روشنی''.. ''آسمان کی روشنی'' جو چودہ سو سال سے اِس نبیؐ کے ہر امتی کے گھر میں ''تلاوت'' ہوتی ہے، اور جس سے کہ 'تہذیب' کے نام پر 'تجارتِ زن' کا بازار گرم کر رکھنے والے 'ہول سیلروں' کی آج بھی جان جاتی ہے!

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر
آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

یہی ہے وہ نبیؐ جس کی تعلیم آج بھی آدھا جہان عقیدت سے سنتا ہے اور اُس کی یہ تعلیم جب نفس کے رُویں رُویں میں اترتی ہے تو زمین پر بے مثال پاکیزگی کا دور دورہ ہونے لگتا ہے۔ خدایا! کیا نفس کی صفائی اور دھلائی یوں بھی ہوتی ہے اور کیا ''تہذیب'' کا دائرہ یہاں تک جاتا ہے؟! کیا رِفعت میں اِس نبیؐ کے پیروکار یہاں تک جاتے ہیں، اور کیا 'میڈیا کے دور میں' آج بھی محمد ﷺ سے یہ سبق لئے جاتے ہیں؟!..:

> ''آنکھوں کی بدکاری دیکھنا ہے۔ کانوں کی بدکاری سننا ہے۔ زبان کی بدکاری بولنا ہے۔ ہاتھ کی بدکاری پکڑنا ہے۔ پیر کی بدکاری چل کر جانا ہے۔ دل خواہش اور تمنا کرتا ہے۔ اور شرمگاہ آخر اِس کی تصدیق کر دیتی ہے اور یا تکذیب'' ☆

کہاں وہ 'جسم' کی چمک، جو 'تہذیب' کے چولے میں سڑاند بن جاتی ہے اور کہاں یہ 'روح' کی تابناکی جو ضمیر کو مہکاتی ہے!

کیا کسی نے غور کیا، اِس نبیؐ کے پیر دھرنے کی دیر ہے، وہ بستی جو کل تک 'یثرب' کے نام سے جانی جاتی تھی آج 'مدینہ' کہلانے لگتی ہے! 'مدینہ'.. کہ جس سے 'تمدن' مشتق ہو، یعنی...... 'مدنیت' کی اساس طے کرنے کا سوال اٹھے تو نگاہِ انسانی کو جواب تلاش کرنے میں لمحہ بھر دشواری نہ ہو!

کوئی کیا جانے 'مدینۃ النبیؐ' کیا ہے؟...... آسمان کے نقشے پر وجود میں آنے والا زندہ انسانی معاشرہ، جو چند ہی سالوں میں پوری دنیا کی رائج ترین تہذیب کا حوالہ بن جانے والا ہے؛ جہانِ انسانی کا ایک ایسا نقشہ کہ آسمان سے ایک آیت اترتی ہے تو لمحوں میں 'سماج' کے اندر رچ بس جاتی ہے اور 'سماج' اِس سے وہ روئیدگی لاتا ہے کہ 'فلسفیانِ اَخلاق' اِس پر بس رشک ہی کریں:

قالت عائشة: إني والله ما رأيت أفضل من نساء الأنصار أشد

☆ صحیح مسلم: کتاب القدر، باب: کتب علی ابن آدم حظہ من الزنا وغیرہ۔

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

تصديقا بكتاب الله، ولا إيمانا بالتنزيل. لقد أنزلت سورة النور: "وليضربن بخمرهن على جيوبهن.."، انقلب إليهم رجالهن يتلون عليهم ما أنزل الله إليهم فيها، ويتلو الرجل على امرأته وابنته وأخته، وعلى كل ذى قرابة، فما منهن امرأة إلا قامت إلى مرطها المُرَحَّل فاعتجرت به، تصديقاً وإيماناً بما أنزل الله من كتابه، فأصبحن وراء رسول الله صلى الله عليه وسلم الصبح معتجرات، كأن علىٰ رؤوسهن الغربان. ☆

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:

''بخدا، کتاب اللہ کی تصدیق کرنے اور تنزیلِ خداوندی پہ ایمان رکھنے میں میں نے انصارِ مدینہ کی عورتوں سے بڑھ کر کسی کو نہ پایا۔ سورۂ نور اس آیت کے ساتھ اتری: ''پس چاہیے یہ اپنے سروں کی چادروں سے اپنے سینے ڈھانپ لیں اور اپنے سنگھار کی نمائش نہ ہونے دیں''، اِن کے آدمی خدا کی اِس وحی کی تلاوت کرتے ہوئے اپنے گھروں کو لوٹے۔ ایک ایک آدمی اپنی بیوی، اپنی بیٹی، اپنی بہن اور اپنی ہر رشتہ دار کو خدا کا حکم سنا رہا تھا۔ تب کوئی عورت نہ رہی جس نے اپنی چادر نہ اٹھالی ہو اور اُس میں لپٹ سمٹ نہ گئی ہو، خدا کے حکم کی تصدیق اور اس پر مکمل اظہارِ ایمان کرتے ہوئے۔ تب یہ حال تھا کہ اگلی صبح نماز میں، یہ سب کی سب، چادروں میں لپٹی رسول اللہ ﷺ کے پیچھے کھڑی تھیں، گویا ان کے سروں پر کوّوں کے غول ہیں''!

☆☆☆☆☆

کیا کوئی یقین کرسکتا تھا، 'عرب' ہوں اور 'بادہ نوشی' کے بغیر ان کا کوئی پل گزر جائے! کیا کوئی زبان دنیا میں پائی جاسکتی ہے کہ جس میں شراب کے ڈھائی سو نام ہوں!؟ علامہ فیروز آبادی نے عربی میں پائے جانے والے اِن ناموں کے بیان پر

☆ دیکھئے تفسیر ابن کثیر، دربابت سورۃ نور، آیت: ۳۱

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات، و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

پوری ایک کتاب لکھی ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں جب اِس نبیؐ کے تیار کردہ معاشرے پر آسمان سے ایک آیت اتر آتی ہے، اور مدینہ کی گلیوں میں اِس کی منادی کرادی جاتی ہے: 'لوگو! شراب حرام کردی گئی'، تو ہاتھوں میں پکڑے ہوئے جام پھر لبوں تک نہیں پہنچ پاتے۔ صراحیاں توڑ دی جاتی ہیں۔ مٹکے پھینک دیے جاتے ہیں۔ صدیوں کی منہ کو لگی ہوئی، ایک دن میں چھڑا دی جانا کوئی مذاق نہیں۔ یہ اللہ کا نبی ہے جو صداقت اور پاکیزگی کی وہ محیرالعقول مثالیں قائم کرانے آیا ہے جو زمین نے اِس سے پہلے کبھی دیکھی ہوں اور نہ اِس کے بعد۔ بخاری کے الفاظ ہیں:

فَجَرَتْ فِيْ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ☆

"تب مدینہ کی گلیوں میں شراب بہتی پھرتی تھی"!

آخر وہ کتنی ہوگی جو گلیوں میں بہتی پھرتی تھی؟! 'مدینہ' دارِتہذیب ہی کا تو دوسرا نام ہے!!!

جس نے ریگزاروں میں پھول کھلائے!

جس کسی نے عربوں کی زندگی چند سال پہلے دیکھ رکھی ہو، کیا وہ یقین کرسکتا ہے کہ عمرؓ بن الخطاب ایسا سردارِ بنی مخزوم، جو کبھی عکاظ کے میلوں میں چمپئن ہوا کرتا تھا اور جو کہ آج بھی عرب کا سردار ہے بلکہ 'سپریم پاور' کا فرماں روا ہے.. حبش کے سیاہ فام بلالؓ کو تو قیر دیتے ہوئے آج یوں گویا ہوتا ہے:

هذا سيدنا أعتقه سيدنا أبو بكر!☆

"یہ ہمارے آقا ہیں، اِن کو ہمارے آقا ابوبکرؓ نے آزاد کیا تھا!!!!!"

☆ صحيح البخاری: كتاب التفسير، باب: ليس على الذين آمنوا وعملوا الصالحات جناح فيما طعموا

☆ دیکھئے سیر اعلام النبلاء، مؤلفہ امام ذہبی، قصہ بلال بن رباحؓ۔

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

کون ہے جو اِس منظر پر قربان نہ ہو جائے!!! عرب کا وہ ریگزار اور اُس کے وسط میں ایسا مہکتا پھول!!!

خدایا! کون ہے جس کے دم سے ایک ایسا بنجر لہلہانے لگا؟؟؟!!!

☆☆☆☆☆

یہ تین ہستیاں جو مسجد نبوی کی زینت ہیں، ابھی چند سال پہلے عرب کی بے کس ترین مخلوق تھیں، بلکہ مخلوق بھی نہ سمجھی جاتی تھیں! اِدھر ابوسفیانؓ ہے جس سے بڑا سردار برسوں سے مکہ میں نہ پایا گیا ہوگا بلکہ شاید عرب میں نہ سمجھا جاتا ہوگا۔ یہ ایک ایسا منظر ہے جس پر رکے بغیر آگے بڑھا ہی نہیں جا سکتا!

کتبِ سیرت ہمیں بتاتی ہیں، سردارِ قریش نے آخر اسلام کے آگے سپر ڈال ہی دی۔ یہ منظر جو ہم دیکھنے جا رہے ہیں، اُسی زمانے سے تعلق رکھتا ہے جب اسلامی قدریں سماج پر راج کرنے لگی تھیں...... یہ تین بے کس 'غیر عرب' جو اَب مدینہ کے معتبر مانے جاتے ہیں، سلمان فارسیؓ، بلال حبشیؓ اور صہیب رومیؓ ہیں! 'عرب' میں 'قبیلے' کے بغیر، ''معتبر''!!!!!

قبیلہ 'کمزور' نہیں بلکہ ناپید ہے۔ 'غیر ملک' میں 'غلام'!!!

بے شک قریش کے رئیس نے اسلام قبول کر لیا ہے لیکن ابھی اُسے سیکھنا ہے کہ 'مدینہ' میں بزرگی کا معیار کیا ہے! ابوسفیانؓ اپنے کچھ اصحاب سمیت ان تین 'بے کسوں' کے پاس آتا ہے تو یہ کہتے ہیں: ''بخدا، ایک دشمنِ خدا کی گردن پر خدا کی شمشیروں کو صحیح حق ادا کر دینے کا موقعہ نہ ملا''! خدایا! بلالؓ اور صہیبؓ سے ابوسفیانؓ ڈانٹ کھائے!!! ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے اِن تینوں ساتھیوں کو ٹوکتے ہیں: 'کیا قریش کے سردار کو اِس طرح کہتے ہو'؟ اور پھر رسول اللہ ﷺ کو بتانے چلے جاتے ہیں۔ تب رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: اے ابو بکرؓ! شاید تو نے ان (تینوں) کو ناراض کر لیا ہے۔ بخدا اگر تو نے اِن کو ناراض کر لیا تو یقیناً تو نے اپنے پروردگار کو ناراض کر لیا۔

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریرِ سرِ مشن میں معاون ہیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

تب ابوبکرؓ ان تینوں کے پاس جاتے ہیں اور معذرت کیلئے گویا ہوتے ہیں: اے میرے عزیز بھائیو! کیا میں آپ کو ناراض کر بیٹھا ہوں؟ یہ جواب دیتے ہیں: نہیں، ہمارے بھائی! اللہ آپ کو معاف فرمائے! ☆

☆☆☆☆☆

وہ کون مبارک ہستی ہے جس نے معصوم لڑکیوں کو زندہ درگور کر دینے کی سفاک رسم عرب میں درگور کرائی؟ صرف دو آیات جو عرب کی کایا پلٹ گئیں! جنہیں پڑھتے ہوئے عربوں کی ہچکی بندھ جایا کرتی تھی!؟ سننے والے سہم جاتے تھے!؟ یہ دو مختصر آیتیں جو اِس گناہ میں ملوث رہ چکے لوگوں کے گرد حصار باندھ کر کھڑی ہو جاتی تھیں یہاں تک کہ ضمیر کی قید بن جاتیں بلکہ تو پھندا نظر آتیں:

وَإِذَا الْمَوْؤُودَةُ سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ (التکویر: ۸-۹)

”اور جس دن زندہ درگور کردی جانے والی معصوم جان سے پوچھا جائے گا، بھلا کس جرم میں وہ ماردی گئی تھی“؟

☆☆☆☆☆

ایک ’کم زور‘ مخلوق جو کبھی خود ’ترکہ‘ شمار ہوتی تھی، کس نے اس کو وراثت میں ’زور آور‘ کے ساتھ باقاعدہ ”حصہ دار“ بنا دیا:

لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاء نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا (النساء: ۷)

”مردوں کے لئے حصہ ہے اُس میں جو ماں باپ اور اعزاء واقارب چھوڑ گئے۔ عورتوں کے لئے حصہ ہے اُس میں جو ماں باپ اور اعزاء واقارب چھوڑ گئے۔ ترکہ چاہے تھوڑا ہے چاہے زیادہ۔ حصہ مقرر ہے“

☆ صحیح مسلم، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل سلمان وبلال وصهيب رضی اللہ تعالیٰ عنهم۔

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

کہاں وہ خود 'ترکہ' تھی، کہاں اب وہ 'ترکہ' میں حصہ بٹاتی ہے، کیونکہ اِس قوم میں ایک نبی مبعوث ہو چکا ہے! سورۂ نساء کی تفسیر کرنے والا کوئی مؤلف نہ ہوگا جس نے یہ ذکر نہ کیا ہو کہ باپ مر جاتا تو بیٹے صرف اپنی سگی ماں کو چھوڑنے کے روادار ہوتے اور، باپ کے مرتے ہی، اُس کی باقی بیوگان کے گلے میں پٹکے ڈال دینے کیلئے بھاگتے کہ 'یہ میری ہوئی'.. اور اِس جہالت کے مدمقابل یہ نبیؐ جو خدا کے حق کے سوا کبھی کسی بات پر غضب ناک ہوتا نہ دیکھا گیا، خدائی دستور یوں جاری کراتا ہے:

وَلاَ تَنكِحُواْ مَا نَكَحَ آبَاؤُكُم مِّنَ النِّسَاء إِلاَّ مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتاً وَسَاء سَبِيلاً. (النور:۲۲)

''اور ان عورتوں سے زوجیت نہ کرو جن سے تمہارے باپ کی زوجیت رہی، سوائے وہی جو بس پہلے ہو لیا، یہ بے حیائی ہے اور گھناؤنا پن، اور برے انجام کو پہنچانے والا ہے''

اور اِس خدائی دستور پر سختی ایسی کہ براء بن عازبؓ کہتے ہیں: میں نے اپنے چچا کو سرکاری جھنڈا لہرائے جاتا دیکھا۔ پوچھا، تو کہنے لگے: ''رسول اللہ ﷺ نے روانہ فرمایا ہے کہ ایک شخص جس نے اپنے باپ کی منکوحہ کو اپنے گھر میں ڈال لیا ہے، اُس کا مال ضبط اور اُس کو سزائے موت دے کر آؤں''۔ یہ حدیث چاروں سنن میں آئی ہے، جبکہ ترمذی میں الفاظ ہیں: ''اُس آدمی کی طرف، جس نے اپنے باپ کی منکوحہ کو گھر میں ڈال رکھا ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اُس کا سر لا کر پیش کروں''☆

☆☆☆☆☆

☆ سنن النسائی: کتاب النکاح: باب: نکاح ما نکح الآباء
سنن ابن ماجة: کتاب: الحدود، باب: من تزوج امرأة أبيه من بعده
سنن أبی داود: کتاب الحدود، باب: فی الرجل یزنی بحریمه
سنن الترمذی: کتاب الأحکام، باب: فیمن تزوج امرأة أبیهـ

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر
آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

عرب کا وہ ماحول ذرا ذہن میں لایئے جہاں چند دھیلوں کیلئے آدمی کا خون کر دینے سے دریغ نہیں ہوتا۔ لُوٹنے کیلئے راستوں میں گھات لگا کر بیٹھا جاتا ہے۔ دوسرے کی کسی چیز کی حرمت ہو، اِس کا تو سوال ہی نہیں۔ مال، نہ جان، نہ آبرو، کسی چیز کی عصمت نہیں۔ خود آدمی کو بیچ کھایا جاتا ہے۔ جو جس کے ہاتھ چڑھا وہ اُس کا! ایک دوسرے کا حق دبانے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیا جاتا، بلکہ اِس پر فخریہ کارنامے سنائے جاتے ہیں!

اِدھر سورۂ نور کی ایک آیت ہے...... جب تک آپ اِس کا سادہ مفہوم پڑھتے ہیں اور تفسیر میں بیان کئے گئے اِس کے سیاق وسباق میں نہیں جاتے تو حیران ہونے لگتے ہیں کہ کیا یہ بھی کوئی ایسی بات تھی جس کو تفصیلاً بتا دینے کیلئے آیات اتریں:

> ''اندھے پر کچھ حرج نہیں، لنگڑے پر کچھ حرج نہیں، بیمار پر کچھ حرج نہیں، تمہارے اپنے اوپر کچھ حرج نہیں، کہ کھالیا کرو تم اپنے گھر سے، یا اپنے باپ کے گھر سے، یا اپنی ماں کے گھر سے، یا اپنے بھائی کے گھر سے، یا اپنی بہن کے گھر سے، یا اپنے چچا کے گھر سے، یا اپنی پھوپھی کے گھر سے، یا اپنے ماموں کے گھر سے، یا اپنی خالہ کے گھر سے، یا اُن گھروں سے جن کی کنجیاں تمہارے اختیار میں ہیں، یا اپنے دوست کے گھر سے.. تم پر کوئی گناہ نہیں کہ کھالیا کرو تم سب مل کر یا الگ الگ......'' (النور:٦١)

آخر وہ کونسا 'حرج' ہے جس کو آیت میں اِس تاکید کے ساتھ رفع کیا جا رہا ہے؟ اور یہ کونسی خاص بات ہے کہ آدمی اپنے اِن تعلق داروں کے ہاں کسی وقت کھا لیا کرے؟؟؟ مگر اِس کا شانِ نزول پڑھئے، آپ دنگ رہ جائیں گے: خدایا! نبی ﷺ نے اپنے تیار کردہ اِس معاشرے کو عفت کے کس آسمان پر پہنچا دیا ہے!!!

سیاقِ نزول سے یہ کھلتا ہے کہ:

لوگ غزوات پر نکلتے ہیں تو گھروں کی دیکھ بھال کیلئے اپنے اُن عزیزوں اور دوستوں کو کنجیاں دے جاتے ہیں یا ویسے تاکید کر جاتے ہیں جو معذور ہونے کی وجہ سے

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

جہاد سے پیچھے رہیں گے۔ کوئی نابینا ہے، کوئی لنگڑا تو کوئی کسی عارضے میں گرفتار۔ کسی کا سسرال ہے تو کسی کا ننھیال تو کسی کا ددھیال تو کسی کی یاری دوستی، صاحبِ خانہ کی غیر موجودگی میں اہل خانہ کی خبر رکھنی ہے یا ویسے ہی گھر خالی ہے اور اُس میں شب بسری کی حامی بھر رکھی ہے۔ یہاں کھانے کا وقت ہو جاتا ہے تو آدمی کو خوف لاحق ہے کہ مردِ خانہ کی غیر موجودگی میں، جبکہ اُس کی جانب سے اجازت کی صراحت نہیں ہوئی، کیونکر اُس کے گھر سے دو لقمے کھا لئے جائیں، بے شک وہ کتنا ہی قریبی عزیز کیوں نہیں، چونکہ شرعی قاعدہ ہے کہ مومن کا مال اُس کی رضامندی کے بغیر حلال نہیں! یہاں ہدایت کی جاتی ہے کہ اِس میں وہ حرج محسوس نہ کریں، 'اِن' گھروں سے کھا لینے میں مضائقہ نہیں، گھر والے ہوں تو اُن کے ساتھ، اور نہ ہوں تو اُن کے بغیر، اور پوچھے بنا۔ اتنی اتنی بات پر دوستوں رشتہ داروں کے مابین 'اجازت' درکار نہیں اور اِن حدود کے اندر رہتے ہوئے ایک بے تکلفی بھی اہل ایمان کے مابین ضروری ہے!

یہ حکمِ شرعی جو اِس آیت میں بیان ہوا اپنی جگہ، مگر وہ فضا جس میں یہ حکم نازل ہوا اور وہ معاشرہ جس میں یہ 'وضاحت' کر دینے کی ''ضرورت'' پڑی...... خود وہ فضا اور وہ معاشرہ کیا خدا کی بڑی نشانیوں میں سے ایک نشانی نہیں!!!؟؟ امانت اور خدا خوفی میں ایک پورا 'سماج' کیا یہاں تک جا سکتا ہے، اور بھلا دیر کتنی ہوئی ہے؟!! خدایا! کیا یہ وہی معاشرہ ہے جو چند سال پیشتر بلادِ عرب میں پایا جاتا تھا!!!!!!

کون یہ معجزے کر رہا ہے؟؟! اور کب ایسے معجزے دنیا میں کہیں دیکھے گئے؟؟! چند اشخاص نہیں، پورا معاشرہ ہی تو بدل کر رہ گیا ہے!!!

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولاً مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (الجمعة:۲)

''وہی تو ہے جس نے امیوں کے مابین ایک رسول کھڑا کیا، خود انہی میں سے، جو ان کو خدا کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتا ہے، اور انکو دھوتا مانجھتا

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

ہے، اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ یقیناً وہ اِس سے پہلے ایک کھلی گمراہی میں ہی تو تھے''

☆☆☆☆☆

یہ عدیؓ بن حاتم طائی ہیں، جو تاج دارِ مدینہؐ کی کٹیا میں آپؐ کو دم بخود ہو کر سن رہے ہیں.. کیا واقعتاً دنیا سرتاپیر بدل جانے والی ہے اور یہ جن چوراچکوں سے بھری ہوئی ہے وہ کیسے ولی بن جائیں گے؟!

مگر حیران کیوں ہوں، اِس ہستی کے ساتھ عالمِ بالا کا اتصال ہونے پر آسمانوں میں پہرے بٹھا دیے جاتے ہیں تو زمین پر اِس کی راہ میں تبدیلیاں رونما ہو جانا کیا بڑی بات ہے!

قبیلۂ 'طےء' کے رہزن، عرب میں ضرب المثال مانے جاتے ہیں۔ حِیرہ سے حضرموت تک انہی کی مار ہے۔ اِسی 'طےء' کے یہ ایک سردار ہیں جو اپنی بہن کے ترغیب دلانے پر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ عدیؓ کہتے ہیں:

> رسول اللہ ﷺ مسجد نبوی سے مجھے (بطور اعزازِ خاص) اپنے ساتھ گھر لے گئے۔ راستے میں ایک بے حال بڑھیا آپؐ کو روک کر کھڑی ہو گئی۔ بڑی دیر تک آپ اُسکی بات سنتے اور اُسکا مسئلہ حل کرتے رہے۔ میں نے دل میں کہا: یہ بادشاہ تو ہرگز نہیں ہو سکتا! گھر میں ایک ہی تکیہ، جس میں کھجور کی چھال بھری ہے، آپؐ مجھے دے دیتے ہیں کہ اُس پر بیٹھوں اور میرے انکار کے باوجود مجھے ہی اس پر بٹھا دیتے ہیں اور خود میرے سامنے زمین پر بیٹھ جاتے ہیں۔ میں نے پھر دل میں کہا: یہ شخص بادشاہ تو ہرگز نہیں ہو سکتا! تب آپؐ مجھ سے مخاطب ہوتے ہیں:
>
> عدی! تجھے کیا چیز روک کر بیٹھی ہے کہ تو کہہ دے 'اللہ کے سوا کوئی پوجا کے لائق نہیں'؟...... تو کیا تجھے کوئی نظر آتا ہے جو پوجا کے لائق ہو؟
>
> عدی! تجھے کیا چیز روک کر بیٹھی ہے کہ تو کہہ دے 'اللہ سب سے بڑا

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

ہے'؟...... تو کیا کوئی ہے جو اللہ سے بڑا ہو؟

عدی! کیا تجھے یہ چیز روک کر بیٹھی ہے کہ تو دیکھ رہا ہے آج ہمارے ہاں تنگ دستی نے ڈیرہ ڈال رکھا ہے اور دنیا ہماری مخالفت میں تلی بیٹھی ہے؟ عدی! کیا تو نے حِیرہ دیکھ رکھا ہے؟ میں نے عرض کی، حیرہ میرا دیکھا ہوا تو نہیں مگر جانتا ہوں کہاں واقع ہے۔ فرمایا: تو پھر اگر تیری زندگی رہی تو تو دیکھ لے گا، حیرہ سے ایک عورت ذات کجاوے میں بیٹھی تن تنہا بیت اللہ کا طواف کر کے جاتی ہے پورا راستہ سوائے اللہ کے اُسے کسی کا ڈر نہیں، نہ کسی کی پناہ میں آتی ہے اور نہ کسی کی ضمانت میں۔ (اور میں جی ہی جی میں سوچ رہا تھا: تو 'طےء' کے غنڈے اُس دن بھلا کہاں چلے جائیں گے!) پھر فرمایا: عدی! اگر تیری زندگی رہی تو دیکھ لے گا کہ کسریٰ بن ہرمز کے خزانے فتح ہو کر آتے ہیں۔ میں نے پوچھا: کیا فرمایا: کسریٰ بن ہرمز؟؟؟! فرمانے لگے: ہاں کسریٰ بن ہرمز!!! عدی! اگر تیری زندگی رہی تو دیکھ لے گا کہ ایک آدمی سونے یا چاندی سے مٹھی بھر کر نکلتا ہے اور آواز لگاتا ہے کہ کوئی یہ صدقہ وصول کر لے، مگر اُسے کوئی صدقہ لینے والا نہیں ملتا! ☆

بخاری کے الفاظ ہیں ☆:

<u>عدیؓ نے (راوی کے ساتھ گفتگو میں) کہا: (اکیلی) عورت کجاوے میں حیرہ سے طوافِ بیت اللہ کیلئے روانہ ہوتی میں خود دیکھ چکا ہوں جسے (راستے میں) خدا کے سوا کسی کا ڈر نہ تھا۔ کسریٰ بن ہرمز کے خزائن جس لشکر نے لئے میں خود اُس میں شامل تھا۔ اور اگر تم لوگوں کی زندگی رہی تو (تیسری چیز بھی) تم دیکھ لو گے۔</u>

☆☆☆☆☆

☆ یہ واقعہ ہم نے، اختصار کے ساتھ، متعدد مصادر سے اپنے الفاظ میں بیان کیا ہے، جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

صحیح البخاری، کتاب: المناقب، باب: علامات النبوۃ فی الإسلام
سنن الترمذی، کتاب: التفسیر، باب: ومن سورۃ فاتحۃ الکتاب
مسند أحمد، أول مسند الکوفیین، حدیث عدی بن حاتم الطائی رضی اللہ عنہ

اس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

جاہلیت کے سب دستور آج میرے پیر کے نیچے!

اور آج یہ ہستی میدانِ عرفات میں کھڑی ہے۔ حدِ نگاہ تک اِس کا تربیت یافتہ 'جزیرۃ العرب' اِس کا ایک ایک لفظ سننے کیلئے مجسم شوق ہوا بیٹھا ہے۔ تاریخ یہاں تھم گئی ہے۔ ابھی چند ہی سال پہلے اِسی مکہ سے جان بچا کر حبشہ میں پناہ گزیں اِس کے پیروکاروں کی ایک چھوٹی سی جماعت اپنی قوم کی حالت یوں بیان کر کے ہٹی ہے:

أيها الملك! كنا قوماً أهلَ جاهلية ☆

''اے بادشاہ! ہم لوگ ایک جاہلیت میں گرفتار قوم تھے..

اور آج یہیں سے 'ورلڈ ڈیکلیریشن' جاری ہوتا ہے:

ألا وإن كل شيءٍ من أمر الجاهلية موضوع تحت قدمَيَّ هاتين ☆

سن لو! جاہلیت کا پورا دستور میرے اِن دونوں پیروں کے نیچے ہے!

☆☆☆☆☆

حکومتیں تو بہت لوگ کر گئے، محمد ﷺ کے سوا مگر کون ہے جس کی راہ میں تاریخ یوں بچھ گئی ہو؟ محمد ﷺ کے علاوہ کون ہے جس نے سرکش زمانے کو یوں سدھا لیا ہو؟ کون ہے جس نے صالح مقاصد کیلئے کرۂ ارض کے اندر اِس کامیابی کے ساتھ تصرف کیا ہو؟ کون ہے جس نے اِس قدر ہمہ جہت انقلاب اِس دھرتی پر اِس سے پہلے یا اِس کے بعد برپا کیا ہو اور خیر کا ایک ایسا ریلا یہاں بہا دینے میں کامیاب ہوا جو پوری زمین کو اپنے زیرِ آب لے آنے کی صلاحیت رکھے؟

اللهم صل علىٰ محمد!!!!!

☆ مسند أحمد، ١٦٤٩، مسند أهل البيت، حديث جعفر بن أبي طالب رضى الله عنه

☆ سنن ابن ماجة ٣٠٦٥، كتاب: المناسك، باب: حجة رسول الله صلى الله عليه وسلم، تقریباً یہی لفظ دارمی میں آتے ہیں (رقم: ۱۷۷۸، کتاب: المناسك، باب: فى سنة الحج)

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

وہ ایک شخص جسے زمین پر ایک ارب انسان روز

سلام کرتے ھیں!!!

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ آلِهٖ!!!

ایک عرب ادیب، احمد حسن الزیات لکھتے ہیں:

''دُنیا میں رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے تو وہ چیز جسے دُنیا آج 'آزادی' کے نام سے جانتی ہے، بڑی دیر سے سپردِ خاک ہوئی پڑی تھی۔ 'آزادی' کو آپؐ نے اس کی قبر اکھاڑ کر نہ نکالا ہوتا تو اس پر اترانے والے آج اس کا چہرہ تک نہ دیکھ پاتے!

''دُنیا میں رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے تو عقلوں پر بہت بڑے بڑے تالے پڑے تھے۔ خدا کے اس فرستادہ نبی نے ہتھوڑے برسا برسا کر عقلوں پر پڑے ہوئے زنگ آلود قفل توڑے اور لوگوں سے اس پر بہت کچھ سنا تا آنکہ جہالت اور خرافات کی یہ زنجیریں ٹوٹیں اور وہ عقل جس پر یہ دُنیا ناز کرتی ہے انسان کو واپس ملی اور وہ علم جس پر یہ اتراتی ہے اس کے دَر تک پہنچا!

''انسان کو یہ سکھانا کب آسان تھا کہ سبقت کا میدان نیکی اور فضیلت ہے اور تفوّق پانے کی بنیاد خیر اور اچھائی! محمد ﷺ کے دم سے انسان کو معلوم ہوا کہ تعاونِ باہمی کی بنیاد 'مقاصد' ہوا کرتے ہیں نہ کہ 'قوم' اور 'قبیلے' اور 'پیدائشی رشتے'۔ یہ ایک بہت بڑی زقند تھی جو انسان کو تاریخ کے اِس عہد میں بھرنا نصیب ہوئی۔ تب یوں ہوتا ہے کہ ایک آدھی دُنیا کے اندر مختلف جنسوں اور

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر
آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

رنگوں اور ملکوں کے لوگ ہاتھوں میں ہاتھ دے کر نیکی اور تقویٰ کے ہزاروں اجتماعی منصوبے پروان چڑھانے میں لگ جاتے ہیں اور پھر جہان میں بے انتہا حسین قدروں کی تعمیر شروع ہوتی ہے......

''رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے تو پہلی بار دنیا نے جانا کہ 'قلوب' کو 'مواخات' کے سہارے جوڑا جاتا ہے اور 'حقوق' کو 'مساوات' کے دم سے!

''تب معاشرے کا سب سے کمزور آدمی بجا طور پر سمجھنے لگا کہ خدا کی یہ سب فوج اسی کا جتھہ اور قبیلہ ہے..

''معاشرے کے سب سے نادار شخص میں یہ اعتماد آیا گویا بیت المال اس کی ذاتی جاگیر ہے۔ دُنیا کا ایک بے سہارا و بے خانماں شخص دیکھنے لگا تھا کہ اہل ایمان کی صورت میں اس کو بے حد وحساب بھائی مل گئے ہیں!''

محمد ﷺ انسانیت کیلئے ایک ایسی ہی خوبصورت جہت کا نام ہیں۔ دُنیا اور آخرت کی اتنی خیر ایک ہی جگہ کہیں پائی ہی نہیں جاسکتی۔

ایک ادیب لکھتا ہے:

''تاریخ کے کچھ واقعات خود تاریخ سے بڑے ہوتے ہیں۔ حراء کے اندر رونما ہونے والا واقعہ یعنی ''آسمان کے امین'' کا ''زمین کے امین'' سے ارتباط ہونا اور اس سے انسانی شعور کیلئے روشنی کی ایک نئی کرن پھوٹ پڑنا ......ایک کائناتی واقعہ ہے نہ کہ محض تاریخ انسانی کا ایک وقوعہ''

ایک نو مسلم محمد ﷺ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''عرب کے خاندانی تفاخر کو ذرا نظر میں رکھیے اور پھر خدا کے اس بندے کی خدا آشنائی دیکھیے۔ قرآن اس کا اپنا کلام ہوتا تو اس میں مسیحؑ کی ماں کیلئے ایک پوری سورت مخصوص کی جانے کی بجائے اس کی اپنی ماں کے نام کی کئی سورتیں ہوتیں! 'آل عمران' کی بجائے یہاں 'آل عبدالمطلب' کی تلاوت

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

ہوتی اور عربوں کیلئے اس میں ذرا بھر تعجب کی بات نہ ہوتی۔ مگر اس شخص کی خدا پرستی دیکھئے کہ مسیحؑ کی ماں کا ذکر یہ تاریخ انسانی کی چار برگزیدہ ترین عورتوں میں کرتا ہے جبکہ اپنی ماں کی تربت پہ کھڑا روتا اور دوسروں کو رلاتا ہوا یہ کہہ رہا ہے: *"میں نے خدا سے درخواست کی کہ اپنی ماں کیلئے دُعائے مغفرت کر لوں پر خدا نے مجھے اس کی اجازت نہ دی۔ میں نے اس کی قبر کی زیارت کیلئے اجازت مانگی خدا نے مجھے اس بات کی البتہ اجازت دے دی"* ☆ ..

اِنْ اَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوْحَىٰ إِلَيَّ ☆ *"میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھے وحی کی جاتی ہے"*۔

عرب کا وہ پسماندہ توہم پرست ماحول ذہن میں لائیے جہاں لوگ ہر سادھو اور ملنگ سے دبتے ہیں اور اس کے 'روحانی اختیارات' کی دھاک ان پر یوں بیٹھتی ہے گویا وہ جب چاہے انکو 'بھسم' کر کے رکھ دے.. معجزات پاس رکھتے ہوئے دیکھئے کس طرح خدا کا یہ نبی ان کو اپنی بندگی اور عاجزی کا یقین دلاتا اور ان کے توہمات دور کرتا ہے:

لَّآ أَمۡلِكُ لِنَفۡسِي نَفۡعاً وَلاَ ضَرّاً إِلَّا مَا شَاء اللّهُ وَلَوۡ كُنتُ أَعۡلَمُ الۡغَيۡبَ لاَسۡتَكۡثَرۡتُ مِنَ الۡخَيۡرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ إِنۡ أَنَاۡ إِلاَّ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِّقَوۡمٍ يُؤۡمِنُونَ (الاعراف:۱۸۸)

"میں اپنی ذات کیلئے کسی نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا، سوائے وہی جو اللہ چاہے۔ اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو میں بہت سے فائدے اپنے لئے حاصل کر لیتا اور مجھے کبھی کوئی نقصان نہ پہنچتا۔ میں تو محض ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں، ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں"

☆ صحیح مسلم عن ابی ہریرہ ۲۔۲۶۱ ☆ یونس : ۵۱

اس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا
شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

دیانت اور خدا آشنائی کی عجیب عجیب مثالیں ہیں جو اس نبیؐ کی سیرت پڑھنے والے کے سامنے آتی ہیں..

حدیبیہ گویا فتحِ مبین کا دیباچہ ہے۔ اس کے ساتھ ہی فتوحات کا تانتا بندھتا ہے۔ عرب کا کوئی نہ کوئی قلعہ روز ہی آپؐ کی فوجوں کی دھمک سے گرتا ہے اور آپؐ کی قلمرو میں میلوں کے حساب سے ہر روز اضافہ ہوتا ہے۔ قیصر اور کسریٰ اور یمن اور مصر تک کے بادشاہوں کو نامے ارسال ہوتے ہیں۔ مصر سے تحفہ میں بھیجی گئی کنیز ماریہؓ آپؐ کے حرم میں داخل ہوتی ہیں اور آپؐ کیلئے ایک فرزند جنتی ہیں ...... ابراہیم۔ ایسا شہزادہ بھی دُنیا نے کبھی نہ دیکھا ہوگا۔ یہ اقتدارِ نبوت کی اوج کا زمانہ ہے کہ ابراہیم فوت ہو جاتا ہے اور اتفاق یہ کہ سورج بھی اسی دن بے نور ہو جاتا ہے۔ دو بڑے واقعے ......لوگ خود بخود ان میں رشتہ ڈھونڈتے ہیں اور ہر طرف یہ باتیں ہونے لگتی ہیں کہ آفتاب کا یہ گرہن کسی بہت بڑے انسان کی موت سے منسلک ہے اور یہ کہ ابراہیم بن رسول اللہؐ کی موت سے بڑھ کر اس کی کیا مناسبت ہوسکتی ہے۔ توہّم پرست معاشروں کے اندر کتنے فرعونوں اور شاہی خاندانوں نے اپنے شجرۂ نسب سورج اور ستاروں اور زہرہ ومریخ سے آخر نہیں جوڑے اور آج تو یہ سورج آپ سے آپ بے نور ہے اور آپؐ تو خدا کے نبی ہیں۔ ذرا اگر خاموش رہ لیں تو مفت میں پورے عرب پر ایک عجیب دھاک بیٹھتی ہے اور غم کے وقت تو انسان اپنے لئے کیا کیا تسلیاں نہیں دیکھتا۔ مگر یہ صادقؐ اور امینؐ ہیں جن کو خدا کی جانب سے انسانی فکر وشعور کی ساخت اور تربیت کی امانت سونپی گئی ہے۔ یہاں خدا کے سوا کوئی بڑا نہیں ہوسکتا۔ لوگوں کو اکٹھا ہونے کیلئے منادی کی جاتی ہے۔ مجمع میں آپؐ خطبہ دینے کھڑے ہو جاتے ہیں:

ان الشمس والقمر اَیتان من آیات اللہ لا یخسفان لِموتِ اَحد ولا

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا
شجر سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات، وویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

لحياته، فإذا رأيتم ذلك فاذكرو الله (البخاری عن عبداللہ بن عباس ۳۶۹۲)

''یہ سورج اور یہ چاند خدا کی نشانیوں میں سے بس دو نشانیاں ہیں۔ یہ نہ کسی کی موت کے باعث گرہن زدہ ہوتے ہیں اور نہ کسی کی پیدائش کے سبب۔ پس جب تم ایسا ہوتا دیکھو تو خدا کا ہی ذکر کرنے لگو''

کسی مصنف کا قول ہے:

''عظیم ہونا کسی ایک میدان میں بھی انسان کیلئے آسان نہیں۔ آدمی کا بے پناہ زور لگتا ہے اور تب جا کر وہ کسی شمار قطار میں آنے لگتا ہے۔ مگر یہاں اس باب میں ایک عجیب بات دیکھی گئی ہے اور اس کا مشاہدہ آپ اکثر کریں گے۔ کسی ایک میدان میں کوئی انسان اگر 'بڑا' اور 'قابل ذکر' ہو جائے تو یہ اس کے بہت سے میدانوں میں 'چھوٹا' اور 'نا قابل ذکر' ہونے کی قیمت پر ہوتا ہے۔ بہت سے انسان دیکھے گئے جو اگر کسی ایک بات میں ماؤنٹ ایورسٹ کی بلندی پر ہوں گے تو کسی دوسرے پہلو سے بحرِ مردار سے بھی نیچے گرے ہوئے ہوں گے''۔

یہ بات بے انتہا سچ ہے......

اکثر مشہور فاتح نجی زندگی میں نہایت بدخصلت دیکھے گئے۔

اکثر فلسفی اور مفکر عمل کے میدان میں صفر بھی نہیں ہوتے۔

جن شاعروں کی غزلیں اور 'محبت' کے گیت قریہ قریہ گائے جاتے ہیں اور جن ادیبوں کے تخلیقی شہ پاروں سے لوگ زبان کا ذوق پاتے ہیں ان کی ذاتی زندگی میں اکثر اُلو بولتے سنے گئے اور وہ اپنے قریب کے لوگوں پر بے انتہا بھاری دیکھے گئے.. لوگ ان سے صرف مشاعروں اور کتابوں کے اندر رہ کر ہی محظوظ ہوتے ہیں۔

اکثر سیاستدان میدانِ جنگ کے شہسوار نہیں ہوتے۔

میدانِ کارزار کے جری بہادر، فکر و فلسفہ اور علم و دانش کے مردِ میدان نہیں ہوتے۔

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اکثر سماجی کارکن گھریلو زندگی میں ایک کامیاب مثال نہیں دیکھے گئے۔

اکثر لیڈروں کے اہل خانہ، دوست احباب اور عزیزوں کیلئے، ان لیڈروں کے پاس 'وقت' نہ ہونے کے گلے کرتے سنے گئے ہیں۔

اکثر اخلاق کے داعی جو باعمل بھی ہوں حکمرانی میں ناکام ثابت ہوتے ہیں۔ اخلاق کا اصل امتحان ہوتا ہی تب ہے جب اختیارات کا تاج سر پر رکھا ہو۔

اکثر عبادت گزار معاشرے کے گھمسان سے گزرتے ہوئے بھی گھبراتے ہیں، کجا یہ کہ وہ سرکش معاشروں کی 'ننگی پیٹھ' پر چڑھ بیٹھیں اور ان کو سدھا لینے کا بر تہ رکھیں۔

تجارت کے دھنی، دلیری میں نام پیدا کرتے کبھی کم ہی سنے گئے ہوں گے۔

سفارت اور ڈپلومیسی کے محاذ پر سرگرم لوگ تیموں، بیواؤں اور بے سہاراؤں کیلئے پریشان پھرتے اور دولتمندوں کو ان کی خدمت کیلئے مسخر کرتے کبھی کم ہی دیکھے گئے ہوں گے۔

امور قانون کے ماہرین تزکیہ وتربیت اور امور شخصیت سازی میں مستند مرجع کم ہی کبھی مانے گئے ہوں گے۔

حکمائے نفس کیا کبھی اقتصادیات میں بھی منفرد ترین اسکول آف تھاٹ ہوئے ہیں؟

عمرانیات کے استاد 'علم قلوب' میں نام پیدا کرتے کہاں سنے گئے ہیں؟

فوجوں اور خزانوں کے مالک زہد اور درویشی میں بھی مثال ہوں حتی کہ دُنیا کے بڑے بڑے زاہد اُنہی کے زہد کی مثال دیں اور اُنہی سے زہد کے اسباق لیں، ایسا کبھی ہوا ہے؟

پس اصل عظمت تو یہ ہے کہ آدمی ہر پہلو سے بڑا ہو۔ پر یہ کہاں سب کیلئے میسر ہے۔ یہاں دیکھئے، کسی ایک میدان میں عظمت دیکھنی ہو تو اس کی انتہا نہیں۔ پھر یہ سب

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا
شجر سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات، و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

انتہائیں ایک ہی جگہ اکٹھی ہوں اور عظمت کے اتنے لاتعداد پہلو کسی ایک ہی انسان میں اس بے ساختگی کے ساتھ مجتمع ہوں! تاریخ انسانی کے اتنے بڑے بڑے اعزاز ایک ہی شخصیت میں سما جائیں اور وہ تب بھی ہلکا پھلکا لاپرواہی سے یہاں صرف ''الرفیق الأعلیٰ'' کا سوال کرے...... دِن کے اتنے کارنامے راتیں سجدہ وقیام میں خدا کے ساتھ بسر ہونے میں مانع نہ ہو پائیں اور وہ خدا سے مانگے تو صرف آخرت...... گھر میں دو دو تین تین ماہ چولہا جلنے کی نوبت نہ آئے اور کھجور کی سخت چٹائی سوتے ہوئے نرم جلد میں پیوست ہو جایا کرے اور اسے اس بات کی پرواہ تک نہ ہو...... یہ ہیں محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول!!!

جیسے جیسے کسی انسان کا ستارۂ قسمت بلند ہو ویسے ویسے ہی خدا کی کبریائی کے آگے اس کا سرنگوں ہو اور ویسے ویسے ہی اس کی زبان پر خدا کی تعریف وتسبیح اور اپنے قصور پر استغفار کا ورد سنا جانے لگے...... بندگی کی ایسی خوبصورت تصویر محمد ﷺ سے بڑھ کر آپ کو کہاں ملے گی!!!

☆☆☆☆☆

دِل کو دِل سے راہ ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ اس بات کو یوں بیان کرتے ہیں:

الأرواح جنود مجندة (صحیح مسلم: ۴۷۷۳)

یہ بات بہت اُمید افزا ہے تو بے انتہا خوفناک بھی۔ اس دل کو کس سے راہ ہے؟ یہ قریب قریب اس بات کا جواب ہوگا کہ آخرت میں آدمی کا ٹھکانہ کہاں ہونے والا ہے۔ اس دل کے کیا کہنے جسے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میلان ہو اور اس میں آپ ﷺ کیلئے محبت موجزن ہو۔ محبت کی پچاس تفسیریں آپ کرنے کو کر سکتے ہیں مگر محبت ایک طبعی چیز ہے اور بیان میں اس کا آنا بے انتہا مشکل۔ کسی کو خدا سے اور اس کے نبیوں سے اور جنتی روحوں سے محبت ہوتی ہے تو کسی کو بدکاروں اور بدبختوں سے۔ یہ قسمت قسمت کی

اس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ...... حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات، و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

بات ہے اور جیسا کہ ہم نے کہا یہ بڑی حد تک اس بات کا جواب ہے کہ آخرت میں ایک آدمی کہاں پایا جانے والا ہے۔ اسلئے آپؐ فرماتے ہیں: المرء مع من أحب ''آدمی اُسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے''۔

رسول اللہ ﷺ سے محبت ہونا انسان کے نیک بخت ہونے کی دلیل ہے۔ آپؐ کی جانب میلان کے حوالے سے ہر نفس اپنے ظرف اور اپنی حیثیت کا تعین کر سکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے محبت کا دور محض صحابہ کا زمانہ نہ تھا۔ یہ خیر قیامت تک کیلئے باقی ہے:

عن ابی هريرةؓ ا أن رسول الله ﷺ قال: ''مِن أشد أمتي لي حباً ناسً يكونون بعدى يودّ أحدهم لو رآني بأهلِه وما لِه (صحيح مسلم ۵۰۶۰)

ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری اُمت میں سے میرے ساتھ سب سے بڑھ کر محبت کرنے والوں میں وہ لوگ بھی ہیں جو میرے بعد آئیں گے۔ ان میں کا ایک ایک شخص یہ تمنا کرے گا کہ وہ اپنی سب دولت ہاتھ سے دے کر اور اپنا گھر بار لٹا کر مجھے ایک نظر دیکھ سکے تو دیکھ لے''

سید التابعین ابو مسلم خولانیؒ کو ایک بار صحابہ پر بہت رشک آیا۔ کہنے لگے: اصحاب محمدؐ سمجھتے ہیں کہ وہ ساری کی ساری فضیلت لے گئے۔ بخدا ہم کو بھی اگر موقع ملا ہوتا تو لوگ دیکھتے ہم کیونکر آپؐ کی جانب کسی کو اپنے سے آگے بڑھنے دیتے ہیں۔ اصحاب محمدؐ جان لیں کہ ان کے بعد بھی اِس اُمت میں مرد پائے جاتے ہیں''۔

جبیر بن نفیلؒ (تابعی) کہتے ہیں: ہم صحابی رسول مقداد بن الاسودؓ کے حلقے میں بیٹھے تھے کہ وہاں سے ایک اور تابعی گزرے اور مقدادؓ کو دیکھ کر کہنے لگے: ان آنکھوں کے کیا کہنے جو اللہ کے رسولؐ کو جی بھر کر دیکھتی رہیں۔ کاش کہ ہم بھی وہ کچھ

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ... حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات، و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

دیکھ پاتے جس کو یہ آنکھیں دیکھتی رہیں اور ان فضاؤں کا نظارہ کرتے جن کا یہ آنکھیں نظارہ کر چکی ہیں۔

ثابت بنانیؒ (تابعی) جب بھی انسؓ بن مالک کو دیکھتے تو ان کی جانب لپک کر بڑھتے اور ان کا ہاتھ چومتے اور کہتے: اس ہاتھ نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ کا لمس پا رکھا ہے۔

یحی بن الحارثؒ (تابعی) واثلہ بن الاسقعؓ (صحابی) کے ہاتھ کو بوسہ دیتے اور کہتے: اس ہاتھ نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پہ بیعت کر رکھی ہے۔ صحابیِ رسول سلمہؓ بن الاکوع کے ہاتھ کو بعض تابعین کا اسی انداز میں بوسہ دینا بھی مذکور ہوا ہے۔

حسن بصریؒ جب بھی مسجد نبوی کے اس چوبی ستون کا واقعہ بیان کرتے جس کو چھوڑ کر رسول اللہ ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دینا شروع کیا تو اس ستون سے اس اونٹنی کے سے انداز میں بلبلانے کی آواز سنی گئی جس سے اس کا بچہ دور کر دیا گیا ہو، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے جا کر اس پر اپنا دست مبارک دھرا تو اس سے وہ آواز آنا رکی.. حسن بصری جب بھی یہ واقعہ بیان کرتے تو آواز بھرا جاتی اور کہتے: خدا کے بندو یہ لکڑی کا ایک بے جان ستون ہے جو رسول اللہ ﷺ کیلئے بے قرار ہوتا ہے۔ تم پر تو آپ ﷺ کا حق اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔

امام احمدؒ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کی جو حدیث بھی لکھی اس پر عمل کیا۔ یہاں تک کہ جب میں اس حدیث سے گزرا کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوطیبہ سے احتجام☆ کروایا اور اجرت میں اس کو سونے کی ایک پوری اشرفی دے ڈالی تو میں بھی حجام کو اس پر سونے کی ایک اشرفی دے کر آیا۔ فرمایا کرتے تھے اگر تم ایسا کر سکو کہ سنت سے دلیل کے بغیر بدن کا ایک بال بھی مت کھجلاؤ تو ضرور ایسا کرو۔

☆☆☆☆☆

☆ احتجام یا حجامت: ایک طریقۂ علاج، یعنی سینگیاں لگوانا۔

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا
شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقت دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات، و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

رسول اللہ ﷺ کی برگزیدگی کا ہی کچھ تقاضا ہے کہ ہم آپؐ کی تعظیم اور توقیر کی صحیح وجوہات سے آشنا ہوں..

اس دُنیا میں ہر قوم ہی اپنے بڑوں کیلئے جوش میں آتی ہے۔ ہر اُمت کیلئے کچھ چیزیں سمجھوتے سے ماورا ہوتی ہیں۔ بلاشبہ ہمارے لئے اللہ اور اس کا رسولؐ اور اس کی کتاب اور اُس کا دِین وہ مقام رکھتے ہیں کہ اِن کی تعظیم کے معاملے میں ہم ہر حد تک جا سکتے ہیں اور بلاشبہ یہ اعزاز آج اِس بھری دُنیا میں ایک ہمیں کو حاصل ہے۔مگر یہ ایک منفرد اعزاز ہے۔اس کی انفرادیت ہم سے روپوش ہو جائے تو یہ اعزاز اپنی تمام تر عظمت کے باوجود ہمارے ہاتھ سے بڑی حد تک چلا جاتا ہے۔

ایسا ہے تو ہم میں سے کتنے ہیں جو خدا کی صفات سے آگہی پانے پر اپنی زندگی کا کچھ عرصہ صرف کر چکے ہیں؟

ہم میں سے کتنے ہیں جن کا رسول اللہ ﷺ سے لگاؤ کسی علم اور آگاہی کا نتیجہ ہے اور جو کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ذہنی قربت اور آپؐ سے ایک علمی اور شعوری صحبت پانے پر کچھ محنت کر چکے ہیں؟ نبیؐ کا ''عظیم ہونا'' جن کیلئے کوئی 'سنی سنائی' بات نہیں بلکہ ''بصیرت'' پر مبنی ایک حقیقت ہو؟

محض ایک 'گروہی وابستگی' اس نبیؐ کے مقام سے فروتر ہے۔ یہ نبیؐ جو اس جہان میں علم کی قندیلیں جلانے اور شعور کا اُجالا کرنے آیا ہے اور جو ضمیر اور کردار کے اندھیرے مٹانے اور معاشروں کی کایا پلٹنے اور انسانی زندگی کے ہر معاملے میں حکم بننے آیا ہے......اور سب سے بڑھ کر، خدا کی تعظیم اور بندگی کی صحیح مثال اور خدا کی توحید اور کبریائی کی مسلسل یاددہانی بننے آیا ہے، اس سے کہیں بلند ہے کہ محض تقریروں اور جلوسوں اور نعتوں سے ہی اس کا حق ادا ہو جانے لگے۔اس سے تو جب تک شعور اور کردار کی دُنیا میں ہی روشنی نہ کروائی جائے..اس کو تو جب تک 'علم' اور 'توجہ' کا موضوع نہ

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

بنایا جائے.. اس سے وابستگی ایک بے معنی عمل رہتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا مقام بیان کرنے کا ایک پہلو تو وہ ہے جس سے ہم غیر مسلموں کو متعارف کراتے ہیں اور یہ بھی بلاشبہ ضروری ہے۔ البتہ رسول اللہ ﷺ کا مقام بیان کرنے کے کئی پہلو وہ ہیں جن سے ہم مسلمانوں کو متعارف ہونا ہے...... اور بلاشبہ یہ بھی بے انتہا ضروری ہیں۔

''انفرادیت'' اِس اُمت کا عجب خوبصورت وصف ہے۔ اس کا اپنے عُظَمَاء سے محبت کرنا بھی پس ایک خاص رنگ اور ایک سلیقہ چاہتا ہے!

'خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی'!

خواتین و حضرات!
یہ کتاب اور اسی طرح کا دیگر لٹریچر تحریری وصوتی شکل میں زیادہ سے زیادہ پھیلانے کیلئے ادارہ ایقاظ کو مالی تعاون درکار ھے
اسلامیانِ برصغیر کی دلچسپی کے فکری، وتحریکی موضوعات پر ایک مؤثر ویب سائٹ کو رو بہ عمل لانے کیلئے بھی ادارہ کو فی الوقت مالی مشکلات کا سامنا ھے۔ ایقاظ کے تحریری مشن میں حصہ ڈالئے:
IDARA EEQAZ A/C# 021 50200 000 1228 Meezan Bank,
Gulshan-e-Ravi Branch, Lahore.

اس نام سے ھے باقی آرامِ جاں ھمارا

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

دیگر مطبوعاتِ ایقاظ

روزِ غضب زوالِ اسرائیل پر انبیاء کی بشارتیں، توراتی صحیفوں کی اپنی شہادت	ڈاکٹر سفر الحوالی
روبہ زوال امیریکن ایمپائر عالم اسلام پر حالیہ صلیبی یورش کے پسِ منظر میں	حامد کمال الدین
مسجدِ اقصیٰ، ڈیڑھ ارب مسلمانوں کا مسئلہ (کتاب و آڈیو)	حامد کمال الدین
مسلم ہستی کا احیاء	حامد کمال الدین
دعوت کا منہج کیا ہو؟	محمد قطب
ایمان کا سبق	حامد کمال الدین
شروط لا الہ الا اللہ	حامد کمال الدین
نواقضِ اسلام	حامد کمال الدین
توحید کے تین اساسی محور	حامد کمال الدین
موحد تحریک	حامد کمال الدین
آپ کے فہم دین کا مصدر کیا ہے؟	حامد کمال الدین
اہل کتاب سے برأت	ڈاکٹر سفر الحوالی
صیام اور بندگی کے معانی (کتاب و آڈیو)	حامد کمال الدین

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر آگہی بخش مجلہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

Visit http://www.eeqaz.com for more articles and books

اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

اُن کے بیان کردہ 'گلوبل ولیج' کا مطلب ہم یہ لیتے ہیں کہ اب یہ وہ زمانہ نہیں کہ لندن، پیرس، نیویارک، برلن، روم، ویٹی کن، سٹاک ہوم اور کوپن ہیگن کے گلی محلوں میں محمد ﷺ کی شان میں کوئی گستاخی ہو اور اگلے ہی لمحے وہ مکہ، قاہرہ، دمشق، لاہور، دلی، جکارتہ، قسطنطنیہ، سرائیوو اور فرغانہ کے نمازیوں کے کان میں نہ پڑے، یا جسے مدینہ، رباط، خرطوم، ٹمبکٹو، بغداد، تاشقند، ہرات اور حیدر آباد کے نمازی اپنے 'شہر' میں ہونے والا ایک چیلنج کن اور غیرت آزما واقعہ نہ سمجھیں!!!

'گلوبل ولیج' اگر انہی کی دی ہوئی ایک اصطلاح ہے، اور انہی کا کہنا ہے کہ اِس بستی کی سب دیواریں اب سانجھی ہو چکی ہیں..

یہاں کا ہر واقعہ اگر ایک ہی شہر کا واقعہ ہے..

تو کیا کوئی تصور کر سکتا ہے کہ وہ لاہور، دلی، قاہرہ، دمشق، صنعاء یا پشاور میں کھڑا ہو کر محمد ﷺ کی شان میں گستاخی کر کے زندہ سلامت گھر جا سکتا ہے؟؟؟

شجرِ سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصرِ حاضر کے افکار و مسائل پر
آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات، ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے